



ازدواج در اسلام

آیت اللہ مشیکنی



ازدواج در اسلام

تالیف

آیت اللہ مشکینی

یکے از مطبوعات

مکتبۃ الشریعۃ الاسلامیۃ پاکستان
۲-۲ - ۵/۴ - ناظم آباد - نمبر ۲ - کراچی



ترتیب

۱۱	مقدمہ
۱۵	<u>باب اول</u>
۱۵	۱ فضل اسلام میں شادی بیاہ کی ترغیب
۳۱	۲ شادی اور طلاق کے معاملات میں مصالحت
۳۵	۳ شادی رزق میں انصاف کا سبب بنتی ہے
۳۹	۴ بہترین مرد اور بہترین عورتیں اور ان میں کے بدترین
۴۴	۵ مومن مرد اور مومن عورتیں باہم مسادی
۵۵	۶ لڑکیوں کی شادی میں تاخیر نہ کرو
۵۸	۷ عورت مرد کے لیے کسوٹی اور آزمائش ہے
۶۰	۸ عورت اور مرد شادی سے پہلے ایک دوسرے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	ازدواج در اسلام
تالیف	آیت اللہ مشکینی
ترجمہ	محمد خالد فاروقی
تصحیح و تہذیب	سید سعید حیدر زیدی
کتابت	سید جعفر صادق
ناشر	دارالشفافۃ الاسلامیہ پاکستان
طبع اول	رجب المرجب ۱۴۱۳ھ دسمبر ۱۹۹۳ء
طبع دوم	ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ اپریل ۱۹۹۸ء

- فصل ۹) مناسب رشتے کو رو نہ کرو ۶۲
 " ۱۰) شرابی اور بد اخلاق آدمی کو اپنی لڑکی نہ دو ۶۶

باب دوم

- فصل ۱) مختاری رفیقہ حیات ایسی ہونی چاہیے ۷۰
 " ۲) عورتوں کی کئی قسمیں ہیں ۸۳
 " ۳) ایسی عورتوں سے دور رہنا ہی اچھا ہے ۸۵
 " ۴) عورت کے مال و جمال کو نہ دیکھو ۸۸
 " ۵) لڑکوں کو شریک حیات کے انتخاب کے لیے..... ۹۰
 " ۶) شادی سے پہلے دعا ۹۱
 " ۷) شادی کی رات ۹۲
 " ۸) ولیمہ ۹۴
 " ۹) مہر ۹۷
 " ۱۰) عورت کے مہر پر تجاوز ۱۰۶
 " ۱۱) دلہن کے لیے جہیز ۱۰۸
 " ۱۲) رات کو شادی دن میں ولیمہ ۱۱۱
 " ۱۳) یہ شادیاں ۱۱۵
 " ۱۴) بیوی سے محبت کرو اور اس محبت کا اس پر اظہار کرو ۱۱۷
 " ۱۵) نسل کی افزائش ۱۱۹
 " ۱۶) بیٹی کی ولادت ۱۲۸
 " ۱۷) مرد کے لیے غیرت روا ہے عورت کے لیے غیرت روا نہیں ۱۳۶

- فصل ۱۸) عورت کی عفت کی حفاظت ۱۴۳
 " ۱۹) نامحرم کو دیکھنا ۱۴۶
 " ۲۰) چھ سال سے بڑی لڑکی کو پیار کرنا اور اسے..... ۱۵۹
 " ۲۱) میاں بیوی کے حقوق ۱۶۱

باب سوم

- فصل ۱) شوہر کے فرائض مرد کے ذمہ عورت کے حقوق ۱۶۵
 " ۲) ہم خوابی ۱۶۹
 " ۳) خوراک لباس اور دوسرے لوازم ۱۷۲
 " ۴) عرت دنیا، تکلیف نہ دنیا اور کام تقسیم کرنا ۱۷۶
 " ۵) عورت کی بد اخلاقی پر تحمل کرے ۱۸۷
 " ۶) بیوی کے بارے میں بے جا غیرت کا اظہار نہ کرے ۱۸۹
 " ۷) خود کو اپنی بیویوں کے لیے آراستہ کرو..... ۱۹۰
 " ۸) خوش کلام ہو، بات چیت میں لطافت سخن..... ۱۹۲
 " ۹) اپنی بیوی کو معرفت کا حکم دؤ اسے منکر سے روکو ۱۹۴
 " ۱۰) بیوی کے ہر حکم کے آگے تسلیم خم نہ کرو..... ۱۹۵
 " ۱۱) اگر لڑکی تولد ہو تو بیوی کو تنگ نہ کرو..... ۱۹۷

باب چہارم

- فصل ۱) عورت کے فرائض شوہر کے بارے میں..... ۲۰۱
 " ۲) خود کو پاک صاف رکھے..... ۲۰۵

- ۳ فصل عفت کی حفاظت کرنے والے ماحول سے ۲۰۶
- ۴ " شوہر کو تکلیف زدے، تند خو، بد زبان ۲۱۰
- ۵ " خانہ داری کے فرائض پکوان، دھلائی ۲۱۴
- ۶ " شوہر کا احترام کرے اور اس کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے ۲۱۷
- ۷ " شوہر کے سوا کسی اور کے لیے خود کو آراستہ نہ کرے ۲۲۰
- ۸ " شوہر کی اجازت کے بغیر شوہر کے مال میں تصرف نہ کرے ۲۲۱
- ۹ " بیوی اور بچوں پر توجہ دینے میں اعتدال ۲۲۳
- ۱۰ " عورت کی تادیب ۲۲۴

باب پنجم

- ۱ فصل بچوں کی پرورش ۲۲۶
- ۱- اچھا نام رکھنا ۲۲۶
- ۲- ختنہ کرنا ۲۳۰
- ۳- دودھ پلانا ۲۳۲
- دودھ پلانے والی کیسی ہو۔ ۲۳۴
- ۴- آداب سکھاؤ ۲۳۵
- محبت و شفقت سے پیش آئے ۲۴۲

باب ششم

- ۱ فصل طلاق ۲۴۸
- طلاق ناپسندیدہ ترین چیزوں میں سے ہے۔ ۲۴۸

ضمیمہ

- ۲۵۳ گانا اور آلات موسیقی ○
- ۲۵۳ اس کی مذمت میں بہت سی آیات و روایات آئی ہیں
- ۲۶۰ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ارشادات
- ۲۶۱ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد
- ۲۶۲ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد
- ۲۶۲ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشادات
- ۲۶۶ حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کے ارشادات
- ۲۶۸ قمار ○
- ۲۶۸ یہ شیطان کام قرآن و حدیث کی رو سے سخت منع ہے
- ۲۷۵ شراب ○
- ۲۷۶ ارشاد رب العزت ہے
- ۲۷۷ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات
- ۲۸۳ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات
- ۲۸۴ حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام کا ارشاد
- ۲۸۵ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ارشادات
- ۲۸۷ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشادات
- ۲۹۰ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ارشادات
- ۲۹۰ حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد
- ۲۹۱ تنبیہ

- ۲۹۲ ارشادِ رب العزت ہے
- ۲۹۲ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات
- ۲۹۸ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات
- ۲۹۹ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد
- ۳۰۰ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ارشادات
- ۳۰۰ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشادات
- ۳۰۳ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد
- ۳۰۴ حضرت امام رضا علیہ السلام کے ارشادات



گراں بہا تحفہ

اُن لوگوں کی خدمت میں جو یہ جاننا چاہتے ہیں کہ خاندانی نظام کے لیے اسلام نے کون سے حیات بخش اور سعادت آفریں اصول وضع کیے ہیں۔
اُن لوگوں کے نام جو خاندانی نظام کے بارے میں اسلام کے مستحکم دلچسپ اور عمیق اور پرکشش نظام العمل سے بہرہ مند ہونا چاہتے ہیں۔
اُن لوگوں کے لیے جو آئین الہیہ پر عمل کر کے خود کو اور اپنے افرادِ خاندان کو ایسے انسانوں میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں جن کو آسمان انسان کہا جاسکے اور جنہیں زمین پر بسنے والے فرشتوں کا نام دیا جاسکے۔

یہ ہدیہ اُن لوگوں کی نذر ہے، جو اپنے رشتہ داروں اور اپنے دُور و قریب کے متعلقین کو استقامت، فکر، فضیلت، اخلاق اور کردار کی درستگی کا کوئی تحفہ دینا چاہتے ہیں۔
اُن لوگوں کی خدمت میں جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہوئے اصولوں کی برکت سے اپنے خاندان کو علوی و فاطمی خاندان کی طرح نشوونما دینا چاہتے ہوں اور اس طرح اس عظیم اسلامی معاشرہ کی صلاح و فلاح کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں جو ان خاندانی اکائیوں سے مل کر بنتا ہے۔

اور بالآخر ایسے تمام اشخاص کے نام جو اسلام کو اپنی خاندانی اور داخلی زندگی کا ضابطہ بنانا چاہتے ہیں، اور تقویٰ اور انسانی شرافت کے ساتھ اور طہارت و پاکیزگی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہونا چاہتے ہیں۔

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنَّ
يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ

” اور اپنے غیر شادی شدہ آزاد افراد اور اپنے غلاموں
اور کنیزوں میں سے باصلاحیت افراد کے نکاح کا اہتمام
کرو کہ اگر وہ غریب بھی ہوں گے تو خدا اپنے فضل و کرم
سے انھیں مالدار بنا دے گا۔“
(سورہ نور ۲۴- آیت ۳۲)

خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا
إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۗ

” اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا
جوڑا تمہیں میں سے پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں اس سے
سکون حاصل ہو اور پھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت
مقرر کر دی ہے

(سورہ روم ۳۰ - آیت ۲۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

عزیز قارئین!

بعد سلام عرض ہے کہ یہ کتاب جو آپ کے زیر مطالعہ ہے آج سے
دس سال قبل لکھی گئی تھی۔ اور اس زمانے میں لوگوں کے خیالات، افکار اور ان کی
نفسیات ایک خاص طرز کی تھی اور اس وقت کے ماحول پر ایک دوسری ہی روش کو
غلبہ حاصل تھا اور وہ افراد جس ماحول کے زیر اثر تھے اس کے کچھ اور ہی تقاضے تھے۔
راقم الحروف یہ نہیں کہہ سکتا کہ مضامین کی تالیف و ترتیب، دلائل و اسناد
اور متعلقہ روایات و آثار کے نقل کرنے میں اس سے کوئی قصور اور کوتاہی نہیں ہوئی ہے۔
لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان دنوں لوگوں کے اکثر افکار اور اذہان کچھ
دوسرے موضوعات کی جانب متوجہ رہے۔ اور بعض مضامین کے بارے میں تو ان کے
اندر کم سے کم دل چسپی بھی موجود نہ تھی۔ مختصر یہ کہ اس دور میں اذہان و خیالات پر
سادگی غالب تھی جس کی بنا پر تالیف و تصنیف اور تقاریر و خطبات میں ایک طرح

کی کوتاہی آگئی۔

راقم الحروف کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ اس کی کتابیں اور تالیفات اپنے بعض پہلوؤں میں کوتاہی اور تشنگی سے خالی نہیں ہیں۔ دوسرے الفاظ میں میری سابقہ تحریریں گزشتہ علمائے اسلام اور علمائے تشیع کی ان کتابوں کی طرح ہیں جن کا تعلق تاریخ، قصص، مواظظ، اخلاق اور عبادات سے ہے اور جن میں روایات کی اسناد اور ان کی صحت و سقم کے بارے میں گہری تحقیق سے کام نہیں لیا گیا۔ مطالب و مضامین کے بیان کرنے میں بھی گہرائی، آئندہ پیش آنے والے حالات، رائج قوانین اور عقلی اصول و ضوابط کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ انصاف کی بات تو یہ ہے کہ سابقہ دور کے مصنفین میں سے اکثر نے صرف فروعی احکام کے استنباط اور اصل سرچشموں سے رجوع کر کے حلال و حرام کا تعین کرنے کے لیے اسناد کی جانچ پڑتال پر توجہ دی اور ان مصنفین اور محققین کا تعلق فقہار اسلام سے ہے اور انصاف کی بات تو یہ ہے کہ ان فقہار نے ناقابل برداشت زمتمیں اٹھائیں اور بے حد محنت و مشقت سے تحقیق و تصنیف کا کام انجام دیا۔

اس موقع پر مختصراً میں یہ عرض کروں گا کہ ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی سے چند سال قبل میں نے یہ عزم کر لیا تھا کہ اپنی بعد کی تالیفات میں ایک دوسرا انداز اختیار کروں گا اور اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو اپنی سابقہ تالیفات پر بھی نظر ثانی کروں گا۔ یہ کتاب جو آپ کے پیش نظر ہے، پہلی کتاب ہے جس پر میں نے نظر ثانی کی ہے اور میری آرزو ہے کہ سب سے پہلے اسے حضرت ولی العصر (ہماری جانب ان پر فدا ہوں) کی مبارک نظروں میں قبولیت حاصل ہو اور اس کے بعد ان دوستوں روشن فکر اصحاب اور جوانوں کے نزدیک یہ کتاب پسندیدہ قرار پائے جن کے دلوں میں ایمان موجود ہے اور جن کی رُوح پاکیزہ اور جن کے قلوب نور سے منور ہیں اور جو

دینی فرائض ادا کرنے اور اسلام کی سیدھی راہ پر چلنے اور قرآن کے مکتب فکر سے وابستہ رہنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

یہاں یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ اس کتاب میں غیر اسلامی دنیا کے مفکران اور دانش مندوں کے ان نظریات سے تعزین نہیں کیا گیا ہے جو زیر بحث موضوعات سے تعلق رکھتے ہیں۔ البتہ یہ کتاب دینی معارف، اسلامی حقائق اور حیات بخش اسلامی اصول و کونترآن مجید اور اہل بیت طاہرین کی زبان سے نہایت دلکش اور سادہ انداز میں پیش کرتی ہے۔

آخر اس میں کیا برائی ہے کہ ایک طالب کمال کے سامنے مطلوبہ حقائق منکشف کیے جائیں اور وہ مسارف جمال کو اور حسن مساکن کو سادہ لباس میں دیکھ سکے۔ کیا عبارتیں مضامین و مطالب کو ظاہر کرنے والی نہیں ہوتیں، کیا الفاظ آئینہ نہیں ہوتے جو مفہوم کو واضح اور روشن طریقے پر پیش کرتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ قرآن مجید آسان ترین اور سادہ ترین عربی عبارات میں نازل کیا گیا ہے اور اہل بیت کی احادیث فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ سادہ اور رواں الفاظ میں تحریر کی گئی ہیں۔ یہ کتاب اس اتید اور آرزو کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے کہ آپ اسلامی ہٹ تک سیدھے اور نزدیک تر راستے سے پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۵ شنبان ۱۴۰۰ھ

۲/۴/۱۳۵۹ ش

”علی مشکینی“

باب اول

فصل — ۱

اسلام میں شادی بیاہ کی ترغیب

نکاح کرنا اسلام میں مستحب مؤکد ہے لیکن بعض وجوہ کی بنا پر اس کا واجب قرار پانا بھی ممکن ہے۔ اگر ازدواجی زندگی ترک کرنے کی بنا پر زنا اور ایسے ہی دوسرے گناہوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں نکاح کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

« وَأَنْكِحُوا الْأَيَّامِي مِنْكُمْ وَالضَّالِّحِينَ مِنْكُمْ
عِبَادَكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۖ إِنْ يَكُونُوا
فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ »

وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (سورہ نور ۲۴) آیت ۳۲
 "تم عورتوں اور مردوں میں سے جو مجرّد ہوں اور تمہارے لوٹدی
 غلاموں میں سے جو صالح ہوں ان کے نکاح کر دو۔ اگر وہ محتاج و
 غریب ہوں تو اللہ انہیں اپنے فضل سے بے نیاز کر دے گا اللہ
 بڑی وسعت والا اور دانا ہے۔"

نیز ارشادِ ربانی ہے :

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ
 أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا
 وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ط"

(سورہ روم ۳۰) آیت ۲۱

"اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے
 لیے تمہاری ہی جنس سے ہمسر بنایا تاکہ وہ تمہارے لیے سکون
 کا سبب بنے اور تمہارے درمیان الفت و رحمت پیدا
 کر دی۔"

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے :

"شادی بیاہ کرو، تم میں سے جو مجرّد ہوں ان کا عقد کر دو،
 مسلمان کی خوش بختی کی علامت یہ ہے کہ وہ شوہر رکھنے
 والی عورت کو کسی رشتہ ازدواج میں باندھ دے۔"

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز اس گھرانے سے زیادہ محبوب
 نہیں ہے جو سلم ہو اور اپنی ازدواجی زندگی کی وجہ سے آباد ہو۔"

نیز آپ نے فرمایا :

"شادی بیاہ کرو، کیونکہ میں قیامت کے دن دوسری امتوں کے مقابلے
 میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔"

"قیامت کے دن اولاد ماں باپ کے لیے اس قدر فائدہ مند

ہوگی کہ جس بچے کا ماں کے شکم ہی میں اسقاط ہو گیا ہو وہ

روٹھا ہو جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا۔ اس سے

جنت میں داخل ہونے کے لیے کہا جائے گا۔ وہ کہے گا جب

تمک میرے ماں باپ مجھ سے پہلے جنت میں قدم نہیں

رکھیں گے میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا۔" ۲

توضیح :

اسقاطِ حمل کی مختلف صورتیں ہیں اور بہ صورت کا علیحدہ حکم ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں پر غور کیجیے :

(الف) — بچہ حلال ہو، اور اس کا اسقاط غیر احتیاری اسباب و

حوادث کی بنا پر واقع ہونے کے باپ اور ماں کی رضامندی سے۔

اس صورت میں چونکہ ماں باپ کو خصوصاً ماں کو بڑی اذیت

اور مصیبت سے دوچار ہونا پڑتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان ماں باپ

۱۔ ابواب مقدمات النکاح ۱۰

۲۔ ابواب مقدمات النکاح - ب ۱ - خ ۲

کے لیے جو گناہ گار ہوں اور عذاب کے مستحق ہوں ان کے بچوں کو شفاعت کا وسیلہ بنا دے گا۔

اگر ماں باپ کا جرم قابل معافی ہو یعنی ان کی سرکشی اور ان کے گناہ کا تعلق فروع دین سے ہو نہ کہ اصول دین سے تو اس صورت میں امید ہے کہ بچے ان کی نجات کا سبب بن جائے۔ کیونکہ اصول دین کے بارے میں سرکشی یعنی کفر قابل شفاعت نہیں ہے۔

(ب) — دوسری صورت یہ ہے کہ بچہ تو حلال کا ہو لیکن اس کے اسقاط کا سبب ماں باپ نہیں بلکہ دوسرا شخص ہو جیسے ڈاکٹر وغیرہ، اس صورت میں سلوک اور بچے کے ساتھ فرشتوں کا معاملہ اور اپنے ماں باپ کے لیے بچے کی شفاعت پہلی صورت ہی کی طرح ہوگی۔ البتہ اس صورت میں بچہ اپنی جان کا دعویٰ کرے گا اور قاتل کے خلاف فریاد ہی بنے گا۔ ایسا اس صورت میں ہوگا جب کہ اسقاط عمدتاً اور ظلم کے طریقے پر عمل میں آیا ہو۔

اب بیت کی روایات میں آیا ہے کہ روز حشر عدالت الہی میں سب سے پہلا مقدمہ جو پیش کیا جائے گا وہ قتل نفس اور خون ناحق کا مقدمہ ہوگا اور قتل نفس کی سزا آخرت میں ہمیشہ کی قید اور دنیا میں اس کی سزا فضاں یا دیت کا ادا کرنا ہے، جیسا کہ فقہانے اپنی فقہی کتب میں دیات کے باب میں اس کے احکام درج کیے ہیں۔

(ج) — بچہ تو حلال کا ہو لیکن اس کا اسقاط باپ اور ماں میں سے کسی ایک کے یا دونوں کے ہاتھوں عمل میں آیا ہو۔

آخرت میں ان ماں باپ کے ساتھ کیا سلوک ہوگا روایت میں اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی ہے، البتہ ساقط شدہ بچہ خود ماں باپ کے

خلاف اپنا مقدمہ دائر کرے گا۔ اور انھیں عدالت الہی میں کھینچ کرے جائے گا اگر ان کی نجات کے کچھ دوسرے اسباب موجود نہ ہوں تو انھیں ابدی قید خانے کی سزا بھگتنی ہوگی۔

دنیا میں اسلامی احکام کے مطابق اگر قاتل باپ ہو تو اس پر لازم ہوگا کہ وہ دیت بچے کی ماں کو ادا کرے اور اگر ماں ہو تو اسے دیت باپ کو دینی ہوگی۔ اگر بچے کے قاتل ماں باپ دونوں ہی ہوں تو انھیں مل کر بچے کے قریبی رشتہ داروں کو دیت ادا کرنی ہوگی جیسے دادا کو یا بھائی وغیرہ کو۔

بہر حال قاتل کو "کفارہ جمع" بھی ادا کرنا ہوگا (کفارہ جمع یعنی مسلسل دو ماہ روزے رکھنا، ساٹھ فقرا کو کھانا کھلانا اور اگر ممکن ہو تو ایک غلام آزاد کرنا)

(د) — بچہ حرام کا ہو، عورت مرد اپنی مرضی سے زنا کے مرتکب ہوئے ہوں

بلاشبہ روایت میں اس صورت کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس صورت میں بچہ جنتی ہوگا۔ یہ صورت قابل غور ہے۔ احتمال یہ ہے کہ ایسے انسان کی جگہ اعزاز ہوگی (کہ وہاں نہ عذاب ہے اور نہ انعام) غلب یہ ہے کہ وہ جنتی قرار پائے۔

اس طرح کے ماں باپ کا یہ بچہ، ظاہر ہے ان کے لیے وسیلہ شفاعت تو نہیں بنے گا بلکہ ان کے خلاف عدالت الہی میں شکایت کرے گا اور انھیں ہمیشہ کی قید میں بچوانے کا سبب بنے گا، جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے۔

جہاں تک ایسے بچے کے اسقاط کے جائز ہونے کا سوال ہے تو زیادہ قوی بات یہ ہے کہ اس کا اسقاط حرام ہے اور یہ قتل نفس کی حیثیت رکھتا ہے

خواہ یہ اسقاط مال باپ کے ہاتھوں عمل میں آئے خواہ ڈاکٹر کے ہاتھوں۔ اسلامی معیارات کے مطابق اس کچے کا تقصاں بیاجانا چاہیے یا دیت مسلمانوں کے بیت المال میں جمع ہونی چاہیے۔ اس مسئلہ کی دوسری صورت یہ ہے کہ حشم پوشی سے کام لیا جائے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے :

”اگر شادی بیاہ کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی حکم صادر نہ بھی ہوتا تب بھی ترغیب کے لیے وہی فوائد کافی ہوتے جو اللہ تعالیٰ نے ازواجی زندگی کے اندر رکھے ہیں۔ جیسے رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا اور غیروں سے رشتہ و تعلق قائم کرنا۔ یہ فوائد ایسے ہیں جو عقلمندوں اور اپنی بھلائی چاہنے والوں کو نکاح کی طرف راغب کرنے کے لیے بہت کافی ہوتے۔“ لے

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے :

”اپنے مجرد مردوں کا عقد کر دو تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاق کو اچھا بنا دے، ان کے رزق میں اضافہ فرمائے اور ان کی جو انہری کو بڑھادے۔“ لے

حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے :

”پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعون

کے سینے پر اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے فرمایا: میری سنت سے منہ نہ پھیرو، اس لیے کہ جو شخص بھی میری سنت سے اعراض کرے گا، قیامت کے روز فرشتے اس کا راستہ روک لیں گے اور اسے میرے حوض کی طرف نہ آنے دیں گے۔“ لے

حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک شخص خدا ترسی میں اس قدر غرق ہو چکا ہے کہ اس نے اپنی بیوی سے بالکل بے طبیعتی اختیار کر لی ہے اور لذیذ غذاؤں کو بھی ترک کر دیا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

آپ نے جواب میں فرمایا :

”جہاں تک بیوی کا تعلق ہے تم سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روش سے بخوبی آگاہ ہو۔ خدا کا مسئلہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت بھی تناول فرماتے تھے اور شہد بھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو لوگ خدا پر اور پروردگار پر ایمان رکھتے ہیں (اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتے ہیں) ان کے لیے پیغمبر کی زندگی بہترین اسوہ ہے۔“ لے

ایک عورت امام ششم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس

نے عرض کیا :

” اللہ تعالیٰ آپ کی سبھلانی میں اصناف فرمائے
میں ایک تارک الدنیا عورت ہوں۔“
آپ نے سوال نہ فرمایا :

” ترک دنیا سے تیری کیا مراد ہے۔۔۔۔۔؟“
اس نے جواب دیا :

” میں نے شادی نہیں کی ہے۔۔۔۔۔!“
آپ نے دریافت فرمایا :

” تو نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔۔؟“
اس نے جواب دیا :

” احسب و ثواب کی خاطر۔۔۔۔۔!“
آپ نے اسے واپس جانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

” اگر کنوارا رہنا کوئی فضیلت کی بات ہوتی تو خاطر
زہرا سلام اللہ علیہا خاتون اسلام سب سے زیادہ اس کی

سزاوار ہوتی جبکہ فضائل میں زہراؑ پر کوئی سبقت نہیں
لے جاسکتا۔“ لے

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

” ایک عورت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی اور دریافت کیا عورت پر شوہر کا حق کیا ہے؟

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے شوہر کا حق بتا دیا۔
عورت نے پھر سوال کیا۔ عورت کا حق مرد پر کیا ہے ؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایسا باس
اسے دے کہ وہ برہنہ نہ رہے۔ ایسی غذا اسے دے کہ وہ
مضبوطی نہ رہے۔ اگر وہ غلطی کرے تو عفو و درگزر سے کام
لے۔ اس عورت نے پوچھا کیا اس کے علاوہ عورت کا
کوئی حق مرد پر نہیں ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا : نہیں۔
یہ جواب سن کر اس عورت نے کہا۔ خدا کی قسم میں کبھی
شادی نہیں کروں گی۔ یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گئی۔ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اسے واپس آنے کا حکم دیا۔ وہ پلٹ
کر آئی توفی فرمایا : اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، حنث اختیار
کرنا عورتوں کے لیے بہتر ہے۔ (یعنی وہ شادی کریں تاکہ
ان کی آبرو محفوظ رہے) البتہ یہ آیت ایک دوسرے مقام کے
لیے نازل ہوئی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقصد
کے لیے اسی آیت سے استنباط فرمایا۔“ لے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رہبانیت (نرک دنیا سے منع فرمایا
ہے۔ آپ کا ارشاد ہے :

” اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ تم لوگ شادی

بجاء کیا کرو۔ میں دوسری امتوں کے مقابل تمھاری عدوی

اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بڑے اجر و ثواب کا ذکر کیا ہے جس سے مرد محروم ہے۔ اور وہ کثیر اجر و ثواب اللہ تعالیٰ نے حاملہ عورتوں کے لیے مخصوص فرمایا ہے جو ایک طویل مدت تک حمل کی رحمت برداشت کرتی ہیں اور پھر وضع حمل کی بھی۔ ان کے لیے روزہ دار اور نماز گزار کا ثواب رکھا گیا ہے۔ اور اگر وہ اس حال میں حلت کر جائیں تو ان کی موت کو راجح حق میں شہادت قرار دیا گیا ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:
 "آسمان کے دروازے چار موقعوں پر کھولے جاتے ہیں
 بارش کے وقت، اس وقت جب فرزند محبت و جہربالی سے
 اپنے باپ کو دیکھتا ہے، جب خانہ کدیکہ کا دروازہ کھولا
 جاتا ہے اور جب کسی کا نکاح پڑھا جاتا ہے" لے

توضیح:

آسمان کے دروازے کھولے جانے سے مراد لوگوں پر پروردگار عالم کی رحمت کا نازل ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت اس وقت بھی نازل ہوتی ہے جب بیٹا اپنے باپ کو محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہے اور اپنے بہترین جذبات کا اظہار کرتا ہے اور اس کے دانش مندانہ اور اسلامی ہدایات و احکام کو احسان نیکی اور اطاعت کی روح کے ساتھ بجالاتا ہے۔ پھر اللہ کی یہ رحمت اس وقت بھی نازل ہوتی ہے جب دو مسلمان اور احساس ذمہ داری رکھنے والے انسان عقد و مناکحت کی بنیاد رکھ کر الفت و محبت کا معاشرہ تشکیل دیتے ہیں اور ایک ایسے خاندان کو

وجہ دہیں لاتے ہیں جو خیر و برکت سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور جس کی قیمتی خدمات میں سے ایک کا تعلق نیک اولاد کو پروردان چسٹرھانا ہے اور اس سے بڑھ کر بھلائی کا کام اور کون سا ہو سکتا ہے۔

اسی بہترین خدمت کے نتیجے میں ان پر ان کی اولاد اور ان کی نسلوں پر اور ان کی پوری اجتماعی زندگی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

"جب کسی مومن مرد اور عورت کو رشتہ ازدواج میں منسلک کیا جاتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے ان کے عقد کا اعلان کچھ اس طرح کرتا ہے:
 اے فرشتو! سنو! اللہ تعالیٰ نے فلاں خاتون کا فلاں مرد کے ساتھ عقد کر دیا۔" لے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جب کوئی شخص اپنی جوانی کے آغاز میں شادی کرتا ہے تو شیطان کی فریاد بلند ہوتی ہے، اے افسوس! اے افسوس! اس نے اپنے روتہائی دین کو میرے شر سے محفوظ کر لیا۔" لے

لہذا اب اسے اپنے باقی ایک تنہائی دین کی حفاظت کی فکر کرنی چاہیے۔

نیز آپ نے ارشاد فرمایا:
 "نکاح میری سنت ہے اور جو میری سنت سے من
 پھرتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔" ۱

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:
 "جو شخص بھی شادی کرتا ہے وہ اپنے آدھے دین کو پالیتا
 ہے۔ اب اسے اپنے باقی آدھے دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ
 سے ڈرنا چاہیے۔" ۲

توضیح:

بلاشبہ شادی بیاہ ایک ایسا رشتہ ہے جس میں بندھ جانے والے بے قید
 آزادی، ناجائز تمدنات اور اخلاقی و جنسی بے راہ رویوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور
 یہی بات دوسرے تمام گناہوں کے بارے میں کہی جاسکتی ہے۔
 مختلف اجتماعی اور شخصی پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ
 شادی اور بیاہ کا عمل آدھی برائیوں اور گناہوں سے محفوظ کر دیتا ہے اور کبھی اس
 سے زیادہ سے بھی۔

اسی لیے بعض روایات میں نکاح کو نصف دین کی حفاظت کا ذریعہ اور
 بعض دوسری روایات میں دو تہائی دین کی حفاظت کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

نیز آپ نے فرمایا:

"شادی کرنا، ختنہ، مسواک اور عطر لگانا میری

سنتوں میں سے اور مجھ سے پہلے کے پیغمبروں کی سنتوں میں
 میں سے ہے۔" ۱

"شادی آنکھوں اور شرمگاہ کی عصمت و عفت کی
 بہتر طریقے پر حفاظت کرتی ہے۔ اور پاکدامنی اختیار کرنے
 کا یہ سب سے عمدہ اور موثر ذریعہ ہے۔" ۲

"جو شخص بھی نکاح کرتا ہے، آدھی خوش نصیبی
 حاصل کر لیتا ہے۔" ۳

توضیح:

میاں بیوی میں سے ہر ایک کی زندگی دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک
 حصے کا تعلق داخلی اور خاندانی روابط سے ہے اور دوسرے کا خارجی اور اجتماعی روابط
 سے۔ ایک نیک عورت مرد کی زندگی کے نصف حصے کی بہبود و کامیابی کا ذریعہ بنتی
 ہے۔ اور ایک نیک مرد اپنی بیوی کے روابط زندگی میں سے نصف روابط کو بہتر
 بنانے اور سنوارنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

دوسری روایت میں بھی تقریباً یہی بات فرمائی گئی ہے۔ اسی لیے شادی
 معاشرتی فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں میاں بیوی دونوں ہی کے لیے مساوی
 مددگار ثابت ہوتی ہے۔

اسی چیز کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصف دین سے تعبیر فرمایا ہے۔

۱۔ م۔ ابواب المقدمات ب ۱

۲۔ اور ۳۔ م۔ ابواب المقدمات ب ۱

۱۔ ج ۱۰۴-۲۲۰ ص ۲۲۰ ج ب ۱

۲۔ ج ۱۰۳ ص ۲۱۹ ما

”جو بھی شادی کرتا ہے عبادت میں سے نصف حاصل کر لیتا ہے۔“ اے

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

”نوجوانو! تم میں سے جو بھی قدرت رکھتا ہو وہ شادی کرے تاکہ تمھاری نگاہیں عورتوں کی طرف نہ اٹھیں اور تمھارا دامن زیادہ سے زیادہ پاک رہے۔“ اے

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

”شادی کرو، شادی کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بھی میری سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے وہ سجدے کہ شادی کرنا میری سنت ہے۔“ اے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے :

”میں نے تمھاری دنیا سے سب بے عطر اور عورت کے کوئی چیز پسند نہیں کی ہے۔“ اے

نیر آپ نے فرمایا :

۱۔ ج ۱۰۳ ص ۲۲ خند

۲۔ ایواب المقدمات ب ا خ ۲۱

۳۔ ج ۱۰ ص ۹۳ ل قریب مند و فیہ (فان رسول اللہ کثیرا ما کان یقول)

۴۔ ج ۱۰ ص ۹۳

”اللہ تعالیٰ کو اسلام میں کیے جانے والے شادی کے معاہدے سے زیادہ اور کوئی معاہدہ پسند نہیں ہے۔“ اے

آپ نے فرمایا :

”اس بات میں کوئی رکاوٹ اور دشواری نہیں ہے کہ ایک مومن شخص شادی کرے اور اللہ تعالیٰ اسے ایک ایسا فرزند عطا فرمادے جو لا الہ الا اللہ کے کلمے کے ساتھ اٹھے اور پوری زمین کو اس کلمے سے معمور کر دے۔“ اے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

”جو شخص بھی میری فطرت (دین فطری) پر رہنا چاہتا ہے اسے میری سنت پر چلنا چاہیے۔ میری سنتوں میں سے ایک سنت شادی ہے۔“ اے



فصل ۲

شادی اور طلاق کے معاملات میں مصالحت

شادی اور اس کی تیاری کے امور میں مصالحت کا فریضہ انجام دینا اور طرفین

۱۔ ج ۱۰ ص ۱۰۳ خند (اعتراض التزویر)

۲۔ ج ۱۰ ص ۱۰۳

۳۔ ج ۱۰ ص ۱۰۳

کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرنا مستحب ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”جو شخص بھی کسی مومن مرد اور عورت کی شادی کرانے کے لیے کوشش کرتا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہو کر زندگی بسر کریں، اس مقصد کے لیے وہ جو تم رکھی اٹھائے گا اور وہ جو لفظ بھی زبان سے نکالے گا اسے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔“ ۱۷

حسن بن سالم کہتے ہیں:

حضرت موسیٰ بن جعفر نے اپنی چچی کے نام ایک خط لکھا اور ان سے درخواست کی کہ آپ کے پاس جو رقم رکھی ہوئی ہے اسے آپ محمد بن جعفر کے گھر والوں کے لیے بھیج دیں تاکہ وہ اسے نہر کی ادائیگی کے لیے استعمال کر سکیں۔ جب اس خاتون نے اس خط کو پڑھا تو اس نے بلا تامل وہ رقم اٹھا کر میرے حوالے کر دی۔

اس خط کا متن یہ تھا:

”اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایک سایہ فراہم کرے گا جس کے نیچے کوئی شخص جگہ نہیں پاسکے گا بجز نبی کے یا اس کے وصی کے یا ایسا شخص جس نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا ہو یا جس نے کسی مومن کا قرضہ ادا کر دیا ہو یا جس نے کسی بیوی نہ رکھنے والے مومن کی شادی کرادی ہو۔“ ۱۸

۱۷ ابواب المقدمات نکاح ب ۱۲ خ ۵

۱۸ ب ۱۲ خ ۶ - ج ۶ ص ۳۶۸ ٹو - و ج ۱۰۳ ص ۲۲۱ جع
قریبان منہ

امام صادق علیہ السلام نے سنجاشی (اہواز کے حاکم) کو لکھا:

”میرا وہ شخص جو اپنے مومن بھائی کے لیے ایک ایسی رفیقہ حیات فراہم کرتا ہے جو اس کی زندگی میں اس کی معاون و مددگار بنتی ہے اور اسے آسائش فراہم کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی ایک حور اس کے صلے میں عطا فرمائے گا اور اسے ان لوگوں کی دوستی اور رفاقت عطا فرمائے گا جن کو وہ درست رکھتا ہے جیسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلیت اور اس کے مومن بھائی۔ ان سب کے دلوں میں بھی اس کے لیے محبت ڈال دے گا۔“ ۱۹

حضرت علیؑ کا ارشاد ہے:

”سب سے بڑی چوری حاکم کی کسی بات کو چر لینا ہے (یعنی اس کی کسی بات کا اس کے منشا کے خلاف مفہوم اخذ کر کے اپنے ذاتی فائدے کے لیے استعمال کرنا) اور سب سے بڑا گناہ کسی مسلمان کے مال کو ہڑپ کر لینا ہے۔ اور بہترین مصالحت وہ ہے جو شادی بیاہ کے معاملات طے کرانے کے لیے کی جائے۔“ ۲۰

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

۱۹ م ب ۱۱ خ ۲ / ج ۲ ص ۴۵ کتاب العیۃ

۲۰ م ب ۱۱ خ ۱ / وقولہ "افضل الشقاعات" الخ فی - و - ب ۲۱ خ ۲

و فی البحار ج ۱۰۳ - ص ۲۲۲ غا - تنباوت یسیر فی اللفظ

”جو شخص بھی کسی کنوارے کی شادی کرے گا اللہ تعالیٰ
قیامت کے روز اس پر رحمت کی نظر ڈالے گا۔“ ۱۷

نیز آپ نے فرمایا:

”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ چار طرح کے افراد پر اپنی توجہ
کی خاص نظر ڈالے گا۔ (۱) وہ شخص جو اپنے ذریعہ مخالفت کو
جب سز مندہ اور پشیمان دیکھے گا تو درگزر سے کام لے گا۔
(۲) وہ شخص جو کسی علم زدہ دل کا بوجھ ہلکا کرے گا (۳) وہ
شخص جو کسی غلام کو آزاد کرے گا۔ (۴) وہ شخص جو کسی کنوارے
کی شادی کرے گا۔“ ۱۸

امام مہتمم سلام اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”قیامت کے دن جب کہیں کوئی سایہ نہیں ہوگا تین
طرح کے اشخاص عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے:

(۱) وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کی شادی کرے گا۔
(۲) اور وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے کوئی خدمتگار
فراہم کرے گا (۳) وہ شخص جو اپنے بھائی کا راز فاش نہ کرے۔“ ۱۹

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”ہر وہ شخص جو میاں اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالے گا
وہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا ہدف بنے گا۔“ ۲۰



فصل ۳

شادی رزق میں اضافے کا سبب بنتی ہے

مگر آن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اپنے کنوارے غلاموں
اور لونڈیوں کی شادی کر دو، وہ فقیر و محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں
غنی کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ وسعت و فراخی رکھنے والا اور علم رکھنے والا ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”شادی کرو تاکہ تمہارے رزق میں اضافہ ہو۔“ ۲۱

توضیح:

شادی بیاہ کا رزق میں اضافے کا سبب بننا دو وجہ سے ہے۔ ایک
وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کیے ہوئے وعدہ کے مطابق مرد اور عورت دونوں کی
غیب سے مدد فرمائے گا۔

رزق میں اضافے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ جب مرد اور عورت دونوں رشتہ
ازدواج میں منسلک ہو کر زندگی گزارنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو ان میں ایک طرح کی ہمدردی

۱۷ - و- ب ۱۲ خ ۵ - ج ۷ ص ۳۶۸ - ثوقیریہ منہ لفظ و مشہد صحیح۔

۱۸ - و- ب ۱ خ ۵ / ج ۱۱۳ - ص ۲۱۷ ب

۱۹ - و- ب ۲۱ خ ۱ - ج ۷ - ص ۲۹۸ کا

۲۰ - و- ب ۲ خ

۲۱ - و- ب ۱۲ خ ۳ ج ۷ - ص ۷۰ ل

پیدا ہوتی ہے، ان کی عاقبت اندیشی میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ اپنا ایک خاندانی نظام تشکیل دیتے ہیں، ان میں زندگی کی نلاح و بہبود کا جذبہ ابھرتا ہے، پھر وہ اپنے خرابا کو کنٹرول کرنے کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔ وہ وسائل معاش کی تیاری اور فراہمی کی جانب توجہ دیتے ہیں، بے جا خرچ اور اسراف سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح ان کے وسائل زندگی میں استحکام پیدا ہوتا ہے اور ان کی غربت اور افلاس دور ہو جاتا ہے۔ یہ ایک بالکل قدرتی بات ہے۔ اس باب میں جو تیسری حدیث بیان کی گئی ہے اس کا منشا بھی یہی ہے :

”جو شخص بھی افلاس کے خوف سے شادی نہیں کرتا وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بارے میں بدگمانی کرتا ہے کہ اگر لوگ غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انھیں غنی بنا دے گا۔“ ۱

”رزق میں اضافے کے لیے شادی کرو۔ عورت برکت کا باعث ہے“ ۲

اسحاق بن عمار کا بیان ہے :

”میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تلکدستی کی شکایت کی۔ رسول اکرم نے فرمایا

شادی کر لو، دوسری بار بھی اس نے یہی شکایت کی، آپ نے دوبارہ فرمایا: شادی کرو، تیسری بار بھی آپ نے یہی فرمایا۔ آیا یہ حدیث صحیح ہے؟ حضرت صادقؑ نے فرمایا: ہاں یہ حدیث صحیح ہے، رزق ہوی اور بچوں کے ساتھ وابستہ ہے۔“ ۱

حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

”ایک شخص نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تلکدستی کی شکایت کی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شادی کر لو، وہ شخص گیا اور اس نے شادی کر لی اور پھر رزق کے دروازے اس پر کھل گئے۔“ ۲

امام ششم کا ارشاد ہے :

”ایک انصاری جوان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے فقر کا حال بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شادی کر لو۔ اس انصاری کو اس بات سے بڑی شرم آئی کہ وہ دوبارہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی حاجت کا ذکر کرے۔ مدینہ

کے ایک انصاری مسلمان نے اس سے ملاقات کی اور کہا:
میری لڑکی بالغ ہو چکی ہے اگر تم چاہو تو میں اسے تمہارے عقد
میں دے دوں۔ وہ نوجوان آمادہ ہو گیا اور اس نے شادی
کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رزق کشادہ کر دیا۔ ایک روز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا۔ اے جوانو! ازدواجی زندگی اختیار کرو! لے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”شادی کو روزی حاصل کرنے کا ذریعہ بناؤ“ لے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”اے جوانو! تم میں سے جس کی بھی سکت ہے وہ

شادی کرے اور جو سکت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے،

کیونکہ روزہ شہوت کو گھٹاتا ہے۔“ لے



لے و-ب ۱۱ خ ۱

لے ۲-ب ۱۰

لے بحار الانوار ج ۱۰۳ ص ۲۲۰

فصل ۴

بہترین مرد اور بہترین عورتیں و ان میں کے بزرگین

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”سہرہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملنا
چاہتا ہے کہ وہ پاک اور پاکیزہ ہو تو موت کے وقت اس کا
عقد نکاح بندھا ہوا ہونا چاہیے۔“ لے

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”شادی شدہ مرد کی دو رکعت نماز کنوارے شخص کی
ستر رکعت نمازوں سے بہتر ہے۔“ لے

نیز آپ نے فرمایا:

”ایک شخص میرے والد محترم کی خدمت میں حاضر
ہوا۔ حضرت نے اس سے دریافت کیا۔ کیا تمہاری بیوی ہے؟

اس نے جواب میں عرض کیا۔ جی نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا

ایک رات مجھ رہنے کے بدلے اگر مجھے ساری دنیا بھی دے

دی جائے تو میں قبول نہ کروں۔ پھر میرے والد نے اس

لے و-ب ۱۰ خ ۴

لے و-ب ۲ خ ۱/ج ۱۰۳ ص ۲۱۹ نو

شخص کو سات دینار دیے اور فرمایا: یہ درہم لڑا اور نہیں
اپنی شادی پر صرف کرو۔" ۱۷

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"دو زخیوں میں سے اکثر کا تعلق کنواروں

سے ہے۔" ۱۸

نیز آپ نے فرمایا:

"تختارے مرنے والوں میں سے بدترین وہ لوگ
ہیں جو کنوارے ہیں۔" ۱۹

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"امت کے بدترین افراد کا تعلق کنواروں سے ہے۔" ۲۰

"تم میں سے بدترین وہ لوگ ہیں جو کنوارے ہیں،

اور یہ شیطان کے بھائی ہیں۔" ۲۱

"میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو شادی شدہ

۱۷ - و - ب ۲ خ ۲

۱۸ - و - ب ۲ خ ۳

۱۹ - و - ب ۲ خ ۳

۲۰ - م - ب ۲ خ ۳

۲۱ - م - باب ۲ خ ۱۰/۴

ہیں اور میری امت میں سے بدترین لوگ کنوارے ہیں۔" ۱۷

توضیح:

مت مذکورہ احادیث ایک اسلامی مسئلہ پر مبنی ہیں جیسا کہ دوسری
روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ نیک عمل خواہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اگر وہ تقویٰ اور
گناہوں سے بچ کر کیا جائے تو وہ زیادہ موثر اور زیادہ نفع بخش ہوتا ہے اور حساب
میں بھی اسے زیادہ شمار کیا جاتا ہے، جس طرح دوا کی کم مقدار پورے پرہیز کے ساتھ استعمال
کی جائے تو وہ یقیناً نفع بخش ثابت ہوگی۔ اس کے برعکس اگر نیک عمل کے ساتھ گناہ بھی
کیے جاتے رہیں تو اندیشہ یہ ہے کہ وہ نیک عمل پوری طرح ضائع ہو جائے گا یا اس کا
اثر کم ہو جائے گا اور اس سے بہت کم فائدہ پہنچے گا۔ جیسے کوئی مریض دوا تو استعمال کرے
لیکن پرہیز نہ کرے۔

اس بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک کنوارے شخص کا نیک عمل گناہ سے
ملا ہوا ہوتا ہے۔ یا کم از کم اس کا نیک عمل خطرے اور گناہ کی زد میں رہتا ہے اس
لیے وہ کسی شادی شدہ شخص کے عمل سے قدر و قیمت میں کم ہوتا ہے۔

اس کے نتیجے میں باطنی اور روحانی اعتبار سے اس کنوارے شخص کا مقام
کمتر ہو جائے گا۔ کیونکہ جب اس کے اچھے کاموں کا اس کے بُرے کاموں کے ساتھ
موازنہ کیا جائے گا تو یہ معلوم ہوگا کہ اس کے بعض اچھے کام بُرے کاموں کی وجہ
سے ضائع ہو چکے ہیں۔

تاہم یہ بات عمومیّت کی بنا پر کہی گئی ہے نہ کہ کسی ایسے حکم کلی کی بنا پر
جس کے لیے کوئی استثناء نہ ہو

اللہ تعالیٰ نے محنت مردوں اور مرد نما عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اسی طرح ان مردوں پر بھی جو عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیں۔ کیونکہ بیروکش حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بعد منسوخ کی جا چکی ہے۔ لے

توضیح:

محنت سے مراد ایسا شخص ہے جو قوم لوٹ کے بُرے عمل میں گرفتار ہو یعنی لوطی بن جائے اور مرد نما عورتوں سے مراد ایسی عورت ہے جس نے ظاہری حجاب کو بھی ترک کر دیا ہو اور اخلاقی ایمانی عفت کو بھی خیر باد کہہ دیا ہو اور وہ اس طرح کہ خود کو اپنے شوہر کا بھی پابند نہیں سمجھتی۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”جو مرد اس لیے شادی نہیں کرتا کہ کہیں وہ صاحب اولاد نہ ہو جائے وہ قابلِ نفرت ہے“ لے

”صالح مردوں کو اغوا کرنے کے لیے شیطان کے پاس عورت سے زیادہ کارگر کوئی ہتھیار نہیں صرف شادی شدہ مرد ہی پاک و صاف (شیطان و سوسوں سے دور) رہ سکتے ہیں“ لے

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لے ۲- باب ۲ خ ۱۰/۷

لے ۲- باب ۲ خ ۶

لے ۲- باب ۲ خ ۸

ان مردوں اور عورتوں پر جو (دین و فطرت کے اصولوں سے انحراف کرتے ہیں) کہتے ہیں ”ہم شادی نہیں کریں گے“ لعنت بھیجی ہے۔ لے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترک دنیا اور شادی سے فرار اختیار کرنے سے منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ عورت از دو اجبی زندگی اختیار کرنے سے پرہیز کرے۔ لے

حضرت علیؑ کا ارشاد ہے:

”پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے جو بھی نکاح کرتا۔ حضورؐ فرماتے: ”اس کا دین مکمل ہو گیا۔“ لے

عکاف کہتے ہیں:

”میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: عکاف! کیا تم بیوی رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں۔ مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس لوٹڈی ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا: ”جی نہیں۔“ آپؐ نے فرمایا: کیا تو صحت مند اور مال دار ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! الحمد للہ۔ آپؐ نے فرمایا

لے ۲- باب ۳ خ ۱

لے ۲- باب ۳ خ ۲

لے ۲- باب ۳ خ ۸

اس صورت میں تو شیاطین کا بھائی ہے یا تو تجھے ایک مسیحی راہب بن جانا چاہیے یا پھر (اگر تو مسلمان ہے) تو تجھے تمام مسلمانوں کا ساطرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔ شادی کرنا ہماری سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔ تم میں سے بدترین افراد وہ ہیں جو کنوارے ہیں، مرنے والوں میں سے بدترین کنوارے ہیں۔ عکاف تجھ پر افسوس ہے۔ شادی کر، تو خطا کار ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ میرے یہاں سے اٹھنے سے پہلے آپؐ میرا نکاح کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا کلثوم حمیری کی لڑکی کریمہ کے ساتھ میں نے تیرا نکاح کر دیا۔“ اے



فصل — ۵ —

مومن مرد اور عورتیں باہم مساوی
اور ایک دوسرے کے ساتھی ہیں

تران مجید کہتا ہے:

”لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور گروہوں

اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔ تم میں سے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہے۔“

(سورہ حجرات ۴۹ آیت ۱۳)

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:
”اس سے زیادہ سخت مصیبت اور کوئی نہیں ہے
کہ کوئی جوان مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی لڑکی سے
عقد کی خواہش ظاہر کرے اور لڑکی کا باپ جواب دے
کہ مجھے معاف کیجیے آپؐ الی اعتبار سے میرے ہم ترب نہیں ہیں“ اے
امیر المؤمنین سے لوگوں نے پوچھا:

”کیا یہ بات جائز ہے کہ ہم عرب عورتوں کی شادی بغیر عرب
مردوں سے کر دیں؟“

آپؐ نے فرمایا:

”تم سب کے خون برابر ہیں، آیا تمہارے فرج برابر نہیں؟“ اے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ قریش کی عورتوں کی بغیر عرب مردوں
کے ساتھ شادی کر دیتے تھے تاکہ شادیوں کا معیار نیچے آئے اور دوسرے لوگ
بھی آپؐ کی پیروی کریں۔ اے

اے م-ب ۱۱ خ ۱۱

اے م

اے م-ب ۲۲ خ ۳

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :
 " شادی میں کفو یہ ہے کہ مرد پاکدامن اور بیوی کا
 حشر چ پورا کرنے پر قادر ہو "۔ اسے

عبدالملک مروان کی طرف سے ایک جاسوس مدینہ میں تعینات کیا گیا
 تھا جو مدینہ کی چھوٹی بڑی تمام خبریں مرکز خلافت کو بھیجتا تھا۔
 حضرت سجادؑ کی ایک لونڈی تھی، آپ نے اسے آزاد کر دیا اور اسلام
 کے حکم کفو کے مطابق اس کے ساتھ شادی کر لی۔ جاسوس نے اموی خلیفہ کو اس کی
 اطلاع دی۔ اس پر عبدالملک نے ایک توہین آمیز خط امام کو لکھا :
 " مجھ تک پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق آپ نے
 اپنی آزاد کردہ لونڈی کے ساتھ شادی کی ہے، جبکہ آپ نے کسی
 ہم مرتبہ سے جس کا تعلق قریش کے معزز خاندان سے ہوتا
 شادی کر سکتے تھے۔ یہ بات عورت و شرف کا بھی سبب
 بنتی اور اصیل و نجیب اولاد بھی حاصل ہوتی۔ آپ نے یہ
 نامناسب شادی کر کے نہ اپنی بہتری کا خیال کیا ہے اور
 نہ اس اولاد پر رحم کھایا ہے جو آپ کے سلب میں ہے۔ "

یہ ایک ایسا خط تھا جو ایسی روحِ جاہلیت کا حامل تھا جو اسلام سے سمجھوتی
 سا تعلق بھی نہ رکھتی تھی (حضرت امام زین العابدینؑ نے جواب میں تحریر کیا :
 " یہ ایک ایسا خط تھا جو ایسی روحِ جاہلیت کا حامل تھا جو اسلام سے سمجھوتی
 سا تعلق بھی نہ رکھتی تھی)

" تیرا خط مجھ تک پہنچا۔ تو نے اس بات پر ملامت کی
 ہے کہ میں نے اپنی ہی آزاد کردہ لونڈی سے شادی کر لی ہے
 تو نے یہ بھی لکھا ہے، قبیلہ قریش کی ایسی عورتیں تھیں
 کہ جن کے ساتھ نکاح کرنا میرے لیے سر بلندی کا سبب
 بھی بنتا اور اصیل اولاد کے حصول کا سبب بھی۔

تو نے غلط سمجھا! کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے شرف اور مرتبہ سے بھی اوپر کسی شرف اور مرتبہ کا تصور
 کیا جا سکتا ہے کہ میں شادی کر کے اس مرتبہ کو حاصل
 کر لوں۔ یہ لونڈی میری ملکیت میں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم
 کے مطابق، اجر و ثواب کے حصول کی خاطر میں نے اسے آزاد
 کر دیا، پھر سنتِ الہی کے مطابق میں نے اس سے نکاح
 کر لیا۔ جو شخص خدا کے دین کے بارے میں مخلص ہو، اس طرح
 کی باتیں اس کے مرتبہ اور شرف کو کوئی نقصان نہیں پہنچا پتی
 اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ جاہلیت کی گھٹیا اور توہماتی
 باتوں کو ختم کر دیا۔ ہمیں چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کی اچھی طرح پیروی کریں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے قریش کی معزز ترین خاتون اپنے چچا کی لڑکی زینب کو
 اپنے غلام کے عقد میں دے دیا اور اپنی لونڈی سفیہ سے جو
 حم بن اخطب یہودی کی بیٹی تھی خود نکاح کیا۔ "۔ اسے

حضرت ام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یمامہ کا ایک باشندہ جس کا نام جوہر تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا اور ایک سچا مسلمان بن گیا۔ وہ ایک پست قد، بد شکل، محنت ج، مجبور کا ننگا آدمی تھا۔ سو ڈانیوں جیسے سجدے خدا و خال رکھتا تھا ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سیاہ چہرے پر محنت و محنت کی نگاہ ڈالی اور منہ پایا:

”جوہیر! کیا اچھا ہوتا کہ تو شادی کر لیتا تاکہ تیری محنت محفوظ ہو جاتی۔ اور تیری رفیقہ حیات دنیا اور آخرت کے کاموں میں تیری ساتھی اور مددگار بنتی۔“

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آخر وہ کون سی عورت ہو سکتی ہے جو میری رفیقہ حیات بننے پر راضی ہو، میرے حسب و نسب کو دیکھ کر خوش ہو یا میرا مال اور میری خوب صورتی اسے خوش کر سکے۔ کیا کوئی عورت مجھے اپنے دل میں جگہ دے سکتی ہے؟

حضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جوہیر! اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برکت سے دو در جا بلیت کے معزز بن کر وغرور کی بلندیوں سے نیچے اترنے پر مجبور کر دیا اور جو لوگ کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتے تھے، انھیں عورت و شرف کی بلندی پر پہنچا دیا۔ جو ذلیل سمجھے جاتے تھے انھیں معزز کیا۔ جا بلیت کی نخوت اور اپنے

بڑے قبیلوں اور اپنے نسبوں پر فخر و غرور کا خاتمہ کر دیا۔ آج تمام لوگ سفید و سیاہ، قریشی اور غیر قریشی، عربی اور عجمی سب کے سب آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین افراد وہ لوگ ہیں جو اس کے سب سے زیادہ فرمانبردار اور سب سے زیادہ پرہیزگار ہیں۔

جوہیر! میں آج مسلمانوں میں سے کسی مسلمان کو تجھ سے برتر نہیں سمجھتا۔ بجز اس کے کہ وہ تقویٰ اور اطاعت میں زیادہ ہو۔“

پھر آپ نے فرمایا:

”تم زیاد ابن لبید کے پاس جاؤ جو قبیلہ نبی بیاندہ کا شریف ترین آدمی ہے۔ تم جاؤ اور اسے میرا یہ پیغام پہنچاؤ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنی لڑکی دلفا کو جوہیر کے عقد میں دے دو۔“

زیاد نے ایک طرف اپنے بلند حسب و نسب کو دیکھا اور پھر اپنی لڑکی کے لیے اس رشتے پر نظر ڈالی اور حیران رہ گیا پھر اس نے دل ہی دل میں کہا۔ ہم نے کبھی اپنے قبیلے کی کوئی لڑکی اپنے ہم مرتبہ لوگوں کے سوا کسی اور کو نہیں دی ہے آخر یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک ایسی لڑکی کو جو مدینہ کے انتہائی معزز خاندان کے اندر بڑے تاز و نعمت کے ساتھ بیٹھی بڑھی ہے اسے ایک گناہ سیاہ نام اور محتاج نوجوان کے حوالے کر

(دیا جائے)

آخر کار زیادہ حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے دوڑا دوڑا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

”زیادہ سنو! جو بیزار دولت ایمان رکھنے والا ایک نوجوان ہے اور ایک مومن عورت کا کفو ایک مومن مرد ہی ہوتا ہے، ایک مسلمان عورت کا کفو ایک مسلمان مرد ہی ہوتا ہے۔ (دوسرے امتیازات عورت مرد کی شخصیت اور ان کے باہم مساوی ہونے پر ذرہ برابر بھی اثر نہیں ڈالتے) کہیں ایسا نہ ہو کہ تو تنگدستی کے جرم پر اس پاک دل جوان سے اپنا منہ پھیرے! جب زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صریح حکم کو پایا تو فوراً اپنا منہ تسلیم جم کر دیا۔

(تہذیب اسلامی کے اس پہلے نمونے سے مومن شخصیتوں کا بُت ٹوٹ گیا، تقویٰ اور شرافت کو انسانی قدر و قیمت کی حیثیت سے پہچانا جانے لگا۔ عرب کے شریف ترین خاندان کی ایک (ڑکی کو حبشہ کے ایک مفلس ترین اور گناہم ترین جوان کے عقد میں دے دیا گیا۔) اے

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مومن ایک دوسرے کے کفو اور ہم مرتبہ ہیں۔“ اے

۱۰ م ب ۲۵ خ ۱

۱۱ م ب ۲۶ خ ۸

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن عبد المطلب کی بیٹی ضباعہ کا نکاح جو قریش کے شریف ترین خاندان تعلق رکھتی تھیں، مقداد بن اسود سے کر دیا جو غریب اور کم مرتبہ قبیلے کے فرد تھے تاکہ رشتوں کے معیار کو نیچے لایا جائے اور لوگ آنحضرت کی پیروی کریں۔ اور جان لیں کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بزرگ ان میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہی ہو سکتا ہے۔“ اے

موالیٰ ان عجمی باشندوں کو کہتے ہیں جو قید ہو کر یا کسی اور وجہ سے مدینہ آگئے تھے اور یہیں رہنے لگے تھے۔ خلفاء کے زمانہ میں یہ موالیٰ امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

”اے علی! پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عربی اور عجمی کے درمیان کوئی امتیاز کیے بغیر ہم عجمیوں کو مال غنیمت میں سے عربوں کے برابر حصہ دیا کرتے تھے۔ سلمان، بلال اور صحیب جو عجمی نسوں سے تھے، عرب خواتین ان کے نکاح میں دی گئیں لیکن آج کے حکام ہمیں دوسروں سے کم حصہ دیتے ہیں اور وہ ہمیں عربوں کے برابر قرار نہیں دیتے۔“

امیر المومنین نے ان کی شکایت ذمہ دار عہدہ داروں تک پہنچا دی اور اس انصافی پر تنقید کرتے ہوئے اسلامی مساوات کے نفاذ پر زور دیا۔

لیکن آپ کی اس ہدایت کے خلاف آوازیں اٹھنی شروع ہو گئیں کہ:
 "اے ابا الحسن! ہم اس طرح کی سنت پر عمل پیرا
 نہیں ہوں گے۔"

علیؑ غضبناک ہو کر اپنا دامن سمیٹتے ہوئے مجلس سے نکل آئے اور
 شکایت کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اس قوم نے تجھیں یہودیوں اور نصاریوں کی صف
 میں جگہ دے رکھی ہے۔ تمھاری عورتوں سے وہ شادی کرتے
 ہیں لیکن اپنی عورتوں کو تمھارے گمکاح میں نہیں دیتے
 یہ اپنا حق تو تم سے وصول کرتے ہیں لیکن تمھارا حق انصاف
 کے ساتھ ادا نہیں کرتے۔ میں تمھارے حق میں یہ بہتر سمجھتا
 ہوں کہ تجارت کا پیشہ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت
 دے گا۔ میں نے خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا
 ہے کہ روزی کے دس حصے ہیں اور نو حصے تجارت میں ہیں

اور ایک حصہ دوسرے تمام کاموں میں۔" لے
 [شاید سب سے عظیم اور کاری ضرب جو خلافت کے اس کے اصل راستے
 سے انحراف کے نتیجے میں پیکر اسلام پر پڑی وہ علیؑ علیہ السلام تو میتیں اور عرب
 قوم پرستی کا رواج تھا۔

اسلام کی اعلیٰ تعلیمات نے ہر قسم کے امتیازات کو باطل قرار دے کر
 لوگوں کے دلوں کو باہم پیوستہ کر دیا تھا۔ اور عدالت اجتماعی کا قرار دینی اجراء کر کے

انسانیت کی اس مشکل ترین گتھی کو سلجھا دیا تھا اور انسانیت کی اس شدید ترین
 آرزو کو پورا کر دیا تھا۔

یہ امر اسلام کے لیے باعث افتخار تھا کہ اس نے معاشرہ کی ایک جیتی
 کی ضمانت دی جو دشمن کی سپائی اور تعلیمات قرآن کے آسمانی ہونے کی سند بنی۔
 افسوس صد افسوس کہ مسطحی بھر کینیہ توڑ اور جاہ طلب صحراگردوں اور بدوؤں
 نے اسلام کے نوخیز پودے کو مرجھا دیا اور آب حیات کو گندے اور غلیظ پانی سے
 نجس کر دیا۔

صد افسوس کہ وہ لوگ جو خام خیالی اور کج فکری کے حامل تھے اور جو ہواؤں میں
 کی قید میں ایسے تھے سند ما یبطن عن الہویٰ پر مسلط ہوئے۔

وہ لوگ جو ۲۳ سال تک اسلامی تعلیمات کے زیر سایہ رہے اور آج
 قوم پرستی کے لعے بلند کر رہے ہیں آیا اس قابل ہیں کہ ایسی کتاب کی تعلیم دیں کہ جس
 کا دیا چہی "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" ہے۔
 وہ لوگ لائق تعجب نہیں کہ جو اس روزیاست گروں کے جال میں ایسے
 ہو چکے تھے اور جو آج تک حقائق اور معارف دینی سے بے خبر ہیں اور جو غلط
 تبلیغات کے زیر اثر اپنی عقل کے چراغوں کو گل کر چکے ہیں اور نہ ہی وہ کہ جن کی نسلوں
 کی آنکھوں پر تقلید کا غبار اب تک جما ہوا ہے۔ بلکہ لائق تعجب اور قابل ماتم وہ
 دانش مند علماء شیعہ زارے ہیں کہ جو اپنی کم عقلی کی بنا پر کہتے ہیں کہ:

پیامبر اسلامؐ نے موضوع خلافت کو شوریٰ پر چھوڑا
 اور خود علیؑ کو خلافت کے لیے منتخب فرمایا اور شوریٰ مستحبہ
 کا نقص صرف اکثریت کا اس میں حاضر نہ ہونا تھا۔

آفرین ہو اس دانشمند مذہبی پر ————— !!! آیا اگر اکثریت حاضر

بھی ہوتی تو کیا اس سے مختلف افراد کا انتخاب کرتی —؟
 آیا اس قماش کا معاشرہ علیؑ جیسے فرد کی خلافت قبول کرتا —؟
 آیا آج اگر کوئی حق کی بات کہتا ہے تو وہ تنہا نہیں رہ جاتا! حتیٰ کہ
 پاسدارانِ دین کے درمیان بھی؟

بالفاظِ مختصر یہ کہ صرف حضرت علیؑ ہی تھے جو عرب و عجم میں تمیز روا
 نہیں رکھتے تھے اور ابتدا ہی سے نسل پرستی کی بھینٹ پڑھنے والوں کی پناہ گاہ
 آپؑ اور آپؑ کی اولادِ مطہرہ ہی تھی۔ [

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں :

” حج کے دوران کسی مقام پر میرے والد کی ایک خاتون
 سے ملاقات ہوئی اور وہ اس کے حسنِ اخلاق سے بہت متاثر
 ہوئے اور لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ خاتون شادی شدہ
 ہے۔ جواب دیا گیا کہ نہیں۔ میرے والد نے اس کا حسبِ نسب
 دریافت کیے بغیر اسے شادی کا پیغام دے دیا اور بعد میں
 اسے اپنے عقد میں لے آئے۔ جب ایک انصاری کو اس
 عقد کا حال معلوم ہوا تو اس قدر سادگی سے ہونے والی
 یہ شادی اسے بڑی گراں گزری۔ ممکن ہے کہ یہ عورت بے صلہ
 نسب ہو اور لوگوں کو انگشت نمائی کا موقع مل جائے۔ چنانچہ
 وہ انصاری کچھ عرصے تک تحقیق میں مصروف رہا اور اسے
 پتہ چلا کہ یہ خاتون قبیلہ شیبان سے تعلق رکھتی ہے۔ تب وہ
 امام سجادؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سارے معاملے کو

آپؑ کے گوش گزار کیا (الحمد للہ آپؑ کی یہ نئی رفقہ حیات
 ایک ممتاز و محترم خاندان سے تعلق رکھتی ہے)“
 حضرت نے فرمایا :

”میں تجھے اس سے زیادہ عقل مند سمجھتا تھا (کہ تو اس
 حد تک خاندان کی شرافت کا خیال رکھتا ہے) لیکن کیا تو
 نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برکت سے فضول باتوں
 کو دور کر دیا ہے اور نقائص کی تلافی فرمادی ہے۔ پستی و
 ذلت کو عزت و کرامت سے بدل دیا ہے۔ اب مسلمان
 (خواہ وہ کسی درجے کا ہو محترم ہے) پستی و ذلت نہیں
 رکھتا۔ کمینگی کا تعلق بس جاہلیت سے ہے۔“ لے

فصل ۶

لڑکیوں کی شادی میں تاخیر نہ کرو

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

” آدمی کی سعادت کا ایک نشان یہ ہے کہ وہ

لے م ب ۲۲ خ ۱ وسائل مقدمات النکاح
 ب ۲۴ خ ۱ - ج ۱۳ ص ۳۴۴ مین - قریب منہ

اپنی بیٹی کو ایام حیض سے پہلے اس کے شوہر کے گھر بھیج دے، اسے

ائمہ صدیٰ علیہم السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انسان کو جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے اس کے پیغمبر کو سکھادی ہیں۔ ایک روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

”لوگو! اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو تمام جمیدوں کا

جاننے والا ہے۔ جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا: لڑکیاں

شاخوں پر لگے ہوئے پھلوں کی طرح ہیں، ان کے پکتے ہی

انھیں توڑ لینا چاہیے ورنہ سورج کی گرمی اور ہواؤں کا

چلنا انھیں تباہ کر دے گا۔ جب لڑکیاں سن بلوغ کو

پہنچ جاتی ہیں تو ان کے اندر غرائز کا طوفان بپا ہوتا ہے

جس کا علاج شوہر کے سوا کسی کے پاس نہیں ورنہ ممکن ہے

کہ وہ بگڑ جائیں اور آلودہ ہو جائیں کیونکہ وہ سبھی انسان ہی

ہیں۔“ ۲۰ (جنسی ہیجان اپنی پوری قوت کے ساتھ

ایک اہلتے ہوئے برتن کی طرح انھیں جوش میں لاتا ہے)

لڑکیوں کی شادی جلدی کر دینے کے بارے میں بہت زیادہ تاکید

آئی ہے جیسا کہ متذکرہ بالا ایک حدیث میں گزر چکا ہے۔ اس حکم کا سبب

لڑکیوں کے اخلاق کو خراب ہونے سے روکنا ہے۔ لیکن ان احادیث کے ذیل

میں لڑکی کے سن رشد کو پہنچنے اور اس کی شوہرداری کی صلاحیت اور لڑکا لڑکی کی عمر کے تناسب کا بھی لحاظ کیا جانا چاہیے۔

جو لڑکی خانہ داری کی قدرت نہ رکھتی ہو یا جسمانی طور پر اس نے

پوری طرح نشوونما نہ پائی ہو اور اس کے مزاج و طبیعت میں ابھی شادی کے لیے

ضروری استعداد پیدا نہ ہوئی ہو اور اس صورت میں اس کی شادی کر دی جائے

تو وہی حال ہوگا جس کا عطار نے اپنے اس مصرع میں ذکر کیا ہے:

”ہفتتہ امی عیش و غصہ سالی چند“

”ہفتتہ سچھر عیش پچھر چند برسوں کی کوفت“

آئینہ کار و دنوں کی جانیں بتدریج گھلتی چلی جائیں گی یا پچھر

علیحدگی اور طلاق کی نوبت آئے گی۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ اس طرح کی ازدواجی

زندگیاں آغاز کار میں حسبِ مرد بسر ہوں۔

البتہ اگر گھرانہ مذہبی ہو اور خاندانوں پر دینی اخلاق کی فرمانروائی ہو تو یہ

ساری ناہمواریاں اور پریشانیاں رونما نہ ہوں۔ اور طلاق کا وحشتناک عفریت

مینے بستے خاندانوں کو خاموش قبرستانوں میں تبدیل نہ کرے۔

یہ سب کچھ مادی تمدن کا تحفظ ہے اور مذہبی طاقنت کو کمزور کر دینے

کا نتیجہ ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں توجہ اور احتیاط اور بنیادوں کو مضبوط کرنے

کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔

لڑکیوں میں جذبہٴ عفت اور خداترسی پیدا کرنے کی

طرف توجہ دی جانی چاہیے اور گھر کی بنیاد بڑھتے

ہوئے سیلاب کی راہ میں نہیں رکھنی چاہیے۔

فصل ۷

عورت مرد کیلئے کسوٹی اور آزمائش ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
 "ایک مومن مرد کا بدترین دشمن اس کی بد اطوار رفیقہ
 حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے اس کی آزمائش کرتا ہے" اے

نیز آپ نے فرمایا:

"چھ چیزیں معصیت و گناہ ہیں سب سے پہلے ہیں
 دنیا پرستی، جاہ پرستی، نیند کا متوالا
 ہونا، زن پرستی (مرد کا عورت کے جمال
 میں بھنس جانا اس کی آزمائش اور امتحان کا ذریعہ
 ہے)، شکم پرستی اور آرام طلبی۔" اے

توصیہ:

اپنے تسلط اور فطرت کی بنا پر مرد ہی خاندان کا سربراہ ہے اور وہی
 افراد خاندان کے معاملات اور ان کی تربیت کا ذمہ دار ہے۔ نیز خاندان کے داخلی معاملات
 کے ایک حصے کی ذمہ داری عورت پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات کسی

خاندان میں عورت مرد سے بہتر منظم ثابت ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے خاندان کے تمام
 معاملات کی نگرانی اور ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے۔

بہر حال مرد اور عورت کا اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل میں خود کفیل ہونا اور
 خاندان کی سربراہی اور فرائض کے ادا کرنے کے امتحان میں اچھی طرح پورا اترنا، خاندان کے
 نگران کی حیثیت سے عمدہ کردار ادا کرنا، اپنے خاندان کو دوسرے خاندانوں کے لیے نمونہ
 بنا کر پیش کرنا (کہ ایک دینی معاشرہ کی تنظیم و تکمیل کا یہی بہترین ذریعہ ہے) مرد اور
 عورت کے لیے ایک بہت بڑا امتحان ہے۔

ایسے ماں باپ بھی ہوتے ہیں جو کبھی حضرت علی علیہ السلام کے خاندان کی
 طرح ایک خاندان تشکیل دیتے ہیں جو ہر اسلام اللہ علیہا، جنین علیہما السلام
 اور زینب علیہا السلام جیسی شخصیتوں پر مشتمل لگتا۔
 اور کبھی ابوسفیان اور ایران کا پہلوی خاندان۔

غرض یہ کہ اپنی شہوانی قوت پر کنٹرول حاصل کرنے کے بعد مرد اور عورت
 ایک دوسرے کے لیے عفت کا لباس بن جاتے ہیں اور آزمائش کے موقع پر ثابت
 قدم رہتے ہیں۔

سُرَّانِ مَجِيدِ كَا اِرْشَادِ بے :

"هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ"
 "عورتیں تمہارے عیوب کو ڈھانکنے والے لباس کی طرح ہیں اور
 تم مرد بھی عورتوں کے عیوب کو چھپانے والی پوشاک کی طرح ہو"



۱۷ - د - ب ۴ - خ ۴

۱۸ - د - ب ۴ - خ ۶

فصل ۸

عورت اور مرد شادی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں

مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کے لیے شادی کا پیغام بھیجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اگر تم اس عورت کو پہلے دیکھ لیتے تو اس کے ساتھ موافقت اور ہم آہنگی کی زیادہ امید ہوتی“۔

محمد بن مسلم کہتے ہیں:

”امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے پوچھا۔ اگر کوئی شخص شادی کرنا چاہے تو کیا اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ پہلے عورت کو دیکھ لے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں یہ حق حاصل ہے کیوں کہ وہ اسے حاصل کرنے کے لیے بھاری قیمت ادا کرتا ہے۔ (آخر اسے دیکھنے کا حق کیوں نہ حاصل ہو)“۔

حسن سری کہتے ہیں:

”حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے

۱۔ و۔ ب ۳۶ خ ۱۳ ابواب مقدمات النکاح

۲۔ و۔ ب ۳۶ خ ۱ ابواب مقدمات النکاح

دریافت کیا، مرد کے لیے کیا یہ بات جائز ہے کہ وہ شادی سے پہلے عورت کو سامنے سے اور پیچھے سے اچھی طرح دیکھ لے۔ آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ مرد شادی سے پہلے عورت کو سامنے اور پیچھے کی جانب سے اچھی طرح دیکھ لے۔“

پھر ایک اور شخص نے آنجناب سے سوال کیا:

”مرد کے لیے کیا یہ بات جائز ہے کہ وہ جس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے، اس کے بالوں کو اور اس کی زینت کی چیزوں کو شادی سے پہلے دیکھ لے؟“

آپ نے جواب میں فرمایا:

”بلاشبہ اگر اس کا مقصد لذت حاصل کرنا نہ ہو (اس کی غرض صرف

عورت کے جسم کی خصوصیات سے آگاہ ہونا ہو بس، تو اس صورت میں اس کے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔“

ایک دوسری روایت کے مطابق لوگوں نے سوال کیا:

”کیا یہ بات عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ مرد کے سامنے کھڑی ہو

جائے تاکہ وہ اسے دیکھ لے؟“

آپ نے فرمایا:

”بلاشبہ جائز ہے۔ بلکہ ایسے موقع پر عورت کے عمدہ اور نفیس لباس

پینے پر بھی کوئی امر مانع نہیں ہے۔“

۱۔ و۔ ب ۳۶ خ ۳ ابواب مقدمات النکاح

۲۔ و۔ ب ۳۶ خ ۵ ابواب مقدمات النکاح

ایک صحابی نے ایک عورت سے نکاح کے لیے پیغام بھیجا تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اس عورت کے چہرے اور ہاتھوں کو پہلے دیکھ لو۔“

(اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ کم از کم اس حد تک عورت کو دیکھ لینا چاہیے)

توضیح:

ان روایات کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو شادی کے لیے منتخب کرتا ہے اور اسے عورت کئی اعتبار سے پسند ہو، اس کے باوجود وہ اس کی جسمانی خصوصیات سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے اسے دیکھ سکتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس میں کوئی جسمانی عیب موجود ہو۔ جو بعد میں شرمندگی یا سردمہری یا علیحدگی کا سبب بن جائے۔ البتہ وہ اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ وہ کئی لڑکیوں کو یکے بعد دیگرے اپنی نظروں کے سامنے سے گزارے اور ان تمام کے سراپا کا جائزہ لے تاکہ ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکے۔



فصل ۹

مناسب رشتے کو رد نہ کرو

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کیا میں تمہیں بتاؤں کہ بہترین مرد کون ہیں؟“

صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا: وہ جو پرہیزگار ہوں، پاک دل ہوں، کشادہ

دست ہوں، مال باپ رکھنے والے ہوں اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہوں اور اپنے اہل و عیال کو دوسروں کا محتاج نہ بنائیں۔“

توضیح:

انسانی زندگی کی کچھ ضروریات ہوتی ہیں جو پوری ہونی چاہئیں۔ انسان کو غذا، دوا، لباس اور مکان کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی یہ ضرورت پوری ہونی چاہیے۔ اسی طرح وہ کچھ جنسی تقاضے اور کچھ فکری و اخلاقی تقاضے بھی رکھتا ہے۔ ان تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضے کا تعلق حسن معاشرت اور لوگوں کے ساتھ اچھی طرح ملنے جلنے سے ہے۔ جیسے اعلیٰ طبقے کا نچلے طبقے کو اس کے فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں تشبیہ کرتے وقت نرمی سے کام لینا اور ضروری مواقع پر ان کی خدمات کو سراہنا اور انہیں شوق دلانا اور صبر سے کام لینے کے مواقع پر صبر و تحمل سے کام لینا، ان سے غلطی اور کوتاہی کے صادر ہونے کے موقع پر چشم پوشی اور درگزر کا رویہ اختیار کرنا، نافرمانی کے مواقع پر انہیں نصیحت کرنا۔

غرض یہ کہ حسن رفتار اور حسن گفتار سے کام لیا جائے جو تربیت، ترقی اور تکمیل کا ذریعہ بنے۔ البتہ کبھی سرزنش و ملامت سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ اس کی بہترین مثال ایک جہان معلم کی ہے کہ وہ ہمیشہ طالب علم کی حالت پر نظر رکھتا ہے اور اس کی جھلانی و سماعت اور اس کے کمال و ترقی کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

اس طرح ضروریات کو پورا کرنا جہاں عورت کے تعلق سے مرد کی ذمہ داری ہے اسی طرح مرد کے تعلق سے عورت کی بھی ہے۔ ہر فطری خواہش کا پورا نہ کرنا یا اس کے پورا کرنے میں کمی کرنا ضرورت مند کو غلط راہ پر لے جاتا ہے اور اسے دوسروں کے ذریعے اپنی

ضرورت پوری کرنے پر مجبور کرتا ہے، بہ نظری خواہش جو غلط ذریعہ سے پوری کی جاتی ہے، وہ اپنا خاص نقصان اور خاص بگاڑ رکھتی ہے۔ اب یہ مرد کا کام ہے کہ وہ ان حقائق سے واقف ہو اور عورت کو بھی ان سے واقف ہونا چاہیے۔

علی بن اسباط نے حضرت امام جو علیہ السلام کو تحریر کیا :
 ”مجھے اپنی لڑکیوں کے لیے کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو
 (اخلاق و ایمان میں) میری طرح ہو کہ میں انہیں اس کے عقد
 میں دے دیتا۔“

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا :

”تم نے جو کچھ اپنی لڑکیوں کے بارے میں لکھا اس سے
 آگاہی حاصل ہوئی۔ خدا تم پر رحمت کرے، لڑکی کے معاملے میں
 اس قدر احتیاط کی ضرورت نہیں۔ (کہ اس کا شرم صد فی صد
 باپ کی خواہش کے مطابق ہو) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا: اگر کسی ایسے شخص کا پیغام آئے جو اپنے دین و اخلاق
 کے اعتبار سے پسندیدہ ہو تو اسے قبول کر لو ورنہ زمین پر بہت
 بڑا فتنہ و فساد روٹا ہوگا۔“

آنے والے رشتے پر مختلف اعتراضات اور نکتہ چینیوں کا نتیجہ نہ نکلتا
 ہے کہ لڑکی گھر ہی میں بیٹھی رہتی ہے، اس کے اخلاق بگڑ جانے میں ازدواجی زندگی
 گزارنے کا موسم بہار رخصت ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی کے اخلاقی روابط میں دیر

نمک طغیان رہتا ہے، بالآخر نسل میں بھی (جو شادی کے درخت کا پھل ہے) ناپسندیدہ
 آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا :

”اگر تیرے پاس کسی ایسے شخص کا پیغام آئے جس کے
 دین و اخلاق تجھے پسند آئیں تو اسے قبول کر لے، اس کی تگمگتی
 سے مت گھبرا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :
 اگر (بیوی اور میاں) ایک دوسرے سے علیحدہ ہو
 ہو جائیں تو خدا ان میں سے ہر ایک کو اپنے کرم سے غنی بنا
 دے گا۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اگر (کنوارے مرد شادی کریں اور) مفلس ہوں خدا اپنے
 فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کریم اور اپنے بندوں
 کے حالات سے باخبر ہے۔ (ان دو آیتوں کا ذکر کرنے سے
 مقصود یہ ہے کہ ہر دو صورتوں میں مرد اور عورت کی روزی
 خدا کے ہاتھ میں ہے۔) لے

ابراہیم کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :
 ”ابراہیم! کسی مومن کو اس کے مال سے ملنے والے حصوں
 میں اس سے زیادہ خطرناک حصہ کوئی نہیں ہے اور اس کے

مال کو پہنچنے والے نقصانات میں اس سے زیادہ ضرر رساں کوئی نہیں ہے جو کسی بے چوپان گلے کو دوائیے وحشی بھینٹوں سے پہنچتا ہے جن میں سے ایک بھینٹا گلے کے اگلے حصے پر حملہ کرتا ہے اور دوسرا اس کے پچھلے حصے پر حملہ آور ہوتا ہے۔ تم ذرا اندازہ کرو یہ بھینٹے اس گلے کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ میں نے عرض کی وہ سوائے فساد بھیلانے کے اور کچھ نہیں کریں گے، اس پر آپ نے فرمایا:

”تو نے درست کہا کسی مومن کے مال کو پہنچنے والا سب سے کم تر نقصان یہ ہے کہ کوئی مسلمان کسی کی لڑکی کے لیے پیغام دے اور وہ یہ کہہ کر اسے رد کر دے کہ پیغام دینے والا غریب نادار ہے۔“



فصل ۱۰

شرابی اور بد اخلاق آدمی کو اپنی لڑکی نہ دو

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”اللہ تعالیٰ نے شراب کو میری زبان سے حرام قرار دیا اب جو شخص شراب پیئے گا وہ اس لائق نہیں کہ کسی مسلمان لڑکی کا

شوہر بنے۔“

۱۰ - ب ۲۲ خ ۳

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جس شخص نے کبھی اپنی لڑکی کی شادی کسی مشربی سے کی وہ قطع رحم کا مرتکب ہوا۔“

یعنی اس نے ایک باپ کی حیثیت سے اپنا فرض ادا نہیں کیا اور لڑکی پر اس نے ظلم کیا اسے

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی مشربی کو اپنی لڑکی دے دو اگر تم نے ایسا کیا تو گویا تم نے لڑکی کو زنا کی خاطر کسی کے حوالے کر دیا۔“

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”اگر مشربی بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ لڑکی مانگے تو اسے اپنی لڑکی نہ دو۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”شرابی اس بات کا اہل نہیں ہے کہ کوئی مسلمان اسے لڑکی دے یا اسے اپنا مال حوالے کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنا مال نا اچھوں کے ہاتھ میں نہ دو۔“

۱۰ - ب ۲۹ خ ۱

۱۱ - فقہ الرضا علیہ السلام

۱۲ - ب ۲۴ خ ۴

۱۳ - ب ۲۵ خ ۶

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے :
 " جو شخص مجھی اپنی عزیز بیٹی کو کسی بے دین کے عقد میں
 دیتا ہے اس پر ہر روز ہزار لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ " اے

توضیح :

ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ اس نے اپنی عزیز اولاد کو جن کی خاطر اس نے بڑی
 زحمات اٹھائی تھیں انھیں خود اپنے ہاتھوں خطرے میں ڈال دیا اور ان کے لیے فکری
 عملی اخراجات کی راہ ہموار کر دی۔ کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ اس جوڑے سے آئندہ پیدا ہونے
 والی نسل سے دسیوں بلکہ سینکڑوں بچے تولد ہوں۔ وہ سب غلط راہ پر چل پڑیں اور اپنے
 معاشرے کو تباہی سے دوچار کر دیں اور یہ انسان جس نے کسی بے دین اور شرابی کو اپنی لڑکی
 دی ان کی بے شمار باتوں اور ان کو ملنے والی سخت سزاؤں میں حصہ دار بنے گا۔

وَلَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

" اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو "

حسین بن بشر نے حضرت امام کاظم علیہ السلام کو لکھا :

" میرے ایک رشتہ دار نے میری لڑکی کے لیے پیغام بھیجا

ہے لیکن اس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں۔ "

حضرت نے جواب دیا :

" اگر وہ بد اخلاق ہے تو اسے اپنی لڑکی نہ دو۔ " اے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
 " کیا میں تمہیں یہ نہ بتا دوں کہ بدترین لوگ کون ہیں ؟ "
 لوگوں نے عرض کیا :
 " کیوں نہیں یا رسول اللہ ؟ "

آپ نے فرمایا :

" وہ جو بے گناہوں پر تہمت دھرتے ہیں، سخیل اور
 بد زبان ہیں۔ دسترخوان پر تنہا بیٹھتے ہیں۔ ان سے کسی کو کوئی
 سبب ملانی نہیں پہنچتی۔ اپنی بیوی اور اپنے غلاموں کو زد و کوب
 کرتے ہیں۔ اپنے خاندان کو دوسروں کا محتاج بنا کر رکھتے
 ہیں۔ اپنے مال باپ کو اذیت پہنچاتے ہیں۔ " اے

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

" جو لوگ ایمان میں کمزور ہوں ان کی لڑکیوں سے

تو عقد کرو لیکن انھیں اپنی لڑکیاں نہ دو کیونکہ اس بات کا

زیادہ امکان ہے کہ لڑکی اخلاق و آداب میں اپنے شوہر سے

اثر لے اور مرد اسے اپنے عقائد اختیار کرنے پر آمادہ کرے۔ " اے



باب دوم

فصل ۱

تمھاری رفیقہ حیات ایسی ہونی چاہیے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”تمھاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے جو بچے دینے والی، مہربان اور پاکدامن ہو، تمھارے خاندان کے نزدیک وہ قابل احترام اور باعزت ہو اور شوہر کے سامنے تواضع اور انکساری سے کام لینے والی ہو۔ اس کا سنگھار صرف اپنے شوہر کے لیے ہو اور دوسروں کے سامنے باوقار انداز سے آئے اور ان سے بے پرواہ رہے۔ شوہر کی بات پوری توجہ سے سنے۔ اس کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرے اور خلوت میں خود کو شوہر کے حوالے کر دے۔“

لیکن مردوں کی طرح عامیانہ رویہ اختیار نہ کرے۔“ ۱

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”انسان کی رفیقہ حیات گردن میں ڈالے جانے والے ایک طوق کی طرح ہے۔ اب تم خود فیصلہ کرو کہ کیسا طوق اپنی گردن میں ڈالنا پسند کرو گے (لعنت کا طوق یا رحمت کا)“ ۲

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تمھاری بہترین عورتیں پانچ طرح کی ہیں۔“ ۱

لوگوں نے پوچھا:

”وہ کون ہیں۔“ ۲

آپ نے ارشاد فرمایا:

”سہل الحصول، نرم طبع، مطیع اور ایک ایسی عورت جب اس کا شوہر غصہ میں آئے تو وہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے جب تک کہ اپنے شوہر کو راضی نہ کر لے اور پھر ایک ایسی عورت جو اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی عزت و حیثیت

۱۔ و۔ ب ۶ خ ۲ / وفی خبر: النساء ربع ربع

مربع وجامع مجمع وخرقاء متمع وعافق

۲۔ ج ۱۰۳ - ص ۲۳۳ مع/ نکاح المسندك باب ۱۳ خ ۱ و فیہ
”فانظر الی ما تقلده“

کی حفاظت کرے۔ ایسی عورت کا الہی کارکنوں اور الہی اعمال میں شمار ہوتا ہے اور وہ خدا کی رحمت سے بایوس نہیں ہوتی۔ بعض خواتین بڑی بابرکت ہوتی ہیں۔ بعض سچے دار ہوتی ہیں ایک سچے ان کی گود میں ہوتا ہے تو دوسرا ان کے پیٹ میں۔ اور بعض عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آتی ہیں۔ بعض عورتیں بھوسے سے بھرے ہوئے اناج کی طرح ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں کو جس کسی (بد بخت) کی گردن میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔“ ۱۷

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی شادی کے بارے میں مشورہ کیا، حضرت نے فرمایا: بے شک تو شادی کر لیکن جس عورت سے بھی تو شادی کرے اسے باایمان اور خدا شناس ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تجھے خیر سے نوازے۔ اچھی اور شائستہ عورت (اعصم) نایاب کوٹے کی مانند ہے اس شخص نے پوچھا ”اعصم کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ایک ایسا کوٹا جس کا ایک پیر سفید ہو۔“ ۱۸

ابراہیم کرخی فرماتے ہیں:

”میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بیوی فوت ہو چکی ہے۔ وہ بڑی ہمدرد اور ہم ساز تھی اس لیے اب میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھی طرح دیکھ لو کہ تم کس کو اپنی رفیقہ جانت بنا رہے ہو اور کس کو اپنے مال اور اپنے دین کا شریک اور اپنا ہراز بنا رہے ہو۔ اگر تجھے شادی کرنی ہی ہے تو کسی نیک کردار اور اچھی عادات رکھنے والی دوشیزہ کو تلاش کر کیونکہ عورتیں جن خصوصیات کی مالک ہوتی ہیں ان کا ذکر ایک شاعر نے اپنے ان اشعار میں کیا ہے:

اشعار کا ترجمہ:

طرح طرح کی عورتیں پیدا کی گئی ہیں، ان میں سے بعض قیمتی مال غنیمت کی طرح ہوتی ہیں اور دوسروں دوسرا ہوتی ہیں۔

ان میں سے بعض رات بھر چلنے والے چاند کی طرح ہوتی ہیں اور بعض اپنے شوہروں کے لیے شہت تارک کی طرح۔ جس شخص کو کوئی شائستہ عورت مل جاتی ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور جو دھوکے میں آ جاتا ہے ڈر تار پرندے کی طرح، اس کے لیے کوئی راہ فرار نہیں۔“ ۱۹

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

” اللہ تعالیٰ کے قضاوت و قدر کے فیصلوں میں سے ایک فیصلہ ایسا ہے جو اس کی حالت کی اصلاح کر دیتا ہے اور اس فیصلے کا تعلق اس کے مقدر میں ایک ایسی بیوی کا لکھ دینا ہے جسے اس کا شوہر دیکھے تو خوش ہو جائے اور جو اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی آبرو کی حفاظت کرے اور اس کی موجودگی میں اس کے ہر حکم کی اطاعت کرے جو وہ اسلامی احکام کے دائرے میں رہتے ہوئے دے۔“ ۱

” اسلام لانے کے بعد کسی مسلمان کو جو سب سے زیادہ مال غنیمت ملا وہ ایک ایسی مسلمان رفیقہ حیات کے سوا اور کچھ نہیں ہے جسے دیکھ کر وہ خوش ہو، جو فرما بنبردار ہو اور شوہر کی غیر موجودگی میں اس کے مال اور عزت کی نگہبان ہو۔“ ۲

” جس شخص کو یہ چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی مل گئی، صابر جسم، ذکر کرنے والی زبان، شکر بجالانے والا دل اور شائستہ بیوی۔“ ۳

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
” تین چیزیں ہر دور میں کیا ہوتی ہیں۔ ایسا شخص

جو اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کے ساتھ برادرانہ روابط قائم کرے ایسی شائستہ بیوی جو دینی کاموں میں ساتھی اور مددگار بنے، ایسا ضرور زندگی بسر کرے، جو کسی کو ان تین نعمتوں میں سے کوئی ایک نعمت بھی مل گئی، گویا اسے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں مل گئیں اور اسے دنیا کی بہترین سعادت میں سے حصہ مل گیا۔ ۱

نیز آپ نے فرمایا:

” تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جو خوشبو رکھنے والی ہو اور جس کا پکران اچھا ہو، جس جگہ خرچ کرنا ہو وہاں خرچ کرتی ہو اور جس موقع پر خرچ کرنا مناسب نہ ہو وہاں خرچ نہ کرتی ہو۔ ایسی عورت کا شمار کارکنانِ الہی میں ہوتا ہے اور کارکنانِ الہی کو کبھی ناامیدی اور شرمندگی کا سامنا نہیں ہوتا۔“ ۲

” تین چیزیں مومن کے لیے آرام کا باعث ہوتی ہیں:
کشاوہ مکان، جو اس کی زندگی کی بے سرو سامانی کی پردہ پوشی کرے، شائستہ بیوی جو دنیا اور آخرت کے کاموں میں اس کی مددگار بنے اور بیٹی کی گھر سے رخصتی۔“ ۳

” عورت کی کوئی قیمت نہیں، خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہو،

۱ ج ۷۲ - ص ۲۸۲ مص

۲ ب ۶ خ ۶ نکاح المستدرک

۳ ب ۹ خ ۱۳ نکاح المستدرک

۱ د - ب ۹ خ ۷

۲ د - ب ۹ خ ۱۰

۳ م - ب ۸ خ ۲

اچھی عورت کو سونے اور چاندی سے نہیں تو لاجا سکتا کیونکہ وہ بہت قیمتی ہوتی ہے اور بڑی عورت مٹی کے برابر بھی نہیں ہوتی کیونکہ مٹی اس سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔“ ۱۷

جب یہ آیت نازل ہوئی :

”جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں (اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے) انہیں ایک دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔“ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا ”سونے اور چاندی کے لیے ہلاکت“ اس پر صحابہ نے دریافت کیا۔ ”یا رسول اللہ! ہم کیسا مال جمع کریں؟“ آپ نے فرمایا: ”شکر ادا کرنے والی زبان، وہ دل جس میں نرمی ہو، وہ رفیقہ حیات جو دین کے کام میں تمھاری ساتھی اور مددگار ثابت ہو۔“ ۱۸

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

”پانچ چیزوں کا شمار اسبابِ سعادت میں ہوتا ہے شائستہ بیوی۔ نیک اولاد۔ اچھا ساتھی، وطن کے اندر روزی کا میسر آنا اور آل محمد سے دوستی۔“ ۱۹

”شائستہ بیوی، کشادہ مکان، سفر کے لیے سواری

۱۷ ب ۱۳ خ ۱ نکاح المستدرک

۱۸ ب ۸ خ ۱۵ نکاح المستدرک ۱۹ ب ۸ خ ۷ نکاح المستدرک

صلاح فرزند، مرد کے لیے خوش نصیبی ہیں۔“ ۲۰

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھی گئی :

”میں نے فلاں شخص کو دنیا اور آخرت کی بھلائی یعنی

اسے سناستہ بیوی عطا کی ہے۔“ ۲۱

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں :

”تم میں سے بہترین عورتیں قریش کی عورتیں ہیں، وہ

اپنے شوہر کے ساتھ بہت محبت و خلوص رکھتی ہیں، بچوں پر

نہربان ہوتی ہیں، شوہر کی اطاعت کرتی ہیں اور دوسروں

سے منہ پھیر لیتی ہیں۔“ ۲۲

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

”میری امت کی بہترین عورت (شادی کے لفظ نظر

سے) وہ ہے جو صورت میں اچھی ہو اور اس کا ہر کم ہو۔“ ۲۳

”تم میں بہترین عورت وہ ہے جو پاکدامن اور محبت

کرنے والی ہو۔“ ۲۴

۲۰ ب ۸ خ ۵ نکاح المستدرک

۲۱ ب ۸ خ ۵

۲۲ ب ۸ خ ۳ ۲۳ ب ۶ خ ۸

۲۴ ب ۶ خ ۷ / و فی خبر آخر اضافة قوله (عنفیفة

فی فرجها غلمہ علی زوجہا) نکاح المستدرک - ب ۸

” دنیا کی حیثیت ایک متاع سے زیادہ نہیں ہے۔
(یعنی زندگی گزارنے کا ذریعہ ہے) اور دنیا کی بہترین متاع
ایک شائستہ بیوی ہے“ اے

امام مہتمم علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ:

” قیامت کے دن مومن سے تین چیزوں کا حساب نہیں لیا
جائے گا۔ ایک غذا جو اس نے کھائی اور دوسرے لباس جو
اس نے پہنا اور شائستہ بیوی جو اس کے کاموں میں مددگار
ہو اور اس کے دین کی حفاظت کا ذریعہ بنے۔“ اے

توضیح:

غذا اور لباس جو جائز طریقے سے حاصل کیا گیا ہو۔ محشر کے عظیم اجتماع
اور اس کے روح فرسا ماحول میں ایک مومن ان چیزوں کے حساب کی مشقت سے بچ
جائے گا۔ بہت سی روایات کے مطابق ان دو چیزوں کے سوا دوسری چیزوں
کا محاسبہ بھی ہوگا۔

جیسا کہ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا:

(حلال چیزوں کے بارے میں حساب ہوگا اور حرام
چیزوں کے بارے میں سزا تجویز کی جائے گی) متاع دنیا
میں سے جو حلال چیزیں آدمی جمع کرے گا روز محشر اس سے
ان کا حساب لیا جائے گا اور حرام چیزوں پر اسے سزا

دی جائے گی۔“

غذا اور لباس وغیرہ جو کچھ ناجائز طریقوں سے حاصل کیا جائے گا۔
آیات قرآنی اور روایات کے مطابق بلاشک و شبہ اس کا حساب ہوگا اور بدلہ
دیا جائے گا (لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ)

حضرت علیؑ نے فرمایا:

” شائستہ بیوی لباس کی طرح (عیب پوش) ہے“

توضیح:

میاں اور بیوی جب لائق اور شائستہ ہوں گے اور فکری و اخلاقی ہم آہنگی
رکھتے ہوں گے تو وہ ایک دوسرے کے بھیدوں، عیبوں اور خامیوں کی پردہ پوشی کریں گے
خود شادی، میاں بیوی کو جنسی بے راہ روی اور شہوانی خواہشات کے طغیان سے
محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اس سے دونوں کی عزت اور آبرو کی حفاظت ہوتی ہے
چنانچہ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

” تختاری بیویاں تختارے لیے پاکدامنی کا لباس

ہیں اور تم ان کے لیے پاکدامنی کا لباس ہو“

(هِنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ)

” موزوں بیوی دل کے سکون اور آرام کا سبب

ہوتی ہے۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”گنوا ری لڑکیوں سے شادی کرو، ان کے رہانے زیادہ
دلکش اور ان کے رجم بچوں کی پرورش کرنے والے۔ ان کا
حافظ تیز اور ان کی محبت پائدار ہوتی ہے۔“ لے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اپنی شریک حیات کے انتخاب کے وقت اس کے
بالوں کے بارے میں بھی تحقیق کر لیا کرو جس طرح تم اس کے
چہرے کے بارے میں معلوم کرتے ہو، کیونکہ بال بھی خوبصورتی
کا سبب ہوتے ہیں۔“ لے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”اپنے ہم مرتبہ لوگوں کو اپنی لڑکیاں دو اور اپنے
ہم مرتبہ لوگوں سے لڑکیاں حاصل کرو۔ اور اپنی آئندہ نسل
کے لیے مناسب رشتوں کا انتخاب کرو۔“ لے

حضرت علی کا ارشاد ہے:

”عورت کی بہترین صفات (ازدواجی زندگی کے سلسلے
میں) مرد کی بدترین صفات سمجھی جاتی ہیں۔ یعنی مغرور، خون
اور سخیل۔ اگر عورت مغرور ہوگی تو شوہر کے علاوہ کسی کے

سامنے نہیں جھکے گی، اگر وہ سخیل ہوگی تو اپنے شوہر کے مال
کی حفاظت کرے گی، اگر خون کھانے والی ہوگی تو وہ بہانے
والی آفت کے بارے میں خوفزدہ ہوگی (اور اتنا نانا بھی کسی
شکاری کے جال میں نہیں پھنسے گی)۔“ لے

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

”تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جب کبھی وہ ناراض
ہوتی ہو یا شوہر کو ناراض کر دیتی ہو تو وہ کہتی ہو۔ میرا ہاتھ
تیرے ہاتھ میں ہے جب تک تو مجھ سے خوش نہیں ہو جائے گا
میں چین سے نہیں سوؤں گی۔“ لے

نیز آپ نے فرمایا:

”کسی بھی شخص کے لیے ایک ایسی رفیقہ حیات سے
بہتر کوئی نعمت نہیں دی گئی کہ جب وہ اسے دیکھے تو خوش
ہو جائے، جب وہ کسی بات کی قسم کھائے تو اس کی قسم کو
پورا کرے اور اس کی خیر موجودگی میں اس کی ناموس کی
حفاظت کرے۔“ لے

”ایماندار خاتون سیاہ گائے کی پیشانی میں سفید

لے ص ۲۳۸ نہج

لے ۲-ب-۹ خ ۳/۴ نہج

لے ۲-ب-۹ خ ۳/۴ نہج

لے ۲-ب-۱۶ خ ۱

لے ۲-ب-۲۰ خ ۲

لے ۲-ب-۶ خ ۴

نشان کی طرح ہے (ظاہراً اس سے مراد کیا جی ہے اگرچہ یہ مثال شہرت کے لیے موزوں ہے) "اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
"کسی بھی شخص کو ایمان کے بعد اگر کوئی بہترین مال غنیمت
میرا سکتا ہے تو وہ موزوں رفیقہ حیات ہے۔" اے

"بارگت رفیقہ حیات ایک ایسی خاتون ہے کہ جس کے
ساتھ شادی کا اور جس کی زندگی کا خرچ کمتر ہو۔" اے



فصل ۲

عورتوں کی کئی قسمیں ہیں

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عورتیں تین قسم کی ہیں، ایک وہ جو نفع ہی نفع ہیں۔
دوسری وہ جو فائدہ کبھی ہیں اور نقصان کبھی۔ تیسری وہ جو
خالص نقصان ہیں۔ خالص نفع والی کنواری لڑکیاں ہیں۔"

نفع اور نقصان والی ایسی بیوہ عورتیں ہیں جن کی کوئی اولاد
نہیں اور خالص نقصان والی عورتیں وہ ہیں جو بیوہ کبھی
ہیں اور اولاد کبھی رکھتی ہیں۔" اے

(یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسی کنواری لڑکی جسے کسی دوسرے مرد نے نہ
چھوا ہو زندگی کے لیے بہت موزوں ہوتی ہے اور وہ ایسے بہتر اخلاق کی حامل ہوتی ہے
جو شوہر کے ساتھ موافقت کا سبب بنے)

اسی طرح بے اولاد بیوہ اپنے نئے شوہر اور اپنی نئی زندگی سے بہت زیادہ
دل چسپی رکھنے والی ثابت ہوتی ہے اور بعد میں صاحب اولاد بھی ہو سکتی ہے
اور اپنے نئے شوہر اور اس سے ہونے والے بچوں کو اپنی محبت اور الفت دے سکتی
ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسری اور تیسری قسم کی عورتوں کو گھر میں
بیٹھے رہنا چاہیے اور کسی بھی شخص کو ان سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔ مقصد شادی
کے لیے بہتر ہونے میں ان کی ترجیح کو ظاہر کرنا ہے۔

یعنی اگر کسی شخص کو اپنے لیے بہتر رفیقہ حیات منتخب کرنا ہے تو پہلی
قسم کی عورتیں دوسری قسم کی عورتوں پر مقدم ہیں اور دوسری تیسری پر۔

اگر کوئی شخص اپنی ہمیشہ نفس کے خلاف کام کرنا چاہتا
ہے اور نچلے طبقے کی بے سہارا عورتوں سے محض اس لیے
شادی کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے اور
معاشرہ کے ایک فرد کی ضرورت کو پورا کرے اور اس

طرح ایک فرد کی یا ایک بے سہارا خاندان کی سرپرستی کی ذمہ داری اپنے سر لینا چاہتا ہے تو یہ بات بہت ہی پسندیدہ اور اللہ تعالیٰ کے پاس باعثِ اجر ہے۔
یہ بات پوری طرح واضح ہے کہ عورتوں کی یہ طبقہ بندی ایک کلیے کی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس سے مراد ایک عموماً ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”عورتیں تین قسم کی ہیں۔ ایک کنواری، بچے دینے کی صلاحیت رکھنے والی اور محبت کرنے والی عورت جو دیوی اور اخروی امور میں اور شوہر کی پریشانیوں میں اس کی مددگار بنے اور مصیبت کے وقت اس سے بے وفائی نہ کرے۔ دوسری وہ عورت جو بانجھ ہو، نہ خوبصورت ہو اور نہ باطلاق اور کسی بھی نیک کام میں شوہر کا ہاتھ نہ بٹائے۔ تیسری وہ جو جھگڑالو، لالچی اور عیب جی ہے، زیادہ کو کم ہی سمجھے اور کم لینے پر آمادہ نہ ہو۔“

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

”عورتوں کی کئی اقسام ہیں:

۱۔ نیکست، یہ وہ عورتیں ہیں جو شوہر کو پسند کرتی ہیں اور اس سے محبت کرتی ہیں۔

۲۔ بس رات بھر رہنے والے چاند کی طرح شوہر کو جلوہ دکھاتی ہیں (یعنی جن کی روشنی بھی کم مدت کے لیے ہوتی ہے اور فائدہ کبھی)

۳۔ شوہر کے لیے تاریک رات کی طرح ثابت ہوتی ہیں۔ جو شخص بھی کسی شائستہ عورت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ خوش نصیب ہے اور جو شخص کسی ناشائستہ عورت کے دام میں پھنس جاتا ہے وہ پریشان ہو جاتا ہے۔“



فصل ۳

ایسی عورتوں سے دور رہنا ہی اچھا ہے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ مختاری عورتوں میں سے بدترین عورت کون ہے؟ وہ عورت جو اپنے خاندان میں تو ذلیل اور بے وقار ہو اور شوہر کے سامنے بڑی معزز بننے کی کوشش کرے، بانجھ اور کینہ پرور ہو، بڑے کاموں سے منہ نہ موڑنے والی ہو۔ شوہر کی غیر موجودگی میں تو خود کو راستہ

کرے اور اس کی موجودگی میں اجڈ بن کر رہے۔ شوہر کی بات پر کان نہ دھرے، شوہر کے کسی عذر کو قبول نہ کرے اور اس کی غلطی کو نظر انداز نہ کرے۔“ ۱۷

”تمھاری بدترین عورت بانجھ ماگندی رہنے والی ضدی اور نافرمان ہے۔ خاندان کی نظروں میں تو وہ حقیر ہو لیکن اپنی نگاہوں میں معزز بنے۔ شوہر کی نافرمانی اور دوسروں کے احکام بجالانے والی ہو۔“ ۱۸

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ایک دعا میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں:

”اے اللہ میں ایسے فرزند سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرا نافرمان ہو اور ایسے مال سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نیتیمبر تباہ ہو جائے اور ایسی شریک حیات سے جو مجھے وقت سے پہلے پوڑھا کر دے اور ایسے ساتھی سے جو مکرو فریب سے کام لے۔“ ۱۹

آپ نے فرمایا:

”سبزہ مزبلہ سے دور رہو۔“ صحابہ نے پوچھا سبزہ مزبلہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ”وہ خوبصورت

۱۷ - و - ب ۷ خ ۱

۱۸ - و - ب ۷ خ ۲

عورت جس نے ایک رذیل اور سپت گھرانے میں تربیت پائی ہو۔“ ۲۰

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی ”یا رسول اللہ! میرے چچا کی لڑکی ہے جس کے حسن و جمال اور دینداری کو میں پسند کرتا ہوں لیکن وہ بانجھ ہے (کیا میں اس سے شادی کر لوں؟) آپ نے فرمایا: اس سے شادی نہ کرو!“ ۲۱

آنحضرت نے فرمایا:

”عورت کی بد نصیبی اس کے مہر کا زیادہ ہونا اور بانجھ ہونا ہے۔“ ۲۲

آپ نے فرمایا:

”تمھاری بدترین عورت وہ ہے جو بے حیا اور ترش رہے۔“ ۲۳

۱۷ - و - ب ۹ خ ۳ وفی خبر جعفریات ”اعوذ بک من مال یكون علی عقاباً واعوذ بک من صاحب خدیعة ان رانی حسنة دفنھا وان رانی سیئة افشاھا۔“

۲۱ - و - ب ۱۵ - خ ۱ د خ ۲

۲۲ - و - ب ۱۵ - خ ۱ د خ ۲

۲۳ - م - ب ۸ خ ۱۷

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
 "بدترین شریکِ حیات وہ ہے جو ناموزوں اور
 ناموافق ہو۔" ۱۷

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے -
 "غبی اور کسند ذہن عورتوں کو شریکِ حیات بنانے
 سے پرہیز کرو ورنہ ان کی ہم نشینی ایک مصیبت ہے اور ان کی
 اولاد تباہ ہے۔" ۱۸

فصل ۴

عورت کے مال و جمال کو نہ دیکھو

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
 "جو شخص بھی صرف حسن و جمال کی خاطر کسی عورت
 سے شادی کرتا ہے۔ وہ اس کے وجود میں اپنی مراد نہیں پائے گا
 اور جو شخص بھی صرف مال کی خاطر کسی عورت سے شادی کرے گا

اللہ سے اس مال کے حوالے کر دے گا) اس مال کے سوا اسے
 اس عورت سے کچھ نہیں ملے گا) اس لیے تم ہمیشہ شادی کے لیے
 باایمان شریکِ حیات کو منتخب کرو۔" ۱۹

"جو شخص کسی حلال خاتون سے حلال مال کے ساتھ شادی
 کرتا ہے لیکن اس کا اس شادی سے مقصد صرف نمود و نمائش
 اور شان جتانہ ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے رشتے کو اس کے لیے ذلت
 خواری کا ذریعہ بنا دے گا (اس طرح کے رشتے اکثر بڑے
 گھرانوں میں کیے جاتے ہیں اور شوہر کو مجبوراً اپنی بیوی اور
 سسرال کی خدمت کے لیے ہمیشہ مکر کسی رکھتی پڑتی ہے) ۲۰

"جو شخص کسی عورت کو اس کے مال کی خاطر حاصل کرتا ہے
 تو اللہ تعالیٰ اسے اسی مال کے حوالے کر دیتا ہے (وہ عورت کی
 دوسری خوبیوں سے خود کو محروم کر لیتا ہے) جو شخص کسی عورت
 سے اس کے حسن و جمال کی خاطر شادی کرتا ہے وہ اس عورت
 کی جانب سے ناگوار باتیں دیکھے گا اور جو شخص کسی عورت سے
 اس کی دینداری کی بنا پر شادی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے محروم
 نہیں رکھے گا۔" ۲۱

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی شادی سے منع فرمایا ہے جو غیر اللہ
 کی خاطر کی جائے اور جس کا مقصد عفت کی حفاظت کے سوا کچھ اور ہو اور آپ نے

ایسی شادی سے بھی منع فرمایا جس کا مقصد محض نمود و نمائش ہو۔“ لے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی عورت سے محض اس کے حسن و جمال کی خاطر شادی کرنے سے منع فرمایا۔

”اس کا مال اس کے لیے طغیان کا سبب بنے گا اور اس کا جمال اس کے لیے تباہی کا ذریعہ ثابت ہوگا شادی کے بارے میں عورت کے دین و ایمان پر نظر رکھو“ لے



فصل ۵

لڑکوں کو شریک حیات کے انتخاب کے لیے آزادی دو

ابن ابی لیفور کہتے ہیں:

”میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے شادی کے لیے ایک عورت کو پسند کیا ہے اور میرے ماں باپ نے ایک دوسری عورت کو منتخب کیا ہے (میں ان دونوں میں سے کس کا انتخاب کروں؟)

لے، لے نکاح المستدرک ب ۱۳ خ ۳۱۱

آپ نے فرمایا: تم خود جس لڑکی کو پسند کرتے ہو اسے منتخب کرو اور جس عورت کو ماں باپ نے پسند کیا ہے اسے چھوڑ دو۔“ لے

توضیح:

یہ حکم اس صورت کے لیے ہے جس میں ماں باپ نے ایک عمومی حیثیت سے کسی لڑکی کا نام تجویز کیا ہو خصوصی طور پر اپنی خواہش ظاہر نہ کی ہو۔ اگر انھوں نے خصوصی اور حتمی طور پر کسی لڑکی کو اس طرح پسند کیا ہو کہ لڑکے کی مخالفت ان کی ناراضگی کا سبب بن سکتی ہو تو پھر معاملہ غور طلب ہوگا کیونکہ ماں باپ کی مخالفت ان کے ازیت پہنچانے کا سبب بنے گی اور یہ ایک بڑا گناہ ہے۔ پس اسے ماں باپ کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کی خوشنودی حاصل ہو۔ کیونکہ ماں باپ کا حق اس سے زیادہ ہے جس کا لوگ عموماً تصور کرتے ہیں۔



فصل ۶

شادی سے پہلے دعا

مشرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

”اور وہ لوگ جو کہتے ہیں خدایا! ہماری عورتوں

لے بحار ج ۱۰۳ ص ۲۳۵ مکا

اور ہماری اولاد کو ہماری آنکھوں کا نور بنا اور ہمیں پر سبز کار
لوگوں کا پیشوا بنا۔" اے

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تم شادی کا ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ سے خیر طلب
کرو، اس کے بعد قدم بڑھاؤ، دو رکعت نماز ادا کرو اور
درگاہِ خداوندی میں اپنے ہاتھ پھیلاؤ اور عرض کرو:

خداوندا! میں شادی کا خواہشمند ہوں۔ مجھے ایسی
شریکِ حیات عطا فرما جو اپنے جسم اور اپنے اخلاق کے اعتبار
سے پاکدامن، شوہر کے مال اور آبرو کی محافظ، خوبصورتی اور
اولاد پیدا کرنے میں عورتوں کے درمیان ممتاز و نمایاں ہو۔" اے



فصل —

شادی کی رات

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"جب دلہن تمہارے پاس بھیجی جائے تو اس کی پیشانی

اے ارشاد باری تعالیٰ: وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا
مِنْ دُونِ بَنَاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔
(فرقان-۴۲)

اے بحار ج ۱۰۳ ص ۲۳۶ ضا

کے بالوں کو اپنے ہاتھ میں لو اور قبضہ رو ہو کر دعا کرو: اے
خدا! مجھے میری امانت مل گئی، شادی کے معاہدے کے تحت
میں نے اسے اپنے لیے حلال کیا۔ اے اللہ! اس کے بطن سے
مجھے ایک مبارک اور ہر اعتبار سے مکمل فرزند عطا فرما اور
شیطان کو میری نسل سے دور رکھ۔" اے

حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"جب دلہن حجلہ عروسی میں داخل ہو تو شوہر کو چاہیے
کہ دو رکعت نماز ادا کرے اور پھر دلہن کی پیشانی پر ہاتھ
رکھتے ہوئے عرض کرے۔ خدا یا! میری شریکِ حیات
کو میرے لیے اور مجھے اس کے لیے مبارک بنا اور ہمیشہ
ہمارے درمیان اتفاق و محبت برقرار رکھتے ہوئے ہماری
زندگی کو مبارک بنا۔ اگر ہماری قسمت میں بالآخر جدائی
لاکھی ہو تو اس جدائی کو بھی خیر و خوبی کے ساتھ مستدر
فرمادے۔" اے



اے ج ۱۰۳ ص ۲۴۴ ضا

اے ج ۱۰۳ ص ۲۶۸ نو

فصل ۸

ولیمہ

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
 "ولیمہ مستحب نہیں ہے مگر پانچ مواقع پر:
 شادی، فرزند کی ولادت، ختنہ، مکان کا خریدنا
 اور سفر حج سے واپسی پر۔" ۱

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ولیمہ ایک دن کا ہے، دوسرے دن بھی کھانا
 کھلانا باعث عزت و کرم ہے۔ اور تیسرے دن نمود و
 نمائش ہے۔" ۲

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت میمون بنت
 حارث سے شادی کے موقع پر ولیمہ کی دعوت دی۔ اس دعوت
 میں تیس "پکوانی گئی" کھجور اور روغن اور کبھی آٹا ملا کرتے ہیں" ۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
 "رات میں شادی کرو اور دن میں ولیمہ دو۔" ۱

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے ابوسفیان کی بیٹی
 آمنہ کے پاس پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے شادی
 کا پیغام بھیجا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
 ان کا عقد کر دیا تو نجاشی نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور اس
 نے کہا۔ شادی کے موقع پر دعوت ولیمہ کرنا پیغمبروں کی سنت ہے۔" ۲

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلق حدیث میں ہے کہ

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے علی! اپنی رزینقہ حیات کے اعزاز میں ایک
 شاندار دعوت کا اہتمام کرو۔"

پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"گوشت اور روٹی ہماری جانب سے ہوگی اور روغن

تھھاری طرف سے۔"

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں نے روغن اور کھجوریں خریدیں پیغمبر اکرم نے اپنی

۱۔ و۔ ب ۴۰ خ ۱

۲۔ و۔ ب ۴۰ خ ۱ - ج ۱۰۳ - ص ۲۷۷ سن

۱۔ ۲۔ و۔ ب ۴۰ خ ۵-۲

۳۔ ج ۱۰۳ - ص ۲۷۷ سن

آستینیں چبڑھالیں اور کھجڑوں کے ٹکڑے کر کے روغن میں ڈانٹا شروع کر دیا اور پھر دونوں کو خوب ملا دیا تاکہ "حیس تیار ہو جائے۔" (حدیث ۳ میں حیس کی وضاحت کی گئی ہے) اور ایک بیٹھا بھیجا، ہم نے بیٹھا ذبح کیا۔ کافی مقدار میں روٹیاں تیار کی گئیں پھر آپ نے فرمایا: "اے علی! تم جس کسی کو بھی چاہو دعوت دے دو۔ میں مسجد میں گیا اور اعلان کیا: فاطمہ کی دعوت ولیہ کو قبول کیجیے۔" اے

حماد بن عثمان کہتے ہیں:

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند جناب اسماعیل نے دعوت ولیہ دینی چاہی تو حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: محتاج لوگوں کی دعوت کرو اور کھجڑوں کو سیر کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ باطل کو فنا و نابود ہونا ہے۔" ۲

یہ حدیث عمومی دعوت کے منہ کو بھولی واضح کرتی ہے۔ اگر اسلام نے شادی، مکان کی تعمیر، لڑکے کی نشتہ، حج سے واپسی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کرنے کی ہدایت کی ہے تو اس کا بہترین مقصد محتاج لوگوں کی خدمت کرنا اور کھجڑوں کو کھلانا ہے تاکہ محتاج لوگ بھی امیروں کے عیش و آرام میں حصہ دار بن سکیں۔ اگرچہ

۱۔ بحار باب تزویجھاخ ۵

۲۔ بحار ج ۱۰۳-ص ۲۸۷ سن

ان مواقع پر مال دار لوگوں کو بھی دعوت میں شریک کرنے سے منع نہیں کیا گیا۔

❖

فصل ۹

مہر

ہر وہ چیز جس کی کوئی قدر و قیمت ہو، وہ عورت کا مہر قرار پا سکتی ہے۔ (جیسے باغ، جائیداد اور زمین وغیرہ)

اسی طرح کوئی عمل یا خدمت بھی مہر قرار پا سکتی ہے (جیسے عمارت کی تعمیر کر دینا، بازمین کا آباد کرنا یا کنوئیں کا کھودنا، یا کسی علم کا سکھانا) تاہم دس درہم کم کا مہر باندھنا مکروہ ہے جیسا کہ امیر اسومین نے ارشاد فرمایا:

"مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مہر کی مقدار دس درہم سے کم ہو تاکہ یہ زنا کی اجرت کے مشابہ نہ قرار پائے" ۱

مہر سنت کا مہر اپنا مستحب ہے۔ (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کا مہر پانچ سو درہم تھا موجودہ دور کے مطابق پانچ سو روپے) اس لیے مہر اتنا ہی یا اس سے کم ہونا چاہیے اور اس سے زیادہ رکھنا مکروہ ہے۔

(یعنی ساڑھے بارہ) سکہ دار چاندی کے دانے بازار میں جن کی قیمت چڑھتی ترقی

رہتی ہے۔

۱۔ وسائل، ابواب المہر، باب ۴ بحار جلد ۱۰۳ ص ۳۴۷

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
 "میری امت کی عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے
 جو زیادہ حسین ہو اور جس کا ہر کم ہو۔" ۱۷

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:
 "مہر بڑھا چڑھا کر مت رکھو کہ یہ بالآخر دشمنی کا
 سبب بنتا ہے۔" ۱۸

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:
 "حسر چھ کا کم کرنا اور بچوں کی ولادت میں آسانی کا ہونا
 عورت کی برکتوں میں سے ایک برکت ہے۔ خرچ کی زیادتی اور
 بچوں کی ولادت میں دشواری عورت کے لیے بدشگونی ہے۔" ۱۹

توصیہ:

اگر عورت خود زیادہ خرچ اور زیادہ مہر کی طالب ہو، عقیدہ و اخلاق کی ہم آہنگی
 کے باوجود کم مہر قبول کرنے کے لیے آمادہ نہ ہو اور زیادہ مہر کو عورت اور نفع اندوزی کا
 ذریعہ سمجھتی ہو تو ایسی عورت کے لیے روایات میں جس بڑائی اور بدشگونی اور جس لعنت و
 ملامت کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس کے حصے میں آئے گی۔

اگر عورت کے ماں باپ، شوہر پر اس طرح کا بوجھ ڈالیں تو وہ بھی اسی
 لعنت و ملامت کے مستحق ہوں گے۔

بچوں کی ولادت میں دشواری سے متعلق جس بدشگونی کا ذکر کیا گیا ہے
 اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک قدرتی اور طبعی خامی ہے جو عورت کے اندر موجود ہے
 اور اس سلسلے میں خود عورت پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:
 "شادی کے وقت تم اس بات کا خیال رکھو کہ مہر کی رقم
 پانچ سو درہم سے بڑھنے نہ پائے کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی بیٹی اور آپ کی ازواج کا یہی مہر تھا۔" ۲۰

محمود کہتے ہیں:

"میں حضرت جو اور علیہ السلام کی محفل عقد میں موجود
 تھا۔ حضرت نے خطبہ ارشاد کرنے کے بعد فرمایا: امیر المؤمنین
 مامون نے اپنی لڑکی کی میرے ساتھ شادی کی اور ان ضوابط کے
 مطابق کی جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں کہ معمول کے مطابق
 عورت کی دیکھ بھال کریں یا اگر نہ چاہیں تو اسے خیر و خوبی کے
 ساتھ رخصت کر دیں۔ میں نے پانچ سو درہم کا مہر جو پیغمبر اکرم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہر تھا، ادا کیا۔ اس کے علاوہ ایک
 سو ہزار درہم اپنے مال سے اسے بخش دیے۔" ۲۱

توصیہ:

مفصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مہر کے علاوہ کچھ دیتا ہے تو یہ

۱۷ - مستدرک - ابواب المحصور باب ۴
 ۱۸ - مستدرک - ابواب المحصور باب ۴

۱۷ - وسائل - ابواب المحصور باب ۵ - خبر ۹ - خبر ۱۲

۱۸ - وسائل - ابواب المحصور باب ۵ - خبر ۳

بات بیوی کے ساتھ تعلق خاطر اور اچھے روابط کو ظاہر کرتی ہے۔ یا یہ کہ شوہر اس طرح اچھے تعلقات کا آغاز کرنا چاہتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس طرح دیے جانے والے اموال کی حیثیت محض رواجی نہ ہو بلکہ انھیں زندگی کے وسائل کا حصہ بننا چاہیے۔ یہ اموال تجارت میں لگنے چاہئیں یا اسلام کی تبلیغ کے لیے انھیں استعمال کیا جانا چاہیے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مہر بڑھا چڑھا کر مت باندھو۔ مہر و محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنی چاہیے (شادی مکر توڑنے والا معاہدہ نہیں ہونا چاہیے)۔“ لے

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: ”یا رسول اللہ! میری شادی کر دیجیے“ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا: تم میں سے کون شخص اس خاتون کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ ہے؟“ حاضرین میں سے ایک شخص نے اٹھ کر کہا: ”میں اس کے لیے حاضر ہوں۔“ آپ نے دریافت فرمایا: ”تو کتنا مہر دے گا؟“ اس نے عرض کی ”میرے پاس مہر کے لیے کچھ نہیں ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”مہر کے بغیر شادی نہیں ہو سکتی“ حضور نے دوبارہ حاضرین سے

پوچھا کہ کیا کوئی اور شخص اس عورت سے نکاح کرنے کے لیے تیار ہے۔ حاضرین میں سے کوئی آمادہ نہ ہوا۔ تیسری بار حضور نے اسی آدمی کو طلب فرمایا اور پوچھا: کیا تو نے قرآن کی کچھ آیات یاد کی ہیں؟ اس شخص نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: تجھے جس قدر قرآن یاد ہے اس کی تعلیم دینے کے عوض میں اس عورت کو تیرے عقد میں دیتا ہوں۔“ لے

جن معاشرہ میں شادی اس سادگی کے ساتھ اور نیکوئی تکلفات کے انجام پاتی ہو اور میاں بیوی آغاز ہی سے اپنی ازدواجی زندگی میں کسی رنج و مشقت سے دوچار نہ ہوں ایسا معاشرہ خوش نصیبی سے بہرہ مند ہوتا ہے اور اس معاشرہ میں نہ لڑکا لڑکی بھاری رسموں اور پابندیوں کی وجہ سے شادی سے پرہیز کرتے ہیں اور نہ شادی پر کٹوارے پن کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو اخلاقی مفاسد اور بگاڑ کا سرچشمہ ہے۔ وہ جسمانی اور روحانی بیماریوں اور آلودگیوں سے کبھی دوچار نہیں ہوتے جو دراصل مجرد زندگی گزارنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایسے معاشرہ کی نئی نسل اپنے والدین کے بڑھاپے اور ان کی جوانی کے دور کے ختم ہونے کی وجہ سے مناسب تربیت سے محروم بھی نہیں ہوتی۔

عجیب بات یہ ہے کہ دین کی اعلیٰ تعلیمات اور اس کے سعادت بخش ضوابط کے زیر سایہ اس قدر سہولت اور سادگی کے ساتھ ہونے والی شادیاں ان شادیوں کی نسبت زیادہ دیر سے تفرقہ اور جدائی کے انجام سے دوچار ہوتی ہیں جو آج ناقابل برداشت شرائط اور انتہائی تکلفات کے ساتھ انجام پاتی ہیں کیونکہ اسلام نے طلاق کے لیے جو سنگین

شرائط مقرر کی ہیں اور جو اخلاقی ضوابط بنائے ہیں اور اس کی جو بہت زیادہ مذمتیں
کی ہیں وہ خاندانی رشتوں کے ٹوٹنے کی راہ ہیں ایک بڑی رکاوٹ کے طور پر موجود
رہی ہیں۔

حضرت امام کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی موجودگی میں کسی شخص کی کسی عورت سے شادی انجام
پائی اور اس کا ہر قرآن کی ایک سورت کی تعلیم دینا یا ایک نہم
یا ایک مٹھی گیہوں قرار پایا۔“ ۱

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

”ایک شخص نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کی: ”یا رسول اللہ! میں اس عورت سے
عقد کرنا چاہتا ہوں۔“ آپ نے پوچھا: تو اس کا کتنا ہر ادا کرے
گا؟ اس نے جواب دیا: ”میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔“ آپ نے
فرمایا: ”یہ انگشتی جو تو اپنی انگلی میں پہنے ہوئے ہے۔
کیا یہ تیری اپنی ہے؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں“ آپ نے
فرمایا: اسی انگشتی کو ہر کے طور پر دے کر اس عورت سے
عقد کر لے۔“ ۲

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱ مستدرک۔ ابواب المحصور باب ۱
۲ مستدرک۔ ابواب المحصور باب ۱

”اگر لوگ دو درہم مہر بھی دے کر عقد کر لیں یہ جائز
ہے۔“ ۱

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مرد، عورت کو ایک سورت کی تعلیم دے کر یا تھوڑا
سا مال اسے مہر کے طور پر دے کر اس سے عقد کر سکتا ہے۔“ ۲
حسین بن خالد کہتے ہیں:

”حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام یا امام رضا علیہ السلام
نے فرمایا: کوئی مومن اپنے مومن بھائی سے اس کی لڑکی مانگتا
ہے اور پانچ سو درہم مہر کے طور پر دینا چاہتا ہے لیکن وہ
شخص پیغام کو قبول کرنے کی بجائے مہر کی مقدار کے کم ہونے
کی شکایت کرتا ہے اور اس کے پیغام کو مسترد کر دیتا ہے تو
دراصل وہ اپنے مومن بھائی پر بڑا ظلم کرتا ہے اور اس صورت
میں وہ اس بات کا مستحق ہوگا کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ اسے
حورالعین جیسی نعمت سے محروم فرما دے۔“ ۳

ابن سنان نے حضرت امام رضا علیہ السلام کے نام ایک خط میں لکھا:
”مرد کی طرف سے عورت کو مہر ادا کرنے کی کیا حکمت ہے“

۱ مستدرک۔ ابواب المحصور باب ۱
۲ مستدرک۔ ابواب المحصور باب ۲
۳ بحار۔ جلد ۱۰۳۔ ص ۳۴۸ عین

آخر عورت، مرد کو نہر کیوں نہ ادا کرے؟“

آپ نے فرمایا:

”اس لیے کہ عورت دگر کے کاموں اور بچوں کی تربیت

میں مشغولیت کے سبب، کمائے اور تجارت کرنے کے مواقع نہیں

رکھتی اور اس کی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ

دوسری بہت سی وجوہ ہیں۔“ لے

اسلام نے عورت کو کمائے، کام کرنے اور تجارت کرنے سے صریحاً منع نہیں کیا ہے لیکن اس کے حالات کچھ اس نوعیت کے ہوتے ہیں کہ وہ خود اس طرح کی مصروفیتوں اور مشاغل سے دور ہو جاتی ہے۔ ہم سب اس بات سے واقف ہیں اس لیے عورت کی طرف سے مرد کو نہر ادا کرنے کی تائید نہیں کی جاسکتی۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عورت، شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ اس کا بہترین کام شوہر کی خدمت اور بچوں کی پرورش ہے اور کچھ جتنے زیادہ اور بہتر ہوں یہ ساری ذمہ داری اس کا پورا وقت لے لیگی۔ دوسرے کاموں کے لیے اس کے پاس کوئی وقت ہی نہیں بچے گا اور ان ساری گھر کی مصروفیتوں کے درمیان اسے وہ اطمینان اور یکسوئی ہی میسر نہیں آئے گی جو دوسرے کاموں کے لیے ضروری ہوتی ہے۔

ہاں اگر کوئی عورت کنواری ہو، حالانکہ کنوار پن کی زندگی گزارنا خود اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اور اسے کوئی ایسی مجبوری درپیش ہو تو وہ عفت اور تقویٰ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کوئی ایسا کام کر سکتی ہے جو عورتوں کے لیے موزوں ہو۔ اسلام اس کے کام کرنے کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں کھڑی کرتا۔ لیکن اس کی حیثیت ایک استثناء

کی ہے، اسے تمام عورتوں کے لیے عام قاعدے کی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔

عورت کا مرد کے پہلو پہ پہلو کام کرنا اور مرد کی ذمہ داریوں کو خود اپنے شانوں پر لینا، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت، ائمہ کی سنت اور ان روایات کے بالکل مخالف ہے جو عورتوں کے مختلف حالات کے بارے میں آئی ہیں۔

یاد دہانی:

عورت کے مہر کے پیچھے کون سا فلسفہ کاربند رہا ہے۔ یہ بات ثابت ہونے کے بعد کہ اسلام سے پہلے کے ادوار میں بھی مہر کا طریقہ رائج رہا ہے، اسلام میں اس طریقے کو جاری رکھنے کا فلسفہ اور علت اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ عقد کے معاہدے اور رابطے کو مستحکم بنایا جائے اور شریک حیات کے ساتھ رشتے کو مضبوط کیا جائے۔

اب ہر عقد کے موقع پر شرائط اور ضوابط میں اضافوں کا کیا جانا اس موضوع کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے اور شادی کے رشتے کو مضبوط کرنے والی قوت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

یہ بات نہیں ہے کہ شادی خرید و فروخت جیسا کوئی تجارتی معاملہ ہے اور معاہدہ عقد کی اصل علت، کاروباری لین دین ہے۔ اگر روایات میں شادی سے متعلق خرید و فروخت کا کلمہ استعمال ہوا ہے تو وہ محض تشبیہ کے طور پر استعمال ہوا ہے نہ کہ حقیقی خرید و فروخت کے مفہوم میں۔ اگر ایسا ہوتا تو بیع و شراکے احکام جیسے فروخت کی جانے والی چیز کا نقین اور معاملہ کو ختم کرنے کا اختیار وغیرہ کا بھی نفاذ ہوتا۔

شادی کے اس فلسفے کی بنیاد کہ مہر مرد کے ذمے ہے، عورت کے ذمے نہیں ہے

اور مشنر کے طور پر دونوں کے ذمے بھی نہیں ہے انسانی معاشرے کی ہیئت کی بنا پر ہے۔

عورتیں اپنے مزاج کے سبب یا خانہ داری اور تربیت اولاد کے مشاغل کی

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
 " ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو بخش دے مگر اس شخص
 کے جو بیوی کا مہر دینے سے انکار کر دے یا مرد و عورت کی مزدوری
 غضب کرے یا ایک آزاد انسان کو فروخت کر دے۔ " اے

امام حنفی صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

" سب سے بدترین گناہ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ،
 عورت کا نہر ادا نہ کرنا اور مزدور کو اس کی اجرت نہ دینا ہے۔ " اے



فصل — ۱۱ —

دلہن کے لیے جہیز

دلہن کو جہیز دینے میں اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے ، اس بارے
 میں بلند پروازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ نمود و نمائش اور فخر و غرور آج کا چلن بن چکے
 ہیں۔ ان سے پرہیز کیا جائے۔ یہ باتیں روح اسلام کے غلات ہیں۔ اسی طرح مہر کے بارے
 میں بھی نمائش ، دوسروں کے ساتھ برابر ہی اور جہنم میں لے جانے والی مسابقت سے اجتناب

۱۔ بحار الانوار جلد ۱۰۳ - ص ۳۵۰ صم

۲۔ بحار الانوار جلد ۱۰۳ - ص ۳۵۱ محاسن

کیا جانا چاہیے۔ دکھاوا ، ریا کاری ، زیادہ سے زیادہ طلب کرنا اور دوسروں پر فخر
 جتاننا ، ناپسندیدہ باتیں ہیں۔ پھر یہ سختیاں شادی کے کام کو اور اخراجات زندگی کو بھاری
 اور دشوار بنا دیتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کنوارے نوجوان شادی کو ایک خوفناک گرواب
 سمجھنے لگتے ہیں اور اس کی طرف قدم بڑھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ اس وجہ سے زنا ،
 ہم جنس پرستی اور دوسری برائیاں رواج پانے لگتی ہیں۔

(جوان لوگوں کی زندگی کی راہ آغاز جوانی ہی سے شیطانی ہو جاتی ہے اور پھر
 فلک شریک تک دیوار طیر مٹھی اٹھتی چلی جاتی ہے)

ایک سنت الہی جس کے زندہ رکھنے کے لیے یہ ساری روایات مسخت نسیختیں
 جو خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ کی جانب سے کی
 جاتی رہی ہیں تقریباً مغلط اور مغلوب ہو کر رہ جاتی ہے اور پھر جہیز اور مہر یہ سب حلال مال
 سے اور شرعی طور پر جائز وسائل کے ذریعہ دیے جانے چاہئیں لیکن حال یہ ہے کہ رشوت اور
 سود سے حاصل ہونے والے سرمائے سے اپنے نور چشمی کے لیے موسیقی کے آلات ، سونے
 چاندی سے بنے ہوئے کھانے پینے کے برتن جمیا کیے جاتے ہیں۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی حدیث بخاری میں حضرت امام حنفی صادق
 علیہ السلام فرماتے ہیں :

" پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا :
 " اٹھو اور جاؤ اپنی زرہ کو فروخت کر دو۔ " امیر المؤمنین علیؑ سلام
 نے فرمایا : " میں زرہ لے کر بازار گیا اور اس کی فروخت سے جو
 رقم حاصل ہوئی اسے لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے واسن میں ڈال دیا۔ نہ آپ نے پوچھا کہ کتنی رقم ہے اور

ز میں نے خود بتائی۔ پھر آپ نے سٹھی بھر کر پیسے اٹھائے اور حضرت بلال کو آواز دی اور کہا: "یہ پیسے لے جاؤ، ان سے فاطمہ کے لیے عطر خریدو۔" پھر دو سٹھی بھر کر پیسے اٹھائے اور حضرت ابوبکر کو دیے اور کہا: "ان پیسوں سے لباس اور گھر کا سامان خرید لاؤ۔" حضرت عمار اور کچھ دوسرے اصحاب کو بھی حضرت ابوبکر کے ہمراہ کر دیا۔ ان پیسوں سے جو چیزیں خریدی گئیں وہ یہ تھیں:

- (۱) ایک کرتا سات درہم کا۔ (۲) حجاب کے لیے ایک چادر چار درہم کی (۳) ایک سیاہ خیبری چادر (۴) ایک پانگ جسے کچور کی رسیوں سے بنا گیا تھا۔ (۵) تشک یعنی گدوں کی ایک جوڑی جن کا غلاف مصری کتان کا تھا۔ ایک گدے میں کچور کے ریشے بھرے گئے تھے اور دوسرے میں اون بھرا گیا تھا۔ (۶) چار تکیے جن کے غلاف طائف کے چرم سے بنائے گئے تھے اور ان میں اذخر کی گھاس بھری گئی تھی (۷) ایک اونی پردہ۔ (۸) تھجر کی تین ہوائی ایک حبیر۔ (۹) ایک چلی آٹاپینے کے لیے۔ (۱۰) تانبے کا ایک طشت۔ (۱۱) پانی بھرنے کے لیے ایک چرمی مشک۔ (۱۲) دو دھپینے کے لیے ایک پیالہ۔ (۱۳) پانی بھرنے کا ایک ڈول۔ (۱۴) ایک تار کول بھیرا ہوا (سیاہ) لوٹا۔ (۱۵) ایک گھڑ اسبز رنگ کا۔ (۱۶) مٹی کے چند کوزے۔ " لے

جب اجناس پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئیں تو آپ نے ہاتھ سے انہیں اوپر نیچے کیا اور فرمایا:

"اللہ المہبت کے لیے ان میں برکت دے۔"

(یہ اس لڑکی کے لیے ایک محقر سا جہیز تھا جس کے باپ کو غیر معمولی قدرت اور اس قدر مقبولیت حاصل تھی کہ جس کے ساتھی سونے چاندی کی جگہ اس ذات اقدس کے قدموں پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے ہر وقت آمادہ رہتے تھے، لیکن اس سستی نے اپنے داماد کو قرص کی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا اور نہ مسلمانوں کے بیت المال سے کچھ لیا کیونکہ بیت المال کے اموال مسکینوں، یتیموں اور عام لوگوں کی نلاح و بہبود کے لیے ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنی بیٹی کی شادی پر نہ نمود و نمائش کے لیے خرچ کیا اور نہ بے جا تکلفات کا اہتمام فرمایا اور نہ شادی کے اخراجات کے معیار کو بلند فرمایا۔ اور نہ دوسروں کے لیے مصیبت کھڑی کی۔ آپ نے سادگی کو اختیار کیا تاکہ لوگوں کے سامنے ایک صحیح نمونہ آجائے لیکن افسوس.....)



فضل — ۱۲

رات کو شادی دن میں ولیمہ

جابر منہ مانتے ہیں:

"جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ

تلاوت و شہرآن کی خاطر، تختہ پل علم کے لیے اور دہن کو اس کے شوہر کے گھر لے جانے کے لیے " اے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر کسی سے تختہ آرام اٹکا ہوا ہے تو اس کے پاس دن کے وقت جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آنکھوں میں حسیا رکھی ہے۔ (جب تم کسی کے سامنے جاؤ گے تو وہ حیا کی وجہ سے تختہ آرامی حاجت کو رو نہیں کر سکے گا) اور اگر تم دہن کو گھر لانا چاہو تو رات کے وقت شادی کر کے اسے اپنے گھر لاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رات آرام کے لیے بنائی ہے " اے

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے رات اور بیوی دونوں کو وجہ آرام و سکون بنایا ہے، اس لیے رات کو شادی کرنا اور دن میں دلیریت ہے " اے

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں:

"حضرت فاطمہ زہرا کی شادی کی رات پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو طلب فرمایا اور انھیں اپنی داہنی جانب بٹھایا پھر آپ نے حضرت فاطمہؑ کو بلایا اور اپنی بائیں جانب بٹھایا۔ پھر دونوں کے سر ایک دوسرے سے

۱۱۴ نکاح المستدرک - ب ۳۱ خ ۲

۱۱۵ نکاح المستدرک - ب ۳۱ خ ۴ - ۵ - ۶

تقریب کر دیے۔ پھر آپ دونوں کے ساتھ اٹھے اور علیؑ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ اس موقع پر جبرئیل نے فرشتوں کے ہجوم کے درمیان تکبیر بلند کی۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں نے بھی تکبیر بلند کی۔ اور یہ پہلی تکبیر تھی جو کسی شادی کی رات بلند کی گئی۔ اس طرح ایک اسلامی طریقہ کا نفاذ ہوا۔ " اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا:

"عبدالمطلب کی لڑکیاں اور ہاجرہ و انصار کی خواتین حضرت زہرا کے پیچھے چلیں، خوشیاں منائیں، اشعار پڑھیں، اللہ اکبر اور الحمد للہ کہیں اور کوئی ایسی چیز نہ کہیں جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ " اے



فصل ۱۳

یہ شادیاں

آج دنیا کے اکثر ممالک میں یہ طریقہ رائج ہے کہ شادی کے دنوں میں جس

۱۱۴ نکاح المستدرک - ب ۳۱ خ ۴ - ۵ - ۶

۱۱۵ نکاح المستدرک - ب ۳۱ خ ۱۰

متد رہوسکے ہو ولعب۔ گانے بجانے، شراب پینے اور جو اٹھیلنے کا اہتمام کیا جائے ان مواقع پر عورت مرد اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط ہوتے ہیں کہ حرم و نامحرم اپنے اور بیگانے کی کوئی تیز نہیں رہتی۔ گناہ اور معصیت کے کام کسی حد پر جا کر نہیں رکھتے لیکن وہ لوگ جو اللہ پر اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ انہیں ایسے تمام گناہوں اور شاغل سے اجتناب کرنا چاہیے جو عقل و دین کے خلاف ہیں۔ اپنے لیے اور اپنے خاندان کے لیے آخرت کا عذاب نہ خریدیں اور اس بات کو اتنی ہی طرح سمجھ لیں کہ جس کام کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے بے اعتنائی ہو اس کام میں کوئی خیر و برکت نہیں ہوتی۔

جس شادی کا آغاز خدا اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت سے ہو وہ شادی کبھی بابرکت نہیں ہوگی۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”شادی کی محفل میں شرکت کے لیے عجلت سے کام نہ لو کیونکہ یہ چیز تمہیں دنیا کی طرف مائل کرے گی۔ البتہ جنازہ میں جانے کے لیے عجلت اور تیزی سے کام لو کہ یہ چیز تمہارے دلوں میں آخرت کی یاد تازہ کرے گی۔“



فصل — ۱۴

بیوی سے محبت کرو اور اس محبت کا اس پر اظہار کرو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے خود مختاری جنس میں سے مختارے لیے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور عورت و مرد کے درمیان محبت کا رشتہ استوار کیا۔ اس میں سمجھ بوجھ رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مجھے مختاری اس دنیا میں صرف دو چیزیں پسند ہیں ایک عورت اور دوسرے خوشبو۔“

نیز آپ نے فرمایا:

”اگر شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تو یہ بات ہرگز اس کے دل سے نہیں نکلے گی۔“

۱۔ سورہ روم ۳۰۔ آیت ۲۱

۲۔ وسائل۔ ابواب المقدمات۔ ب ۳۔ نمبر ۴

۳۔ وسائل۔ ابواب المقدمات۔ ب ۳۔ نمبر ۹

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :
 " بیویوں کے ساتھ محبت پیغمبروں کے اخلاق میں
 سے ہے۔ " ۱۷

" اپنی بیوی کی محبت جس قدر انسان کے دل میں ہوگی
 اسی قدر اس کی بزرگی اور اس کا ایمان زیادہ ہوگا۔ " ۱۸

توصیہ :

اگر چیکہ ان روایات میں عورت کے ساتھ محبت کرنے کی تعریف کی گئی
 ہے لیکن اس سے مفصود یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان محبت کو حکمرانی حاصل
 رہے۔ اور زندگی میں سرد جہری اور خشکی پیدا نہ ہو۔ تاکہ خاندان خلوص اور صفا سے
 بہرہ مند رہے اور ازدواجی زندگی کا مقدس رشتہ نہ ٹوٹنے پائے۔

تاہم مرد کو عورت کا اس قدر شفیقتہ اور دلوانہ نہیں ہونا چاہیے کہ دروہت
 کا سارا اختیار اس کے ہاتھ میں دے دے۔ ایک غلام کی طرح اس کا ہر حکم سجالائے۔ اپنی
 اور اپنے بچوں کی باگ ڈور اس کے ہوس آلودہ سرکش ہاتھوں میں دیدے۔ کیونکہ
 عورت کے ساتھ محبت اور شفیقتگی میں اس قدر اذراط کی شرع مبین میں مذمت کی گئی ہے
 اور سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں :

" تین چیزیں فتنے کا سبب ہیں۔ عورت کی محبت

کہ جو شیطان کی تلوار ہے، شراب کہ جو شیطان کا جال ہے،
 درہم و دینار کی دوستی جو شیطان کا تیر ہے۔ (یعنی عورت
 کے ساتھ ایسی محبت جو انسان کو گناہ میں مبتلا کر دے) " ۱۹

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

" پہلی چیز جو خدا کی نافرمانی کا سبب بنی چیزوں میں
 سے ایک کھتی اور وہ عورت کی محبت کھتی " ۲۰

نیز آپ نے فرمایا :

" مومن پر کاری ترین ضرب لگانے والا دشمن بڑی
 شریک حیات ہے " ۲۱



فصل ۱۵

نسل کی افزائش

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

" اپنی اولاد میں اضافہ کرو۔ کل میں قیامت کے روز دوسری

- ۱۷ وسائل۔ ابواب المقدمات النکاح۔ باب ۴۔ نمبر ۵
 ۱۸ وسائل۔ ابواب المقدمات النکاح۔ باب ۴۔ نمبر ۶
 ۱۹ وسائل۔ ابواب المقدمات النکاح۔ باب ۴۔ نمبر ۴

- ۱۷ وسائل۔ ابواب المقدمات۔ باب ۳۔ نمبر ۲
 ۱۸ وسائل۔ ابواب المقدمات۔ باب ۳۔ نمبر ۱۲

ملکتوں کے درمیان تنہا کثرت پر نچنہ رکروں گا۔" لے
 "قیامت کے روز ایک باپ اپنے اس بیٹے کو دیکھے گا
 جو اپنی ماں کے اسقاطِ حمل کی وجہ سے شکمِ مادر ہی میں ہلاک
 ہو گیا تھا۔ یہ بیٹا بہشت کے دروازے پر مضطرب باپ کے
 انتظار میں کھڑا نظر آئے گا جب وہ اپنے باپ کو دیکھے گا تو
 اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جائے گا۔ اگر مختصر سے
 فرزند کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا
 اور اگر وہ زندہ رہا تو مختصر سے وفات پا جانے کے بعد تنہا
 مغفرت کے لیے دعا کرتا رہے گا۔" لے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہم سارے فرمایا:
 "بچہ جننے والی ماں ایک روزہ وار و شب بیدار شخص
 کی مانند اور ایسے سپاہی کے مانند ہے جو اسلام کی ترقی کی راہ
 میں اپنی جان و مال نثار کرتا ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو
 ماں کو اس قدر اجر دیا جاتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ کے سوا
 اور کوئی نہیں جانتا۔ جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہے تو
 بچے کے ہر گھونٹ پر ماں کو نسلِ اسماعیل کے ایک غلام کو
 آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے جب بچے کو دودھ پلانے کی

مدت ختم ہوتی ہے تو ایک معزز فرشتہ ماں کے پہلو پر کھینچتا ہے
 ہوئے کتاب ہے: بچہ سے اپنی جد و جہد کا آغاز کر، تیرے تمام
 گناہ بخشتے گئے۔" لے

یاد دہانی

اس روایت میں گناہوں کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے
 لیکن دوسری روایات سے استفادہ کرتے ہوئے اس روایت کے مفہوم کو واضح کیا
 جا سکتا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ بخشش کا تعلق حقوق اللہ سے ہے حقوق الناس
 سے نہیں کیونکہ لوگوں کا حق خود لوگوں کے جرائم سے وابستہ ہے۔ دوسری بات یہ
 ہے کہ اس روایت میں صغیرہ اور کبیرہ گناہوں اور کبیرہ گناہوں میں بھی سب سے بڑے
 گناہ کے درمیان فرق نہیں بتایا گیا۔

احتمال یہ ہے کہ بخشش کا تعلق چھوٹے گناہوں سے ہو، اگرچہ سارے
 گناہوں کا بخشا جانا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید نہیں ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
 "فرزند کی بیماری ماں باپ کے گناہوں کے لیے
 کفارہ ہے۔" لے

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

لے وسائل: ابواب الاولاد باب ۱، ص ۱

لے وسائل: ابواب الاولاد باب ۱، ص ۱۲

لے وسائل: ابواب المقدمات النکاح ب ۱، ص ۸

لے وسائل: ابواب المقدمات النکاح ب ۱، ص ۱۳

"مری کی خوش نصیبی یہ ہے کہ اس کے فرزند ہوں اور مشکلات میں اس کی مدد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔" اسے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
 "ایک شخص نے بتایا کہ مجھے اپنے بیٹے سے کوئی محبت نہیں تھی۔ ایک روز میدانِ عرفات میں، میں نے دیکھا کہ میرے پہلو میں ایک جوان دعا میں مشغول ہے۔ اس کے آنسو بہ رہے ہیں اور وہ کہہ رہا ہے۔ اے اللہ میرے باپ کو، اے اللہ میرے باپ کو، اس منظر کو دیکھ کر میں اپنے بیٹے سے محبت کرنے لگا۔" اسے

لوگ کہتے ہیں کہ حسن بصری نے ایک بار کہا:

"فرزند ایک بری چیز ہے۔ اس کی زندگی سے اذیت پہنچتی ہے اور اس کی موت ہڈیوں کو توڑ کر رکھ دیتی ہے۔" یہ بات جب حضرت سجاد علیہ السلام کے کانوں میں پہنچی تو آپ نے فرمایا: بخدا انھوں نے سچ نہیں کہا۔ فرزند ایک اچھی چیز ہے اگر وہ زندہ ہے تو دعائے نقد ہے اور اگر وہ فوت ہو جائے تو وہ ایک ایسا شفاعت کرنے والا ہے جو باپ سے پہلے پہنچ چکا ہے۔" اسے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 "فرزند مومن کے جگر کا ٹکڑا ہے، اگر وہ جلد اس دنیا سے رخصت ہو جائے تو وہ باپ کے لیے شفیع ہوگا، اگر دیر سے وفات پائے تو باپ کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔" اسے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسٹت بن تیس سے فرمایا:
 "کیا حمزہ کی بیٹی سے تمھارا کوئی فرزند ہے؟" انھوں نے کہا: میرا ایک بیٹا ہے، اگر اس کی بجائے میرے پاس ایک پیالہ ہوتا تو میرے لیے بہتر ہوتا میں اسے اپنے بہان کے سامنے تو رکھ سکتا۔" آپ نے فرمایا: تم یہ کیا بات کہہ رہے ہو فرزند ایک دل پسند میوہ ہیں، آنکھوں کی روشنی ہیں، اگر جلیبہ وہ خوف، سخل اور غصہ کا بھی سبب بنتے ہیں۔" اسے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
 "جو شخص بھی اپنے بیٹے کی آنکھوں کو روشن کرتا ہے وہ خدا کے خون سے رونے والے کی مانند ہے اور جو شخص بھی خدا کے خوف سے روتا ہے پروردگار اسے نعمت سے بھری بہشتوں میں داخل کرتا ہے۔" اسے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام آدم و حوا کی حکایت میں فرماتے ہیں:

"خواتین کہا اے اللہ! آپ نے جو کچھ آدم کو مرحمت فرمایا مجھے بھی عنایت فرمائیے" ارشاد ہوا: میں نے تجھے حیا، رحم، اور محبت دی۔ اگر تو اس ہمیشہ رہنے والے ثواب اور ابدی نعمتوں اور بڑی سلطنت کو دیکھے گی جو میں تجھے غسل اور دروزہ کے برداشت کرنے کے بدلے دوں گا تو تیری آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں گی۔ اے حوا! جو بھی عورت وضع حمل کے وقت ہلاک ہوگی میں اسے تیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اٹھاؤں گا ہر وہ عورت جو دروزہ میں مبتلا ہوتی ہے وہ ایک شہید کا اجر رکھتی ہے۔ اگر وہ سلامتی کے ساتھ با اولاد ہوتی ہے اس کے گناہ بخش دوں گا اور اگر دروزہ کے دوران وہ جان دیدے تو اس کی روح قبض ہونے وقت ملائکہ حاضر ہوں گے اور اسے بہشت کی بشارت دیں گے اور آخرت میں وہ اپنے شوہر کے ساتھ دوبارہ زندگی کا آغاز کرے گی اور وہ بہشت کی حوروں سے ستر گنا زیادہ خوبصورت ہوگی۔" خواتین یہ سن کر کہا: یہ میرے لیے کافی ہے۔" لے (البتہ یہ سارا اجر ایمان کے ساتھ مشروط ہے۔ ایمان اگر موجود ہو تو اس اجر و ثواب کا ملنا بعید از امکان نہیں)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لے مستدرک۔ ابواب الاولاد باب ۷۹ خ ۱۳

"جو بھی نومولود میری امت میں پیدا ہوتا ہے وہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہو۔" لے

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو مرد موت سے پہلے اپنے جانشین کو دیکھ لیتا ہے وہ خوش نصیب ہے۔" لے

بکر بن صالح نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے نام خط میں لکھا:

"میں گزشتہ پانچ سال سے ضبط ولادت پر عمل کر رہا ہوں۔ چونکہ میری بیوی بچے پیدا کرنے کو ناپسند کرتی ہے اور کہتی ہے۔ ہم مفلس ہیں، اولاد کی پرورش ہمارے لیے دشوار ہے۔ آپ اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟" حضرت نے جواب میں لکھا: "اولاد پیدا کرو، اولاد کا رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔" لے

مرحوم صدوق نے فرمایا:

"حدیث میں آیا ہے جو شخص جانشین کے بغیر فوت ہوا گویا وہ کبھی دنیا میں تھا ہی نہیں اور جو اپنا جانشین چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوا گویا وہ مرا ہی نہیں۔" لے

- ۱۔ مستدرک ابواب المقدمات باب ۱ خ ۹
 ۲۔ مستدرک ابواب المقدمات باب ۱ خ ۹
 ۳۔ مستدرک ابواب المقدمات باب ۳ خ ۱
 ۴۔ مستدرک ابواب المقدمات باب ۱ خ ۱۱

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
 "بچہ دینے والی عورت سے نکاح کرو خواہ وہ بصورت
 ہی کیوں نہ ہو اور بانچہ عورت سے شادی نہ کرو خواہ وہ حسین ہی
 کیوں نہ ہو، میں قیامت کے روز دوسری ملتوں کے مقابل
 تمہاری کثرت کو دیکھ کر فخر کروں گا۔" ۱

"کیا تجھے نہیں معلوم کہ فرزند (جو کم عمری میں انتقال
 کر گئے) عرشِ خدا کے نیچے اپنے باپوں کے لیے مغفرت طلب
 کرتے ہیں اور وہ حضرت ابراہیمؑ کی کفالت میں اور حضرت
 سارہ کی زیر تربیت ہیں۔" ۲

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام کے قتلے
 میں فرماتے ہیں:

"آپ نے اپنے بھائیوں کے خیر مقدم کے لیے ایک دعوت
 کا اہتمام کیا اور جب تمام بھائی آگئے تو حکم دیا کہ وہ سارے
 بھائی جو ایک ماں کی اولاد ہیں ایک دسترخوان پر بیٹھیں۔
 وہ سب بیٹھ گئے لیکن بن یامین "تنہا رہ گئے۔ یوسف علیہ السلام
 نے فرمایا: تم دسترخوان پر کیوں نہیں بیٹھے؟" انھوں نے جواب
 دیا: میرے ان بھائیوں میں سے کسی ایک بھائی کی بھی ماں

میری ماں نہیں ہے۔" پھر یوسف علیہ السلام نے پوچھا: تمہاری
 ماں کا کوئی دوسرا بیٹا نہیں تھا؟" بن یامین نے جواب دیا:
 "کیوں نہیں!" من فرمایا: "پھر وہ کہاں ہے؟" بن یامین
 نے کہا: "میرے یہ بھائی کہتے ہیں کہ اسے تو بھیڑیے نے چیر بھیاڑ
 دیا تھا۔" آپ نے فرمایا: اپنے بھائی کو نہ پا کر تمہیں کس قدر
 رنج ہوا؟" بن یامین نے جواب دیا: "مجھے اتنا رنج ہوا کہ میں
 نے اپنے گیارہ بچوں کے جو نام رکھے ان میں سے ہر ایک نام اپنے
 گمشدہ بھائی کے نام سے مشتق تھا۔" یوسف علیہ السلام
 نے فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بھائی کے گم ہونے کے بعد
 تم نے شادی کی اور پھر صاحب اولاد ہو گئے؟" جواب دیا:
 "جی ہاں! میرا باپ ایک صالح شخص تھا۔ اس نے مجھے مکہ
 دیا کہ میں شادی کر لوں بلکہ یہ بھی کہا کہ تیرے صلب سے
 اللہ تعالیٰ ایک نسل پیدا کرے گا جو اللہ کے ذکر سے ساری
 زمین کو بھر دے گی۔" ۳

سن رسیدہ عورتوں سے جو اولاد سے ایوس ہو
 چکی ہیں یا بانچہ عورتوں سے شادی نہ کر۔ میں قیامت کے
 روز تمہاری کثرت تعداد پر فخر کروں گا۔" ۴

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے:

۱ مستدرک ابواب المقدمات ب ۱۴ خ ۱
 ۲ مستدرک ابواب المقدمات ب ۱۵ خ ۲
 ۳ مستدرک ابواب المقدمات ب ۱۵ خ ۲

۱ مستدرک ابواب المقدمات ب ۱۴ خ ۱
 ۲ مستدرک ابواب المقدمات ب ۱۵ خ ۲

”جب عورت حاملہ ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے روزہ دار اور نماز گزار کا ثواب عنایت فرماتا ہے اور جب وہ دروزہ سے دوچار ہوتی ہے تو اس وقت اسے جو اجر ملتا ہے اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جب بچہ تولد ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بچے کے ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی ماں کے حساب میں لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔“ لے



فصل ۱۶

بیٹی کی ولادت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کے چہرے پر کلونس چھایا جاتا ہے اور وہ بس خون کا سا گھونٹ بنی کر رہ جاتا ہے، لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ اس بُری خبر کے بدلے کیا کسی کو منہ دکھائے سوچتا ہے کہ ذلت کے ساتھ بیٹی کو ایسے رعبے یا سٹی میں

دبا دے۔ دیکھو کیسے برے حکم ہیں جو یہ خدا کے بارے میں لگاتے ہیں۔“ لے

ایک شخص پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے آکر اسے بیٹی کی ولادت کی خوشخبری دی۔ اس خبر کے سنتے ہی اس شخص کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”کیا بات ہے؟“

اس نے کہا:

”جی ٹھیک ہے۔“

آپ نے منہ مایا:

”کہو آخر کیا بات ہے؟“

اس شخص نے جواب میں کہا

”جب میں گھر سے روانہ ہوا تھا تو میری بیوی وضع حمل کی کیفیت سے دوچار تھی۔ اب مجھے خبر دی گئی ہے کہ میرے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔“

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”زمین بارش کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، آسمان اس پر سایہ کرتا ہے، خدا اسے روزی دیتا ہے اور کچھ تم کچھ ریکان کے پورے بوتے ہو۔“ لے

لے سورہ نمل - آیت ۵۹

لے وسائل - ابواب احکام الاولاد باب ۵ ص ۲

لے نکاح المستدرک ابواب المقدمات باب ۱ ص ۱۱

” لڑکی اچھی اولاد ہے ، مہربان ، ہمدرد ، مبارک اور بچوں کی پرورش کرنے والی۔“ لے

” اللہ تعالیٰ لڑکیوں پر بہت زیادہ مہربان ہوتا ہے ، پھر لڑکوں پر ، سہرہ شخص جو اپنے رشتہ داروں میں سے کسی خاتون کو خوش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوش کر دے گا۔“ لے

” تمھاری بہترین اولاد لڑکیاں ہیں۔“ لے

” وہ عورت جس کی سب سے پہلی اولاد لڑکی ہو وہ مبارک عورت ہے۔“ لے

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں :
” جو شخص دو لڑکیوں ، دو بہنوں یا دو بچیوں کی پرورش کرے گا اسے آتش دوزخ سے بچا لیا جاتا ہے۔“ لے

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں

لے وسائل ابواب احکام الاولاد باب ۴ خ ۴

لے وسائل ابواب احکام الاولاد باب ۴ خ ۱

لے مکالم الاخلاق

لے نوادر الراوندی

لے وسائل ابواب احکام الاولاد باب ۵ خ ۴

” جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لڑکی کی ولادت کی خوشخبری دی جاتی تھی آپ فرماتے : ریحانہ (ایک خوشبودار گھاس) ہے ، اس کو خدا روزی دے گا اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔“ لے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :
” جو شخص دو یا تین لڑکیوں کی سرپرستی کرے گا۔
وہ بہشت میں میرا ہم نشین ہو گا۔“ لے

توضیح :

البتہ اس کے لیے ایمان شرط ہے اور دوسرے دینی فرائض کا انجام دینا بھی شرط ہے اور بشرطیکہ اس نے اپنی لڑکیوں کی اسلامی تربیت کی ہو اور انہیں صالح خواتین بنا کر معاشرہ کے حوالہ کیا ہو۔ اس صورت میں وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نشین ہو گا۔ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی لڑکی کی بڑی عمدہ تربیت فرمائی تھی۔ اور آپ کی نسل آپ کی صاحبزادی کے ذریعہ ہی باقی رہی۔

” جو شخص لڑکی رکھتا ہے ، اللہ تعالیٰ کی نصرت برکت اور اس کی بخشش اس شخص کے شامل حال ہوتی ہے۔“ لے

” جو شخص تین لڑکیوں کی سرپرستی کرتا ہے ، اُسے

لے مستدرک ابواب الاولاد ب ۳ خ ۱

لے مستدرک ابواب الاولاد ب ۳

لے مستدرک ابواب الاولاد ب ۳

بہشت میں تین باغ ملیں گے۔ جن میں سے ہر باغ دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے کشادہ ہوگا۔“ اے

”لڑکی اچھی اولاد ہے، جو شخص ایک لڑکی رکھتا ہے وہ اسے جہنم سے بچاتی ہے، جو دو لڑکیاں رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمادیتا ہے اور جو شخص تین لڑکیوں یا تین بہنوں کی کفالت کرتا ہے اسے جہاد اور صدقے سے معافی دی گئی ہے۔“ ۱۷

توضیح :

کیونکہ اغلب یہ ہے کہ وہ عیال دار ہو اور اس کے لیے کوئی روزی کمانے والا نہ ہو اور اس پر روزی کا کمانا اور تلاش کرنا واجب عین ہو جبکہ جہاد کبھی واجب کفایہ یا مستحب ہوتا ہے اور زکوٰۃ واجب اس کے ذمے سے ساقط ہو جاتی ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی کہ :
” اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک بیٹی عطا فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کے چہروں پر نظر ڈالی آپ نے دیکھا کہ ان کے چہروں پر کراہت اور پریشانی کے آثار نمایاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
”کیا بات ہے؟ بیٹی ریحانہ (خوشبودار گھاس) کے مانند ہے جسے ہم بوتے ہیں اور اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔“ ۱۸

” اگر کوئی شخص بازاں جائے اور کوئی شخص اپنے اہل و عیال کے لیے حسرید کر لائے، وہ اس شخص کے مانند ہے جو کوئی صدقے کی حاجت مندوں کے پاس جاتا ہے اور اسے چاہیے کہ لڑکیوں کو لڑکوں پر مقدم رکھے کیونکہ جو سچی بیٹی کو خوش کرتا ہے گویا اسماعیل کی نسل کے کسی غلام کو آزاد کرتا ہے۔“ ۱۹

” اگر کوئی شخص ایک بیٹی رکھتا ہے اور وہ خود اسے اپنے گھر سے نہ نکالے، اس کی اہانت نہ کرے اور بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح نہ دے، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ ۲۰

حسین بن سعید فرماتے ہیں :

” ایک شخص کے ہاں لڑکی تو لہ ہوئی۔ وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے اسے رنجیدہ پایا۔ آپ نے اس سے پوچھا : اگر خدا تجھ سے دریافت کرے کہ تیرے لیے اولاد کا انتخاب میں کون یا تو خود انتخاب کرے گا تو تیرا جواب کیا ہوگا؟ اس شخص نے کہا : میں کہوں گا یا اللہ میرے لیے اولاد کا انتخاب تو خود فرمائے! اس پر آپ نے اس شخص سے کہا : پھر

۱۷ مستدرک ابواب الاولاد ب ۵ خ ۱

۱۸ مستدرک ابواب الاولاد خ ۲ خ ۲

۱۷ مستدرک ابواب الاولاد ب ۳

۱۸ مستدرک ابواب الاولاد ب ۴ خ ۴

کیا بات ہے تیرے لیے اولاد کا انتخاب اللہ ہی نے کیا ہے
پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسے نصیحت
کرتے ہوئے فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام کے دانش مند
رفیق سفر نے ایک لڑکے کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس
لڑکے کے ماں باپ کو اس کے عوض ایک لڑکی عنایت فرمائی
جس کی نسل سے ستر پیغمبر پیدا ہوئے۔ جیسا کہ سورہ کہف
آیت ۸۱ میں اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے (فَأَدْنَىٰ
أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرٌ أَمَّا لَهُ زَكَوٰةٌ
وَ أَقْرَبٌ رَحْمًا) (ترجمہ: اس لیے ہم نے چاہا کہ ان کا
رب اس کے بدلے ان کو ایسی اولاد دے جو اخلاق میں بھی
اس سے بہتر ہو اور جس سے صلہ رحمی بھی زیادہ متوقع ہو) "۱۷

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اشرف مخلوق)

چند لڑکیوں کے باپ تھے" ۱۸

ایک شخص اپنی لڑکیوں کے بارے میں غضبناک تھا اور امام

جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں نالہ و فریاد کر رہا تھا۔ حضرت نے فرمایا:

"کیا تجھے معلوم نہیں ہے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: جب میں شبِ معراج میں سدرة المنتہی سے

۱۷ مستدرک ابواب الاولاد ۲ خ ۴

۱۸ مستدرک ابواب الاولاد ۲ خ ۴

آگے بڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے خطاب فرمایا: "اے محمد!
لڑکیاں رکھنے والوں سے کہہ دو ان نو بہنوں کے بارے
میں غمگین اور دل تنگ مت ہو۔ میں نے انھیں پیدا کیا
ہے اور میں ہی انھیں روزی دوں گا۔" ۱۹

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"بیٹی حسنه ہے اور بیٹا نعمت ہے۔ حسنه کے لیے

ثواب ہے اور نعمت کا حساب لیا جائے گا۔" ۲۰

"ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

کی خدمت میں شکایت کرتے ہوئے کہا کہ میری اتنی لڑکیاں

ہیں۔ حضرت نے فرمایا: یہ ایسی بات ہے جیسے تو ان کی موت

کا منتظر ہے۔ اچھی طرح جان لے اگر تو اپنے دل میں ان کی موت

کی آرزو لیے رہا اور وہ مر گئیں تو قیامت کے روز تجھے کوئی

ثواب نہیں ملے گا اور اللہ تعالیٰ سے ایک گناہگار کی صورت

میں ملاقات کرے گا۔" ۲۱



۱۹، ۲۰ مستدرک ابواب الاولاد ۵ خ ۸ - ۶

۲۱ مستدرک ابواب الاولاد ۶ خ ۱

فصل ۱۷

مرد کے لیے غیرت رولے عورت کیلئے غیرت و انہیں

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 "میرے باپ ابراہیم علیہ السلام غیرت مند تھے اور
 میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مومن
 کی ناک کو خاک میں آلودہ فرمائے جو غیرت ناموس نہ
 رکھتا ہو۔" ۱

ابن ابی عمیر کہتے ہیں:

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے
 اچانک ایک عورت عریاں و برہنہ داخل ہوئی، حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کھڑی ہو گئی اور اس نے کہا
 اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے زنا
 کیا ہے مجھے پاک فرمائیے" (یعنی حد نافذ فرمائیے) اس
 اثنا میں ایک شخص دوڑا دوڑا آیا اور اس عورت پر
 چادر ڈال دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا
 فرمایا: کیا ماجرا ہے؟ "اس شخص نے عرض کی: یہ میری

بیوی ہے، میں نے اپنی لونڈی کے ساتھ خلوت کی محنتی،
 میری بیوی نے میری تنبیہ کی خاطر میرے لیے رسوائی کا
 یہ سامان کیا۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 اسے لے جاؤ جب عورت کی غیرت جوش میں آتی ہے تو
 وہ پھر نشیب فراز کو نہیں دیکھتی۔" ۲

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بہشت کی خوشبو پانچ سو سال کی راہ سے بھی دماغ
 تک پہنچتی ہے لیکن باپ اور ماں کے عاق کیے ہوئے اور
 دیوث تک نہیں پہنچتی۔" لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دیوث کسے کہتے ہیں؟" آپ نے
 فرمایا: "وہ مرد جس کی بیوی زنا کی مرتکب ہوتی ہو اور وہ اس
 سے باخبر ہو۔" (یعنی وہ اس کے خلاف کوئی رد عمل ظاہر
 نہیں کرتا) ۳

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"عورت کی غیرت (اس کا شوہر دوسری شادی کرے
 عورت یہ برداشت نہیں کر سکتی) دراصل خدا کے حکم کی
 مخالفت ہے اور مرد کی غیرت اس کا ایمان ہے۔" ۳

۱ مسائل ابواب مقدمات النکاح ب ۷۸ خ ۲

۲ مسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۷۷ خ ۹

۳ مسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۷۸ خ ۸

۱ مسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۷۷ خ ۷

آنجناب علیہ السلام ہی کا ارشاد ہے:

” اللہ تعالیٰ مومن کے لیے غیرت مند ہے۔ مومن کو بھی اپنے لیے عبور ہونا چاہیے۔ (اللہ تعالیٰ نے جب اس کی ناموس کی حفاظت کی ہے تو اسے بھی اس کی حفاظت کرنی چاہیے) ورنہ اس کا دل ایمان سے خالی ہوگا۔“ اے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

” اللہ تعالیٰ نے غیرت عورت کے لیے نہیں رکھی ہے بلکہ اسے مرد کے لیے مخصوص فرمایا ہے جیسا کہ مرد کے لیے چار بیویوں کا رکھنا اور اسی طرح لونڈی حلال کی گئی ہے لیکن عورت کے لیے ایک سے زائد مرد حلال نہیں، اگر وہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے تعلق پیدا کرے تو وہ خدا کے نزدیک زنا کا قرار پائے گی۔ بے ایمان عورتیں، (بیویوں کی تعداد کے بارے میں) غیرت کا اظہار کرتی ہیں لیکن جو عورتیں احکام خدا پر یقین رکھتی ہیں وہ اس طرح کی غیرت میں مبتلا نہیں ہوتیں۔“ اے

آنجناب نے یہ بھی فرمایا:

” چند قیدی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں لائے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا اور ان میں سے صرف ایک کو معاف فرمادیا۔ اس شخص نے پوچھا: مجھے آپ نے کیوں آزاد فرمادیا؟ آپ نے فرمایا: جبریل اللہ تعالیٰ کے پاس سے وحی لے کر آئے اور مجھے بتایا کہ تجھ میں پانچ ایسی خصلتیں ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو پسند میں: غیرت ناموس، سخاوت، خوش اخلاقی، سچ بولنا، اور شجاعت۔“ اس قیدی نے جب ان اعجاز آمیز باتوں کو سنا وہ بہت متاثر ہوا اور ایمان لے آیا اور دین پر ثابت قدم رہا، یہاں تک کہ ایک جنگ میں شہید ہو گیا۔“ اے

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے:

” عورت کی غیرت دراصل حسد ہے اور حسد کفر کی جڑ ہے۔ جب عورت کی غیرت بیدار ہوتی ہے تو وہ غصہ میں آتی ہے اور جب وہ غصہ میں آتی ہے تو کفر و ناشکری اختیار کرتی ہے۔ لیکن مسلمان عورتیں ایسی نہیں ہوتیں۔“ اے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

” اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور غیرت مند کو پسند فرماتا ہے

۱۔ وسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۷۷ خ ۶-۱

۲۔ وسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۷۸ خ ۳

۱۔ وسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۱۳۴ خ ۳

۲۔ وسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۷۷ خ ۶-۱۰

اور غیرت ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بڑے کاموں کو (صیغے
زنا اور ہم جنس پرستی) خواہ وہ چھپ کر کیے جائیں یا علانیہ
انہیں حرام قرار دیا ہے۔^۱ لے

آنجناب نے یہ بھی فرمایا:

”اگر کوئی شخص اپنی بیوی یا اپنی کینیز کے ناجائز تعلقات
سے واقف ہو جائے اور پھر بھی کوئی تدبیر نہ کرے۔ اللہ
تعالیٰ چالیس دن تک اسے مہلت دیتا ہے اس کے بعد
روح ایمان اس سے چھین لیتا ہے۔ اور ملائکہ اس کا نام
دیوث رکھ دیتے ہیں۔“^۲ لے

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:

”اگر کسی گھر میں چالیس دن تک گانا بجانا جاری رہے
اور لوگ وہاں آتے جاتے رہیں تو شیطان صاحب خانہ کے
جسم اور اعضا میں گردش کرنے لگتا ہے اور پھر اس کے بعد
اس کا وجود غیرت سے خالی ہو جاتا ہے اور اس حد تک کہ
اگر اس کی خواہشیں پر بھی کوئی دست درازی کرے تو وہ
اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔“^۳ لے

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے اپنی بیوی کی تعریف کی

حضرت نے فرمایا:

”کیا کبھی تو نے اس کی غیرت کا امتحان لیا؟“ اس نے
کہا: ”جی نہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”اس کی غیرت کا
امتحان لے“ وہ شخص گیا اور اس نے اپنی بیوی کی غیرت
کو آزمایا۔ اس عورت نے کسی بے جا غیرت کا اظہار نہیں
کیا۔ اس پر حضرت نے فرمایا: ”تو اپنی بیوی کی جس قدر
تعریف کرے وہ اس کی مستحق ہے۔“ لے

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد دونوں پر جہاد کو
واجب کیا ہے۔ مرد کا جہاد یہ ہے کہ وہ اپنی جان اور
اپنا مال اللہ کی راہ میں قربان کر دے اور عورت کا جہاد
یہ ہے کہ شوہر کی آزادی اور غیرت مندی کے ساتھ موافقت
کرے۔“^۴ لے (اگر شوہر ناموس کی حفاظت کی خاطر بے جا
اور ناجائز آمد و رفت سے روکے تو اس کی مخالفت نہ کرے)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”غیرت ایمان کی نشانی ہے اور گندی باتیں جفا کی

علامت ہیں۔“^۵ لے

۱ لے، وسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۴۴ خ ۴

۲ لے، وسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۴۸ خ ۶

۳ لے، نکاح المستدرک باب ۵۴ خیر ۱-۳

۱ لے ۲ لے، وسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۴۴ خ ۲-۴

۲ لے، وسائل ابواب المقدمات النکاح ب ۴۴ خ ۵

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 " اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص کی توبہ اور فیہ
 کو قبول نہیں فرمائے گا جو کسی اجنبی کو اپنی بیوی کے ساتھ
 ربط و منصب کا موقع فراہم کرے۔ " ۱۷

" باپ اور ماں کی طرف سے عاق کیا ہوا شخص اور دیوث
 جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ دیوث وہ شخص ہے جو
 اپنی بیوی کے لیے کسی فاسق کو لے جائے۔ " ۱۸

" اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مردوں کے لیے جہاد
 اور عورتوں کے لیے غیرت کو ثبت فرمایا ہے۔ (یعنی عورتیں
 فطری طور پر بغیور ہوتی ہیں اور اپنے کسی رقیب کو برداشت
 نہیں کر سکتیں) کوئی شخص اللہ کی رضا کی خاطر عورت کی
 غیرت کا لحاظ کرے گا اور صبر سے کام لے گا تو اللہ تعالیٰ
 اسے شہید کا اجر عطا فرمائے گا۔ " ۱۹

حضرت علیؑ نے فرمایا:

" مرد کی غیرت اس کا ایمان ہے اور عورت کی غیرت
 دشمنی اور عداوت ہے۔ " ۲۰

۱۷	نکاح المستدرک باب ۵۷	خبر ۳-۱
۱۸	نکاح المستدرک باب ۵۷	خبر ۴
۱۹	نکاح المستدرک باب ۵۷	خ ۱
۲۰	نکاح المستدرک باب ۱۰۳	خ ۴

" مرد کی غیرت اس کی حمیت اور مردانگی کے
 مطابق ہوتی ہے۔ " ۱۷



فصل ۱۸

عورت کی عفت کی حفاظت

حضرت امام سجاد علیہ السلام کے داماد یا بہنوئی جب کبھی آپ کی خدمت
 میں حاضر ہوتے تو آپؑ اپنی چادران کے لیے بچھاتے اور جب وہ بیٹھ جاتے تو
 آپؑ فرماتے:

" آفرین ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے خاندان
 کی کفالت کی اور عفت کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔ " ۱۷

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرو۔
 اس طبقہ کو تمہاری رہنمائی اور تمہارے تحفظ کی ضرورت
 ہے اور عورتیں اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔ جن کو تم نے اپنے

۱۷	نکاح المستدرک باب ۱۰۳	خ ۴
۱۸	وسائل ابواب مقدمات النکاح ب ۲۴	خ ۳

یہ حلال کیا ہے، اگر تم ان میں سمجھ بوجھ اور قوت تحمل کی کمی محسوس کرو تو خاموشی اور بردباری سے کام لے کر درگزر کرو اور سلامتی کے ماحول میں ان کی عفت کی حفاظت کرو۔“ اے

حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے سوال کیا ”عورت کے لیے بہترین چیز کیا ہے؟“ کسی شخص نے بھی اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے کیا۔ فاطمہ نے کہا: ”عورت کے لیے اس سے بہتر کوئی اور چیز نہیں کہ غیر محرموں کے ساتھ ناجائز رلبط و صلبط قائم نہ کرے۔“ میں نے یہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے درست کہا۔ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے!“ اے

دوسری حدیث میں آیا ہے:

”پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت فرمایا: ”عورت کس وقت اپنے رب سے قریب ہوتی ہے؟“ یہ سوال حضرت زہرا کے کانوں تک

پہنچا تو انہوں نے جواب دیا: ”اس وقت جب وہ سختی کے ساتھ اپنے حجاب (پردہ) اور عفت کی حفاظت کر رہی ہو۔“ اے

”عورت ایک گڑیا کے مانند ہے جس شخص کو بھی وہ حاصل ہوا سے چاہیے کہ اس کو پہنا اوڑھا کر رکھے۔“ اے

”جب عورت کی حفاظت و نگہداشت کی جاتی ہے تو اس کی طراوت اور اس کا جمال تروتازہ رہتے ہیں۔“ اے

ابن حمران نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: آپ کے قائم کا کب ظہور ہوگا؟“ فرمایا:

”جس وقت عورتیں مردوں کی طرح اور مرد عورتوں کی طرح ہو جائیں گے۔ عورتیں زین پر سوار ہوں گی، جھوٹوں کی شہادت سنی جائے گی اور صالح لوگوں کی گواہی مسترد ہوگی لوگوں کے خون کا احترام اٹھ جائے گا، زنا، سود اور رشوت عام ہو جائے گی۔“ اے



۱۔ نکاح المستدرک ب ۲۱ خ ۲
۲۔ اے، نکاح المستدرک باب ۴۹ خ ۵
۳۔ نکاح المستدرک باب ۲،

۱۔ نکاح المستدرک ب ۲۱ خ ۳

۲۔ نکاح المستدرک ب ۲۱ خ ۲

فصل ۱۹

ناحرم کو دیکھنا

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 "جو شخص بھی ہمسایہ کے گھر میں جھانکے گا اور کسی مرد
 کے ستر کو یا کسی عورت کے بالوں کو یا اس کے جسم کو دیکھے گا
 تو خدا کو یہ حق حاصل ہے کہ اسے ان منافقوں کے ساتھ
 جہنم میں داخل کر دے جو عورتوں کی عیب جوئی میں لگے رہتے
 ہیں اور اسے اس وقت تک دنیا سے نہ اٹھائے جب تک
 کہ اسے رسوا نہ کرے اور آخرت میں اس کے عیوب کی
 پردہ پوشی نہ کرے۔" اے (ایسا اس صورت میں ہوگا
 جبکہ توبرہ نہ کی جائے اور گزشتہ گناہوں کی تلافی نہ کی جائے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص بھی اپنی آنکھوں کو حرام سے بھرے گا
 قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو آگ
 سے بھر دے گا مگر یہ کہ (موت سے پہلے) وہ توبہ کرے" اے

۱۲۶ مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۱۰۴ خ ۲۶

۱۲۷ مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۱۰۵ خ ۱

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
 علی علیہ السلام سے فرمایا:
 "پہلی نگاہ کے سوا دیکھنا جائز نہیں، دوبارہ نگاہ
 نہ ڈال۔"

(پہلی نگاہ جو اچانک پڑتی ہے اسے روکا نہیں جاسکتا۔ کیونکہ
 وہ بے اختیار پڑتی ہے۔ لیکن بعد میں جو نگاہ پڑتی ہے تو آدمی کو معلوم ہو جاتا ہے
 کہ سامنے کوئی نامحرم ہے اس صورت میں دوسری نگاہ ڈالنے سے جو لازمی طور
 پر عمداً ہوگی اجتناب کیا جانا چاہیے۔ معروف فقہ کہ پہلی نگاہ جائز ہے شاید اسی
 بنا پر عام ہوا ہے اور اس سے مراد اتفاقی نگاہ ہے۔ اس لیے عمداً ڈالی جانے والی
 نگاہ خواہ وہ پہلی ہو یا دوسری یکساں ہے۔)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند اشخاص
 پر لعنت بھیجی۔ ایک وہ شخص جس نے اپنی بیوی یا کنیز کے
 علاوہ کسی دوسری عورت کے فرج پر نظر ڈالی ہو۔ اور وہ
 شخص جس نے اپنے بھائی کے ناموس میں خیانت کی اور
 وہ فقیہ جس نے دین کی تعلیم کے لیے محتاجوں سے رشوت
 مانگی۔" اے

آنجناب نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

۱۲۷ مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۱۰۴ خ ۳

" ایک انصاری نوجوان مدینہ کی ایک گلی سے گزر رہا تھا اچانک ایک خاتون سے اس کی مڈمھیڑ ہو گئی خاتون نے اپنی چادر الٹ رکھی تھی (اس کا چہرہ سراور گردن صاف دکھائی دے رہی تھی) نوجوان کی نظر اس کے چہرے پر پڑی، عورت گزر گئی لیکن وہ نوجوان اسے برابر دیکھتا رہا اور پلٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔ اچانک اس کا سر کسی چیز سے ٹکرایا اور اس کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ جب وہ عورت اس کی نظروں سے دور ہو گئی تو اس نے دیکھا کہ اس کے کپڑے اور اس کا سینہ خون سے سرخ ہو گئے ہیں۔ اس نے خود سے کہا کہ میں ابھی جاتا ہوں اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سارا ماجرا کہہ سنا تا ہوں۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا قصہ بیان کیا۔ یہ آیت اس مناسبت سے نازل ہوئی:

"مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے حق میں زیادہ پاکیزہ بات ہے۔ یقیناً جو کچھ لوگ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔" (النور ۲۰-۲۱) ۱

"عورتوں کی زینتوں پر نگاہ ڈالنا شیطان کا تیر ہے۔ جو شخص بھی اس طرح کی نگاہوں سے خود کو بچاتا ہے

اللہ تعالیٰ اسے عبادت کی لذت سے آشنا کرتا ہے جو اس کی خوشحالی کا ذریعہ بنتی ہے۔" ۱

"میرے بعد مردوں کے لیے عورتوں کی جنس سے زیادہ نقصان رساں فتنہ اور کوئی نہ ہوگا۔" ۲

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص بھی اپنی نظروں کو آزاد دے لگام کرتا ہے

وہ اپنے دل کو تکلیف میں مبتلا کرتا ہے اور جو شخص مسلسل

آزادانہ طور پر نگاہیں ڈالتا ہے اسے ہمیشہ کی حسرت

دامن گیر ہو جاتی ہے۔" ۳

فضل بن عباس، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اور آپ کے ہمراہ عرفات کی جانب جا رہے تھے۔ فضل ایک خوبصورت جوان تھے راستے میں ایک بدو ملا جو اپنی بہن کے ساتھ آ رہا تھا۔ اس خاتون کا حسن بے مثل تھا۔ بدو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کچھ سوالات کرنے لگا۔ اور فضل خیرہ خیرہ نگاہوں سے اس خاتون کو دیکھتے رہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب فضل کی یہ حالت دیکھی تو اس کا ہاتھ تھام کر اس کے چہرے کے سامنے لاتے رہے۔ اس کے باوجود فضل ادھر ادھر سے اس خاتون پر نگاہیں ڈالتے رہے۔ جب آنحضرتؐ

۱ نکاح المستدرک باب ۸۰ خ ۸

۲ نکاح المستدرک باب ۱۱۴ خ ۱۵

۳ نکاح المستدرک باب ۸۰ خ ۴

آسمان کی جانب دیکھنے لگتا ہے یا آنکھیں بند کر لیتا ہے اس کی آنکھیں کھولنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے کہ وہ جنت کی حورالعین کے ساتھ نکاح کرنے کا مستحق ہے۔“ لے

حضرت امام رضا علیہ السلام نے محمد بن سنان کے سوالات کے جواب میں تحریر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بالوں پر نگاہ ڈالنا خواہ وہ عورت شادی شدہ ہو یا کنواری، حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ نگاہ شہوت انگیز ہوتی ہے اور شہوت کا ایجان آدمی کو فساد اور ناجائز کاموں کی طرف لے جاتا ہے۔ عورت کے بالوں پر ہی نہیں اس کے جسم کے ہر حصے پر جو ان خصوصیات کا حامل ہو نگاہ ڈالنا حرام ہے، صرف ایک موقع کو اللہ تعالیٰ نے اس حکم سے مستثنیٰ کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: عمر رسیدہ عورتیں جو ازدواجی زندگی کی خواہش نہیں رکھتیں، ان کے لیے کوئی حرج نہیں ہے اگر وہ اپنا لباس (جیسے چادر) کو اتار دیں۔ بغیر اس کے کہ اپنی آرائش اور نمائش کریں (یعنی آرائش کے ساتھ نامحرموں کے سامنے آئیں۔ بلاشبہ قرآن اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ سن رسیدہ عورتیں سنگھار کر کے کوچہ و بازار میں نکلیں اور اپنی خود آرائی

سے مصوم کنوارے نوجوانوں کی شہوت کو بھڑکانا میں۔ ان کے خیالات اور خیالات کے ساتھ ان کے دامن کو کبھی آلودہ کرنا اللہ تعالیٰ نے نہایت واضح طور پر ایسی تمام باتوں سے منع فرمایا ہے جو طاقتور جنسی جذبے کو بھڑکانا ہیں تاکہ زندگی کی بہار کا زمانہ عیاشی اور شہوت رانی میں ضائع نہ ہو جائے اس کے برعکس جوانوں کی جسمانی اور ذہنی قوتیں، خدا پرستی، اجتماعی خدمات اور بلند مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال میں آئیں۔“ لے

عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا:
”حرام نگاہ سے بچو کہ یہ شہوت کا بیج اور فسق کا پودا ہے۔“ لے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”ان مردوں کی آنکھیں سرکش اور دیدہ ور ہیں اور ان کی تباہی اور فساد کا بھی سبب یہی ہیں۔ جب کبھی تم میں سے کسی کی نگاہ ایک ایسی عورت پر جو پرکشش ہو پڑے تو اسے اپنی بیوی کی قربت حاصل کرنی چاہیے کیونکہ وہ بھی اسی عورت کی طرح ایک عورت ہے۔“ لے

لے مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۰ خ ۷

لے نکاح المستدرک باب ۸۰ خ ۸

لے نکاح المستدرک باب ۸۰ خ ۱۲

”نگاہیں شیطان کا جال ہیں۔“

”خیانت کرنے والی نگاہیں فتنے کا پیش خیمہ ہیں۔“

”اپنی آنکھوں سے محروم رہنا بہتر ہے کہ آنکھیں کسی شہوت انگیز منظر کو دیکھیں۔“

”بہت سی نگاہیں ایسی ہیں جو اپنے پیچھے حسرتیں لاتی ہیں۔“

”جو شخص اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتا ہے وہ اپنے دل کو آسودہ بناتا ہے۔“

”جو شخص اپنی نگاہوں کو آزاد چھوڑ دیتا ہے وہ موت کے استقبال کے لیے تیزی دکھاتا ہے۔“

”جو شخص اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتا ہے اسے بہت کم افسوس کرنا پڑتا ہے اور وہ تباہی سے محفوظ رہتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے دریافت کیا کہ عورتوں کو ان کے پیچھے سے دیکھنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا:

”کیا تم اس بات کو پسند کرو گے کہ کوئی شخص تمھاری بیوی کو اس طرح دیکھے۔ جو کچھ تم اپنے لیے پسند کرتے ہو

۱۷ نکاح المستدرک باب ۸۰ خ ۱۲

۱۸ نکاح المستدرک باب ۸۰ خ ۱۲

دوسروں کے لیے بھی وہی پسند کرو۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے اس آیت کی تفسیر دریافت کی کہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنے والد سے کہا: ابا جان! اس شخص کو اپنے پاس اجرت پر رکھ لیجیے کیونکہ بہترین مزدور! امانت دار اور طاقت ور شخص ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

”شعیب علیہ السلام کی بیٹی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طاقتور ہونے کو ان کے کنوئیں سے پانی کھینچ کر نکالنے اور بکریوں کو پانی پلانے سے معلوم کیا۔ اور ان کی امانت داری کو اس بات سے معلوم کیا کہ وہ جب شعیب علیہ السلام کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے لیے آئیں تو موسیٰ علیہ السلام قدم بڑھا کر آگے آگے چلنے لگے اور کہا کہ تم میرے پیچھے آؤ اور مجھے راستہ بتائی جاؤ۔ ہم لوگ عورتوں کے پیچھے نگاہ ڈالنے کو پسند نہیں کرتے۔“

(اگر عورت کے اعضا نمایاں نہ بھی ہوں تب بھی اسے پیچھے سے دیکھنا مکروہ ہے ورنہ حرام)

ہم نے یہاں جو روایات نقل کیں وہ سب مردوں کے عورتوں پر نگاہ

۱۹ نکاح المستدرک باب ۸۳ خ ۱

۲۰ نکاح المستدرک باب ۸۳ خ ۳

ڈالنے سے متعلق تمہیں اور اب :

عورتوں کا مردوں پر نگاہ ڈالنا

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جو عورت شوہر رکھتی ہو اور پھر بھی نامحرم کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سیراب کرے اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب بڑا سخت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو ضائع فرمائے گا اگر اس نے اپنے شوہر کے بستر پر کسی دوسرے مرد کو دعوت دی تو اللہ تعالیٰ کو یحییٰ حاصل ہوگا کہ وہ اسے قبر میں عذاب دے اور پھر اسے آگ میں جلائے۔“ ۱

اہم مسلمہ فرماتی ہیں:

”میں اور میمونہ (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری زوجہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں اس وقت ابن ام مکتوم آئے۔ اس واقعہ کا تعلق احکام حجاب کے نزول کے بعد کا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں سے پردہ کرنے کے لیے فرمایا۔ ہم نے کہا۔ یہ شخص تو نابینا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو اور تم انھیں نہیں دیکھ سکتیں؟“ ۲

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولا سے فرمایا:

”یہ بات جائز نہیں ہے کہ کوئی عورت کسی بالغ لڑکے کو اپنے گھر میں لائے، اسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سیراب کرے یا لڑکا اس سے آنکھیں لٹائے یا دونوں مل کر کھانا کھائیں، الا یہ کہ وہ لڑکا محرم ہو۔“ ۱

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایک نابینا شخص نے حضرت زہرا علیہا السلام کے گھر میں آنے کی درخواست کی۔ آپ نے اجازت نہ دی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”وہ شخص تمہیں نہیں دیکھ سکتا۔“ میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں“ حضرت زہرا نے جواب دیا۔ ”اور پھر اسے میری خوشبو بھی آسکتی ہے“ حضور نے فرمایا: ”میں شہادت دیتا ہوں کہ تو میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔“ ۲

امام جعفر صادق علیہ السلام نے سعدان سے فرمایا:

”کیا تمہیں معلوم ہے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں سے کس طرح بیعت لیتے تھے؟“ سعدان نے کہا: ”اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

۱ نکاح المستدرک ب ۶۰ خ ۲

۲ نکاح المستدرک باب ۹۹ خ ۱

۱ نکاح المستدرک باب ۱۲۹ خ ۲

۲ نکاح المستدرک باب ۱۲۹ خ ۲

فرزند بہتر جانتے ہیں، "امام صادقؑ نے فرمایا: "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو ایک جگہ جمع ہونے کے لیے فرمایا۔ پھر ایک پتھر کا بنا ہوا برتن لانے کا حکم دیا پھر اس میں نضوح (گلاب کی طرح کا عطر) آپ نے ڈالا اور اس میں اپنا ہاتھ ڈبو دیا اور پھر عورتوں سے بھی فرمایا: "تم بھی اس برتن میں اپنا ہاتھ ڈالو۔" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ اس سے پاکیزہ تر تھے کہ وہ کسی نامحرم عورت کے ہاتھ سے مس ہوں۔" لے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مرد کا عورت سے ہاتھ ملانا خواہ وہ عورت سن رسیدہ

کیوں نہ ہو ناپسندیدہ ہے۔" لے

محمد بن ابی عمیر کی سنہیں کہتی ہیں:

"حضرتؑ سے ہم نے پوچھا کیا عورت اپنے دینی بھائی کی عیادت کے لیے جا سکتی ہے؟" آپ نے فرمایا: ہاں بے شک۔" ہم نے پوچھا: کیا ہم اپنے اس بھائی سے مصافحہ کر سکتے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "بے شک لیکن ہاتھ ڈھکا ہوا ہونا چاہیے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ استینوں کے اندر ہوتے تھے اور عورتیں بیعت

لے نکاح المستدرک باب ۱۱۵ خ ۴

لے نکاح المستدرک باب ۸۸ خ ۲

کے لیے ان پر اپنے ہاتھ رکھتی تھیں۔"

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ:

"عورتیں بیعت کے لیے اپنے ہاتھ پانی کے طشت میں رکھتی تھیں،" ممکن ہے بیعت کے لیے یہ دونوں طریقے اختیار کیے گئے ہوں۔ لے



فصل ۲۰

چھ سال سے بڑی لڑکی کو پیار کرنا اور اسے گود میں لینا حرام نہیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کسی اجنبی لڑکی کی عمر چھ سال سے زیادہ ہو تو اسے پیار کرنا درست نہیں۔" لے

آپ نے یہ بھی فرمایا:

"کسی لڑکے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ چھ سالہ لڑکی کو پیار کرے۔ اگر لڑکا اپنی عمر کے سات سال پورے

لے نکاح المستدرک باب ۸۸ خ ۳

لے وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۱۲۷ خ ۲

کر چکا ہو تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی نامحرم عورت کو پیار کرے۔" ۱

احمد بن نعمان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا:
"کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں نامحرم لڑکی کو گود میں لوں اور اسے پیار کروں؟" آپ نے فرمایا: اگر وہ چھ سال کی ہو چکی ہے تو اسے گود میں نہ لے۔" ۲

"حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام مکہ کے گورنر محمد بن ابراہیم کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ گورنر کی ایک چھوٹی بچی تھی۔ وہ اچھا لباس پہن کر مجلس میں آجا یا کرتی لوگ محبت و شفقت کے ساتھ اسے پٹانے یا اپنی گود میں بٹھا لیتے۔ بچی اس طرح مجلس میں ادھر سے ادھر گھومتی رہتی۔ ایک روز جب بچی حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے پاس پہنچی اور آپ کی گود میں بیٹھنا چاہا، حضرت نے ہاتھ بڑھا کر اسے روک دیا اور فرمایا: جب بچی اپنی عمر کے چھ سال پورے کر لے، کسی نامحرم کے لیے جائز نہیں ہے کہ اسے پیار کرے یا اسے اپنی گود میں بٹھائے۔" ۳



۱۔ ۲۔ مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۱۲۷ خ ۴-۱

۳۔ مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۱۲۷ خ ۶

فصل — ۲۱

میاں بیوی کے حقوق

اسلام نے میاں بیوی کے کچھ حقوق واجب اور کچھ مستحب مقرر کیے ہیں ان کا ادا کرنا ضروری ہے۔ ہر مسلمان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کہیں اسلام کے دیئے ہوئے حیات بخش حقوق پامال نہ ہو جائیں۔ کیونکہ ان ہی حقوق کی بنیاد پر خاندانی نظام کی تشکیل ہوتی ہے، یہی حقوق ہیں جو خاندانی زندگی کو خیر و سعادت، لذت و آرام سے بھردیتے ہیں اور اسے دوام و استحکام بخشتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تم انھیں

پسند نہیں کرتے ہو تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو تمہیں پسند نہیں ہوتیں لیکن خدا نے ان میں خیر کثیر رکھ دیا ہے۔" ۱

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

"جو حقوق مرد عورتوں پر رکھتے ہیں، ویسے ہی حقوق

عورتیں مردوں پر رکھتی ہیں۔" ۲

۱۔ سورہ نسا ۴ آیت ۱۹

۲۔ سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۲۸

ایک اور آیت میں ارشاد ہوا :

” تم نے عورتوں کے بارے میں جو کچھ ان پر فرض کیا ہے وہ ہمیں معلوم ہے۔“ ۱۷

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

” جبرئیل نے عورتوں کے بارے میں اس قدر سفارش کی کہ میں نے خیال کیا کہ سوائے ارتکابِ زنا کے کسی اور صورت میں اسے طلاق دینا جائز نہ ہوگا۔“ ۱۸

نیز آپ نے فرمایا :

” جو شخص اپنے بیوی بچوں کی دیکھ بھال نہ کرے وہ ملعون ہے ، وہ ملعون ہے۔“ ۱۹

” تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے خاندان کے لیے بہتر ہے اور میں اپنے خاندان کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔“ ۲۰

” اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحمت فرمائے جو اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان تعلقات کی اصلاح کرے اور بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کے اختیار میں دیا ہے اور شوہر کو عورت کا سرپرست قرار دیا ہے (اس اختیار و سرپرستی کا جائزہ ” مرد کے حقوق عورتوں پر“ والی

۱۷ سورۃ احزاب ۳۳ آیت ۵۰

۱۸ ۱۹ ۲۰ مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۱۸ خ ۴-۶-۹-۲

فصل میں پیش کیا جائے گا)

” ایک آدمی کے لیے یہ گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کو تھپوڑ دے۔“ ۱

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

” تم میں سے بہتر مرد وہ ہے جو اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے حق میں بہتر ہے۔“ ۲

آپ نے خولا سے من فرمایا :

” خولا! عورت کا فرض شوہر کے بارے میں یہ ہے کہ اس کی مہر و محبت کو دل میں پالے ، اس کے وعدہ و پیمانہ کا احترام کرے ، کسی کو اس کی اولاد میں شریک نہ کرے ، اس کی تحقیق نہ کرے ، اس کی بد بختی کا سبب نہ بنے ، اس کے مال میں خیانت نہ کرے ، اس کی موجودگی میں اور اس کے غیاب میں اس کی خیانت نہ کرے۔ اس کے لیے ہی سنگھار کرے ، نماز اور غسلِ جنابت اور حسینہٴ نفاس کے احکام کا خیال رکھے۔

جب وہ ان تمام باتوں کا خیال رکھے گی تو قیامت میں دوشیزہ بنا کر اور ایک نورانی صورت میں اٹھائی جائے گی

۱ ابواب النفقات ب ۲۱ خ ۴

۲ نکاح المستدرک باب ۶۹ خ ۲

اگر اس کا شوہر مومن ہوگا تو اس کے ساتھ ایک نئی زندگی
کا آغاز کرے گی، ورنہ راہِ حق کے کسی شہید کے ساتھ اس
کا بیاہ کر دیا جائے گا۔
خولا! شوہر کی غیر موجودگی میں خود کو معطر نہ کر۔“ اے



باب سوم

فصل ۱

شوہر کے فرائض، مرد کے ذمہ عورت کے حقوق

مرد کی واجب اور مستحب ذمہ داریاں زیادہ ہیں۔ ان میں چند یہ ہیں۔

زندگی کے تمام لوازم اور ضروریات کی فراہمی جن میں غذا، لباس،
فرش، بستر، مکان، ملازم، گھرداری کا ضروری سامان، جو خوراک، پکوان اور
گھر کی صفائی کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

غذا اور کھانے پینے کا سامان :

غذا اور کھانے پینے کا سامان کسی بھی مقام کی عادات و معمولات کے
مطابق ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں یہ خیال بھی رکھا جائے کہ کون سی غذائیں عورت

کے مزاج و طبیعت کے مطابق ہیں اور جن کے ترک کرنے پر اسے تکلیف ہو سکتی ہے جیسے چائے اور سگار وغیرہ تاہم یہ جائز حدود کے اندر ہونا چاہیے۔
اسی طرح سردیوں اور گرمیوں کے میوے جو عام طور پر کھائے جاتے ہوں اور عورت کے مناسب حال ہوں۔

لباس اور بستہ اور فرش کے بارے میں بھی مقامی طریقوں اور خود عورت کی ضروریات کا لحاظ کیا جانا چاہیے۔
مکان بھی عورت کی حالت اور علاقے کی نوعیت کے مطابق ہونا چاہیے خواہ وہ علاقہ شہر سے تعلق رکھتا ہو یا دیہات سے۔ مکان علاقے اور بیوی کی شخصی خصوصیات کے مطابق ہونا چاہیے۔

خادم

اگر عورت کے لیے ملازم کار رکھنا ضروری ہو تو اس کے حال کے مطابق کوئی ملازم فراہم کیا جانا چاہیے۔ البتہ اگر شوہر آمادہ اور عورت کے لیے کوئی حرج نہ ہو تو مرد خود گھر کے کام کاج کو اپنے ذمے لے سکتا ہے۔ اسی طرح کسی دوسرے شخص کی خدمات حاصل کرنے پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔
زندگی کے تمام لوازمات اور خانہ داری کا سامان بھی ضروری مقدار میں اور بیوی کی ضروریات کے مطابق ہونا چاہیے۔

حمام کی اجرت، صفائی ستھرائی کا سامان، ڈاکٹر کی فیس، دواؤں کی قیمت، معمولی بیماریوں کی صورت میں شوہر کے ذمے ہے۔ لیکن ایسی بڑی بیماریاں جن کے علاج پر بہت زیادہ روپیہ خرچ ہوتا ہو اور جن کا علاج بعض صورتوں میں برسوں کرانا پڑتا ہو یا جن کے لیے عمل جراحی کی ضرورت پڑتی ہو شوہر کی ذمہ داری نہیں ہے۔

متذکرہ بالا شرح کا واجب ہونا، اس آیت قرآن کی رو سے ہے جس میں فرمایا گیا کہ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اور بھلے طریقے کے مطابق زندگی بسر کرو اور یہ تمام اخراجات اچھے اور بھلے طریقے کے ضمن میں آتے ہیں۔

اہل بیت کی دوسری روایات

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
”عورت کی خوراک اور لباس معروف طریقے سے تم پر واجب ہے۔“

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:
”اہل و عیال کی خواہش پوری کرنے کے لیے بازار جانا اور ان کے لیے گوشت خرید کر لانا مجھے ایک غلام کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“

اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت فرمایا:

”شوہر پر عورت کا کون سا حق ہے جسے وہ ادا کرے تو نیکو کار قرار پاتا ہے۔“ آپ نے ارشاد فرمایا:
”اسے پیٹ بھر کھلائے، اور تن بھر کپڑا پہنائے اور اگر اس سے کوئی معمول چوک ہو جائے تو

معاف کر دے۔“ اے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:
”جس کسی شخص پر روزی کا دائرہ تنگ ہو گیا ہے۔
جتنا کچھ بھی اسے اللہ نے دیا ہے اسے اپنی بیوی پر صرف

کرے۔“

آپ نے فرمایا:

”اپنی بیوی کو اس قدر کھپڑا اور خوراک فراہم کرے
کہ وہ اپنی جان کی حفاظت کر سکے۔“ اے

ایک دوسری روایت میں آپ نے فرمایا:

”بیوی بچوں کی سرپرستی اور ان کی ضروریات کا پورا
کرنا مرد کی سعادت ہے۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولا سے فرمایا:

”عورت کا حق شوہر پر یہ ہے کہ اسے پیٹ بھر کھلائے
اس کے لیے لباس فراہم کرے، اسے نماز، روزہ، زکوٰۃ
کی ادائیگی راگراس کے پاس مال ہے تو اسے سکھائے۔
اور عورت ان چیزوں کے خلاف کرنے کا حق نہیں رکھتی۔“ اے

۱۔ ۲۔ وسائل ابواب النفعات ب ۱ خ ۵-۶

۳۔ وسائل ابواب النفعات ب ۲۱ خ ۷

۴۔ نکاح المستدرک ب ۶۰ خبر ۲

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”مرد خاندان کا سربراہ ہے اور ہر سربراہ اپنے زیردستوں
کا ذمہ دار ہے۔ عورت شوہر کے مال کی سرپرست اور ذمہ دار
ہے۔“ اے



فصل ۲

حَمَّ خَوَابِی

اس موضوع سے متعلق اسلامی احکام، رسائل عملیہ میں لکھے گئے ہیں۔
یہاں صرف چند روایتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے:

حضرت امام رضا علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا:
”ایک شخص کی جوان بیوی ہے کسی مصیبت کے پڑنے
کی وجہ سے چند ماہ بلکہ ایک سال سے اس نے بیوی کا قرب
حاصل نہیں کیا ہے۔ لیکن اس نے ایسا بیوی کو ازیت پہنچانے
کے لیے نہیں کیا۔ اس کا سبب صرف اسے درپیش مصیبت
رہی ہے۔ آیا وہ یہ رویہ اختیار کر کے گناہ کا مرتکب ہوا ہے؟“

۱۔ نکاح المستدرک ب ۶۲ خ ۳

آپ نے فرمایا: ہاں، اگر اس نے چار ماہ بیوی کے بغیر گزار دیے تو وہ گناہ گار ہوگا۔“ اے

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

”عثمان بن مظعون، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے دل میں ایک خیال آیا لیکن میں نے اس پر عمل کرنے کو اس وقت تک موقوف کر دیا جب تک آپ سے اس بارے میں مشورہ نہ کروں۔“ آپ نے دریافت فرمایا: تمہارے دل میں کیا خیال آیا؟“ انہوں نے جواب دیا: میرے دل میں خیال آیا ہے کہ جنگلوں میں نکل جاؤں اور رہبانیت اختیار کروں، آپ نے فرمایا: اس خیال کو دل سے نکال دو کیونکہ میری امت کے لیے رہبانیت مسجد ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ کم از کم گوشت کو اپنے اوپر حرام کر لوں۔“ آپ نے فرمایا: ”اس خیال کو بھی چھوڑ دو، میں گوشت کو پسند کرتا ہوں اور کھاتا ہوں۔“ انہوں نے کہا: میں نے یہ بھی سوچا خود کو حسی (خواجگی کروں) بنا لوں۔“ آپ نے فرمایا: ”عثمان! جو شخص خود کو یا دوسرے کو ایسا بنائے وہ ہم میں سے نہیں ہے میری امت کے لیے خواجگی روزہ ہے۔“ انہوں نے کہا میرا دوسرا خیال یہ ہے کہ اپنی بیوی

”خولہ“ کو خود چرہم کر لوں۔“ آپ نے فرمایا: ایسا بھی نہ کرنا، اے

حضرت ابو ذر نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: ”کیا مرد کا عورت سے ملنا جبکہ اس کا مقصد خوشی اور لطف حاصل کرنا ہو تو کیا اس پر بھی ثواب ملے گا؟“ آپ نے فرمایا: ”بے شک، اگر نامشروع طریقے سے بھی اپنی بیوی سے اپنی غرض پوری کر لو تو حرام نہیں ہے۔“ انہوں نے پوچھا: ”ایسا کیوں ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”کیونکہ اس کا حلال بھی باعثِ ثواب ہے۔“ اے

ایک حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ ہم خوابی اور انھیں مال دینے میں انصاف سے کام نہ لے تو اسے اس حال میں دوزخ میں داخل کیا جائے گا کہ اس کے گلے میں طوق ہوگا اور جس کے بوجھ سے وہ سیدھا کھڑا نہ ہو سکے گا۔“ اے

ایک دوسری روایت میں آیا ہے:

”حضرت علی علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں جب

۱۔ نکاح المستدرک باب ۳۷ خ ۱

۲۔ نکاح المستدرک ابواب المقدمات باب ۱ خ ۲۰

۳۔ وسائل ابواب الغنم باب ۴

ان میں سے کسی کی باری ہوتی تو آپ دوسری بیوی کے گھر
میں وضو بھی نہ فرماتے۔“ اے



فصل ۳

خوراک، لباس اور دوسرے لوازم

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”اگر کوئی بازار جائے اور اپنے اہل و عیال کے لیے تحفہ
خریدے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو صدقہ خود حضرت رند
کے گھر پہنچائے۔ اے چاہیے پہلے لڑکیوں کو دے کیونکہ
جو شخص بھی اپنی لڑکی کو خوش کرے گا وہ اس شخص کی طرح
ہوگا جس نے نسل اسماعیل کے کسی غلام کو آزاد کیا ہو اور
جو شخص اپنے بیٹے کو خوش کرے گا وہ خدا کے خوف سے
روئے اور جو شخص خدا کے خوف سے روتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
اسے نعمتوں سے بھری ہوئی بہشت میں داخل کرتا ہے۔“ اے

۱۷۲ مسائل ابواب الفتن باب ۵ خ ۳

۱۷۳ مسائل ابواب النقاات باب ۳ خ ۱

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:
”خاندان‘ مرد کی زیر سرپرستی ہوتا ہے جس کسی کو
اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے نوازے اسے ان نعمتوں کو اپنے
خاندان پر تقسیم کرنا چاہیے۔ ورنہ ممکن ہے یہ نعمتیں اس کے ہاتھ
سے چلی جائیں۔ اے

اکثر روایات میں تاکید کی گئی ہے کہ مرد کے لیے لازم ہے کہ وہ گھر کے
اخراجات کے لیے کمانے اور کام کرنے کی تکلیف برداشت کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
”جو شخص اپنے اہل و عیال کے لیے تکلیف اٹھاتا ہے
وہ اس سپاہی کی طرح ہے جو راہِ خدا میں جان اپنی بھیلی پر
رکھ کر جدوجہد کرے۔“ اے

ایک شخص نے آنجناب کی خدمت میں عرض کی:
”ہم دنیا کے پیچھے دوڑتے ہیں اور مال حاصل کرنے
میں بڑی دل چسپی رکھتے ہیں۔“ آپ نے دریافت کیا: تم
یہ سب کس لیے کرتے ہو؟“ اس شخص نے جواب دیا: تاکہ
مال کو اپنے خرچ میں لائیں اور اپنے خاندان کی ضروریات
پوری کریں، صلہ رحمی کریں، صدقہ دیں اور خانہ خدا کی

۱۷۳ مسائل ابواب النقاات باب ۲۰ ب ۷

۱۷۴ مسائل ابواب النقاات باب ۲۳ خ ۱

زیارت کے لیے سفر کریں، آپ نے فرمایا: "یہ دنیا طلبی نہیں
یہ آخرت طلبی ہے۔" ۱۷

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص اپنے خاندان کی ضروریات پوری کرنے کے
لیے اللہ کا فضل تلاش کرتا ہے۔ اس کا اجر راہ حق کے مجاہد
سے بھی زیادہ ہے۔" ۱۸

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد سیر
ہو کر کھائے اور عورت بھوکے رہے۔" ۱۹

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آدمی کو اپنے خاندان کے بارے میں خود پر تین چیزیں
لازم کر لینی چاہئیں خواہ یہ اس کی خواہش کے خلاف ہی کیوں
نہوں۔ اہل و عیال کے ساتھ حسن سلوک، ان کے کھانے پینے
میں کشاوگی بغیر کسی اسراف کے، اور ناموس کے بارے
میں غیرت۔" ۲۰

نیز آپ نے فرمایا:

۱۷ وسائل ابواب النفقات ب ۷ خ ۳
۱۸ وسائل ابواب النفقات باب ۲۳ خ ۲
۱۹ نکاح المستدرک باب ۶۷ خ ۱
۲۰ بحار الانوار - جلد ۷۸ ص ۲۳۶

"جو شخص اپنے خاندان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں انصاف فرماتا ہے۔" ۱

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ایک مومن کو اپنے خاندان کے ساتھ ایسا سلوک کرنا
چاہیے جیسا سلوک اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کرتا ہے جب
اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ کشادہ کرے اسے اپنے خاندان کے
لیے کشاوگی پیدا کرنی چاہیے اور جب اس کا ہاتھ تنگ
کرے تو اسے بھی اپنا ہاتھ روک کر خرچ کرنا چاہیے۔" ۲

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

"آدمی جس قدر اپنے خاندان کے ہاتھ کشادہ کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اس سے اسی قدر خوش ہوتا ہے۔" ۳

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"خاندان کی خدمت نہیں کرتا ہے مگر صدیق (استباز)
یا شہید یا پھر وہ شخص جس کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت
کی بھلائی چاہتا ہو۔" ۴

۱ بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۲۲۵ ب
۲ بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۵ ف
۳ بحار الانوار جلد ۱۰۴ ص ۶۹/دص ۹۴ مکا
۴ بحار الانوار جلد ۱۰۴ ص ۱۳۲ جع

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 "جو مسلمان خدا کی خاطر اپنے خاندان کے لیے کچھ خریدتا
 ہے اسے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔" ۱۷۶

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
 "جمعہ کے روز اپنے خاندان کے لیے تازہ میوے خریدا
 کرو تاکہ جمعہ کی آمد سے انھیں خوشی ہو۔" ۱۷۷

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:
 "اپنے بچوں سے جو بھی وعدہ کرو اسے پورا کرو کیونکہ
 وہ تمہیں اپنا روزی رساں سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے
 بارے میں اتنا غضبناک نہیں ہوتا جتنا وہ عورتوں اور
 بچوں کے بارے میں غضبناک ہوتا ہے۔" ۱۷۸

فصل ۴

عزت کرنا تکلیف نہ دینا اور کام تقسیم کرنا

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 "تم اپنی بیویوں کو کس طرح مارتے ہو حالانکہ تم ہمیشہ

۱۷۶ بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۷۰ ما
 ۱۷۷ بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۷۳ عدۃ الدرای

ان کے شریکِ حیات اور وہ تمہاری شریکِ حیات ہیں۔" ۱۷۹
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:
 "یہ عورتیں زندگی کو خوشیوں سے بھر دینے والی ہیں
 جو شخص بھی شادی کرے اسے اپنی رفیقہ حیات کو فناء اور
 تباہ نہیں کرنا چاہیے۔" ۱۸۰

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:
 "عورت اسیجان (نازبو) کا دستہ ہے نہ کہ الھارٹ
 کی پہلوان۔" ۱۸۱

توصیہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد اور عورت ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو
 مدنظر رکھیں اور پھر گھر کے داخلی کاموں اور معاشرہ کے خارجی کاموں کو دونوں
 کے مزان اور صلاحیت کے مطابق ان کے درمیان عادلانہ طور پر تقسیم کریں۔ اس
 صورت میں لازماً کشتی جیسے سخت کام مرد کے حصے میں آئیں گے اور اولاد کی تربیت
 اور بیماریوں کی تیمارداری جیسے نرم و نازک کام عورت کے سپرد کیے جائیں گے۔ نیز یہ
 کہ اس معاملے میں عمومیت کا لحاظ کیا جائے گا ناقابل استثناء کلیت کا نہیں۔ اسلام
 کی رو سے تقسیم کار کی وہ تمام جزئیات جن کا تعلق مرد و عورت اور گھر اور معاشرہ
 سے ہے فقہی کتابوں اور رسائلِ علیہ میں بیان کی گئی ہیں مناسب ہے کہ نکاح سے

۱۷۹ مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۶ خ ۱

۱۸۰ مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۷ خ ۱

متعلق مسائل کا مطالعہ کیا جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اکثر اہل بہشت کا تعلق عورتوں کے کمر و رطبتے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کمزوری اور ناتوانی کا علم تھا اس لیے ان پر اللہ نے رحم کیا۔“ اے

ایک دوسری روایت میں آپ نے فرمایا:

”جو شخص اپنی بیوی کو آزار پہنچاتا ہے اس کی نماز اور اس کا نیکی کا کوئی کام درگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا۔ اور پہلا شخص ہوگا جو دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔“ اے

یعنی انسانی تاریخ کے طویل دور میں چونکہ عورتیں مردوں کی بہ نسبت زیادہ بے بسی کا اور ظالموں اور زبان دراز لوگوں کے ستم کا نشانہ بنتی ہیں اور حقوق سے محروم کی جاتی ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ کمزور لوگوں پر دنیا اور آخرت میں رحم کرتا ہے اس لیے لازماً آخرت میں جنت کے اندر عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوگی۔

عبادت کا قبول نہ ہونا اور اس کا باطل ہونا دو مختلف چیزیں ہیں۔ نماز کا باطل قرار پانا یہ ہے کہ نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب ساقط ہو جائے جیسے وضو، قبلہ یا رکوع اور سجدہ ٹھیک طرح سے ادا نہ ہوں، اس صورت میں نماز کو دہرانا ہوگا۔ لیکن نماز کا غیر مقبول ہونا یہ ہے کہ اس کی حقیقت و نورانیت میں

۱۷۸ سے مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۶ خبر ۴

۱۷۸ سے مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۲ خبر ۲

کمی آجائے۔ اور وہ اپنی خصوصیات اور نشانیاں کھودے۔ ایسی نماز خدا سے قریب کھنے والی، گناہوں سے روکنے والی اور دل کو روشن کرنے والی نہیں ہوتی۔ لیکن ایسی نماز کی قضا بھی نہیں ہوتی۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اگر کوئی شخص شادی کرے تو اسے اپنی بیوی کا اترا بھی کرنا چاہیے۔“ اے

”مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی

کو بے جا زد و کوب کرے جبکہ وہ خود ایسی زد و کوب کا زیادہ سزاوار ہے۔ عورت کو کھڑی سے مت مارو کیونکہ اس کا قصاص ہے۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو مارنے سے منع کیا ہے

بجز واجب کاموں کے بارے میں جیسے نماز اور روزہ وغیرہ۔ ۳

توضیح:

بعض لکھنے والوں اور زبان تنقید کھولنے والوں نے جو اعتراضات

کیے ہیں ان میں سے ایک اعتراض کا تعلق، اسلام میں عورتوں کو مارنے کی اجازت دینے سے ہے۔ وہ قرآن کی اس آیت کے حوالے سے بات کرتے ہیں جس میں (واضح طور پر) عورتوں کو مارو کہا گیا ہے اور کبھی قرآن کی اس آیت کو اس کے سیاق و سباق سے الگ کر کے اور اس کے مجموعی مفہوم پر توجہ دے بغیر تنقیدی حملوں کا نشانہ بنایا

۱۷۹ سے، ۳، نکاح المستدرک - ب ۶۵ - خ ۲ - ۳ - ۵

متعلق مسائل کا مطالعہ کیا جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اکثر اہل بہشت کا تعلق عورتوں کے کمر و رطبے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کمر و رسی اور ناتوانی کا علم تھا اس لیے ان پر اللہ نے رحم کیا۔“ لے

ایک دوسری روایت میں آپ نے فرمایا:

”جو شخص اپنی بیوی کو آزار پہنچاتا ہے اس کی نماز اور اس کا نیکی کا کوئی کام درگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا۔ اور پہلا شخص ہوگا جو دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔“ لے

یعنی انسانی تاریخ کے طویل دور میں چونکہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ بے بسی کا اور ظالموں اور زبان دراز لوگوں کے ستم کا نشانہ بنتی ہیں اور حقوق سے محروم کی جاتی ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ کمر و لوگوں پر دنیا اور آخرت میں رحم کرتا ہے اس لیے لازماً آخرت میں جنت کے اندر عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوگی۔

عبادت کا قبول نہ ہونا اور اس کا باطل ہونا دو مختلف چیزیں ہیں۔ نماز کا باطل قرار پانا یہ ہے کہ نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب ساقط ہو جائے جیسے وضو، قبلہ یا رکوع اور سجدہ ٹھیک طرح سے ادا نہ ہوں، اس صورت میں نماز کو دہرانا ہوگا۔ لیکن نماز کا غیر مقبول ہونا یہ ہے کہ اس کی حقیقت و نورانیت میں

لے وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۶ خبر ۴

لے وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۲ خبر ۱

کمی آجائے۔ اور وہ اپنی خصوصیات اور نشانیاں کھودے۔ ایسی نماز خدا سے قریب کھنے والی، گناہوں سے روکنے والی اور دل کو روشن کرنے والی نہیں ہوتی۔ لیکن ایسی نماز کی قضا بھی نہیں ہوتی۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اگر کوئی شخص شادی کرے تو اسے اپنی بیوی کا استرا بھی کرنا چاہیے۔“ لے

”مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی

کو بے جا زد و کوب کرے جبکہ وہ خود ایسی زد و کوب کا زیادہ سراوار ہے۔ عورت کو لکڑی سے مت مارو کیونکہ اس کا قصاص ہے۔“ لے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو مارنے سے منع کیا ہے

بجز واجب کاموں کے بارے میں جیسے نماز اور روزہ وغیرہ۔ لے

توضیح:

بعض لکھنے والوں اور زبان تنقید کھولنے والوں نے جو اعتراضات

کیے ہیں ان میں سے ایک اعتراض کا تعلق، اسلام میں عورتوں کو مارنے کی اجازت دینے سے ہے۔ وہ قرآن کی اس آیت کے حوالے سے بات کرتے ہیں جس میں (واضحاً و بوضوحاً) عورتوں کو مار دیا گیا ہے اور کبھی قرآن کی اس آیت کو اس کے سیاق و سباق سے الگ کر کے اور اس کے مجموعی مفہوم پر توجہ دینے بغیر تنقیدی جملوں کا نشانہ بنایا

لے، لے، لے، نکاح المستدرک - ب ۶۵ - خ ۲ - ۳ - ۵

جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت پر نظامِ رستم کی اجازت دی ہے اور اسلام نے عورتوں کو لونڈی غلام بنا کر رکھنے اور اسے کمزور و بے بس کرنے کی سابق رسم کو حرام کر رکھا ہے۔

مناسب یہ ہوگا کہ پہلے مندرجہ ذیل مطالب پر توجہ دی جائے اور بعد میں آیت کے مجموعی مفہوم پر غور کیا جائے تاکہ مندرجہ بالا اشکال رفع ہو سکے۔

مطلب : ۱

اب تک حاصل ہونے والے سچے اور جو کچھ دانشوروں، ماہرینِ عمرانیات اور ماہرینِ نفسیات نے لکھا ہے اس کے مطابق عورت و مرد کے درمیان ذہنی صلاحیت اور فکری استعداد کے اعتبار سے فرق و اختلاف پایا جاتا ہے۔

کامل غور و فکر اور تحقیق کے مطابق جو عورت و مرد کی دماغی صلاحیتوں کے بارے میں کی گئی ہے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مرد، فکری و ذہنی طاقت و استعداد کے اعتبار سے، عورت پر ایک طرح کی برتری رکھتا ہے بلکہ مرد کا مغز حجم میں عورت کے مغز سے بڑا ہوتا ہے یہ بات برنارے اکثریت کہی گئی ہے نہ کہ کلیت و عمومیت کی بنیاد پر۔

ثبوتِ مطلب :

اس کا ثبوت وہ اعداد و شمار ہیں جو بعض متقدم ممالک جیسے امریکہ وغیرہ سے حاصل کیے گئے ہیں۔ ان اعداد و شمار کے مطابق بعض متقدم ممالک میں عالی رتبہ

ججوں، پروفیسروں، فوجی اور انتظامی شعبوں کے سربراہوں جیسے اعلیٰ عہدوں پر فائز عورتوں کی تعداد محض دس فیصد ہے یا پھر بیس فیصد سے کم ہیں بھی زیادہ نہیں ہے۔ اور یہاں ہم نے بڑے جدید ترین ممالک کے اعداد و شمار کا حوالہ اس لیے دیا ہے کہ کہیں یہ نہ کہا جائے کہ چھوٹے پسماندہ ممالک میں تو عورتوں کی صلاحیتوں کو برباد کیا گیا ہے اور ان کی ذہنی ترقی کے لیے سہولتیں فراہم نہیں کی گئیں۔ جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں گھر کی تربیت اور اسکول سے لے کر یونیورسٹی کی تعلیم تک دوش بدوش مصروف رہتے ہیں۔ اس کے باوجود متذکرہ بالا فرق سامنے آیا ہے اور یہ اعداد و شمار ہماری اس بات کو واضح کرنے کے لیے بہت کافی ہیں۔

مطلب : ۲

جب عورت اور مرد کی طبیعی صلاحیتوں اور نفسیاتی خصوصیات کا وقتِ نظر کے ساتھ مطالعہ کیا جاتا ہے تو ان دونوں طبقوں کی ذاتی صفات میں بڑا فرق معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً شجاعت کی صفت مردوں میں عورتوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے جبکہ عورتوں میں رجم اور نرمی کی صفت مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہی حال بعض دوسری صفات کا ہے۔

مطلب : ۳

یہی حال عورت اور مرد کی بدنی اور جسمانی صلاحیتوں کا ہے

جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت پر ظلم و ستم کی اجازت دی ہے اور اسلام نے عورتوں کو لونڈی غلام بنا کر رکھنے اور اسے کمزور و بے بس کرنے کی سابق رسم کو بحال رکھا ہے۔

مناسب یہ ہو گا کہ پہلے مندرجہ ذیل مطالب پر توجہ دی جائے اور بعد میں آیت کے مجموعی مفہوم پر غور کیا جائے تاکہ مندرجہ بالا اشکال رفع ہو سکے۔

مطلب : ۱

اب تک حاصل ہونے والے تجربے اور جو کچھ دانشوروں، ماہرینِ عمرانیات اور ماہرینِ نفسیات نے لکھا ہے اس کے مطابق عورت و مرد کے درمیان ذہنی صلاحیت اور فکری استعداد کے اعتبار سے فرق و اختلاف پایا جاتا ہے۔

کامل غور و فکر اور تحقیق کے مطابق جو عورت و مرد کی دماغی صلاحیتوں کے بارے میں کی گئی ہے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مرد، فکری و ذہنی طاقت و استعداد کے اعتبار سے، عورت پر ایک طرح کی برتری رکھتا ہے بلکہ مرد کا مغز حجم میں عورت کے مغز سے بڑا ہوتا ہے یہ بات برنارے اکثریت کہی گئی ہے نہ کہ کلیت و عمومیت کی بنیاد پر۔

ثبوتِ مطلب :

اس کا ثبوت وہ اعداد و شمار ہیں جو بعض متمدن ممالک جیسے امریکہ وغیرہ سے حاصل کیے گئے ہیں۔ ان اعداد و شمار کے مطابق بعض متمدن ممالک میں عالی رتبہ

جنوں، پروفیسروں، فوجی اور انتظامی شعبوں کے سربراہوں جیسے اعلیٰ عہدوں پر فائز عورتوں کی تعداد محض دس فیصد ہے یا پھر بیس فیصد سے کہیں بھی زیادہ نہیں ہے۔ اور یہاں ہم نے بڑے جدید ترین ممالک کے اعداد و شمار کا حوالہ اس لیے دیا ہے کہ کہیں یہ نہ کہا جائے کہ چھوٹے سپمانڈہ ممالک میں تو عورتوں کی صلاحیتوں کو برباد کیا گیا ہے اور ان کی ذہنی ترقی کے لیے سہولتیں فراہم نہیں کی گئیں۔ جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں گھر کی تربیت اور اسکول سے لے کر یونیورسٹی کی تعلیم تک دوش بدوش مصروف رہتے ہیں۔ اس کے باوجود متذکرہ بالا فرق سامنے آیا ہے اور یہ اعداد و شمار ہماری اس بات کو واضح کرنے کے لیے بہت کافی ہیں۔

مطلب : ۲

جب عورت اور مرد کی طبیعی صلاحیتوں اور نفسیاتی خصوصیات کا وقت نظر کے ساتھ مطالعہ کیا جاتا ہے تو ان دونوں طبقوں کی ذاتی صفات میں بڑا فرق معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً شجاعت کی صفت مردوں میں عورتوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے جبکہ عورتوں میں رحم اور نرمی کی صفت مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہی حال بعض دوسری صفات کا ہے۔

مطلب : ۳

یہی حال عورت اور مرد کی بدنی اور جسمانی صلاحیتوں کا ہے

یعنی تجربہ اور مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ مرد کی جسمانی طاقت اور بدنی صلاحیت بالعموم عورت کی جسمانی طاقت سے زیادہ ہوتی ہے۔

مطلب : ۴

یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ خاندان کو معاشرہ کی بنیاد کی اور اولین اکائی کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ خاندان کی بہت سی اکائیوں سے مل کر ہی ایک بڑے اجتماع کا ظہور ہوتا ہے جیسے شہر یا ملک۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ہر بڑا اجتماع یا معاشرہ ایک تشکیل و تنظیم کا محتاج ہوتا ہے اور تنظیم کے لیے ایک سربراہ اور منتظم کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بڑی گڑبڑ اور بد نظمی پیدا ہوگی۔ یہ ایک ایسا اصول اور قاعدہ ہے جس کی پابندی چھوٹی سے چھوٹی تنظیم کے بارے میں بھی ہونی چاہیے۔

جو کچھ اوپر لکھا ہے اس کے نتیجے اور حاصل کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ اگر دو میاں بیوی اور ایک لڑکے اور ایک لڑکی پر مشتمل خاندان کو ایک چھوٹی ریاست کے طور پر تسلیم کیا جائے اور اس ریاست کے لیے ایک ایسے سربراہ کا انتخاب عمل میں آئے جو اس ریاست کی فکری رہنمائی کر سکے، روحانی تربیت کا فرض انجام دے سکے، اس کے سیاسی اور اقتصادی مسائل اور دوسرے تمام متعلقہ شعبوں کے مسائل کو بخوبی حل کر سکے تو آپ بتائیے اس ریاست کے چار افراد میں سے کسے سب سے زیادہ موزوں سمجھ کر منتخب کیا جاسکے گا؟

یہ بات ظاہر ہے کہ بچے تو اس کے لیے موزوں نہیں ہو سکتے اور مرد

اور عورت میں سے عورت بھی اس کے لیے موزوں نہیں ہو سکتی۔ مرد ہی کی ذات ایسی ہے جو ان شرائط کو پورا کر سکتی ہے اور اسی کو اس خاندان کی ریاست کا سربراہ منتخب ہونا چاہیے۔

اگر مرد کو خاندان کی ریاست کا سربراہ منتخب کر لیا گیا تو ریاست کی سربراہی کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی رعایا سے نرمی کے ساتھ پیش آئے اور ان کی شخصی و اجتماعی فلاح و بہبود کا کام انجام دیتے ہوئے ان کی رہنمائی کرے اور اگر رعایا میں کوئی جہالت و نادانی اور حرص و ہوس کا رویہ اختیار کرے تو ایک مہربان معلم کی طرح انھیں نصیحت کے ذریعہ راہ راست پر لانے کی کوشش کرے۔ اس پر بھی وہ زمانیں تو زبانی اور عملی طور پر ان کی سرزنش کرے اور اس کا بھی کوئی اثر نہ ہو تو خاص شرائط کے مطابق جسمانی تعزیر کے ذریعہ ان کی اصلاح کی کوشش کرے۔

اگر ریاست کا یہ مطلب نہیں تو پھر ریاست کے اور کیا معنی ہوں گے؟

اور اب آیت شریفیہ کے اس مراد و مفہوم پر غور فرمائیں جس کا تعلق عورت کی تشبیہ اور اسے مارنے سے ہے۔

“الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ”

(القرآن)

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر قوام بنایا ہے۔ یعنی مردوں کو عورتوں پر (ذہنی اور جسمانی طور پر) برتری عطا فرمائی ہے۔ عورتوں کی زندگی کی باگ ڈور مردوں کے ہاتھ میں ہے اس لیے مرد ہی عورتوں کا سرپرست اور قوام ہوگا۔

حاصل یہ کہ صالح خواتین وہ عورتیں ہیں جو اللہ اور اس کی شریعت کے آگے سر جھکا دیتی ہیں اور جب شوہر موجود نہ ہو اس کے حقوق کی محافظ اور نگہبان بنتی ہیں اور یہ سوچتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود عورت کے حقوق بھی مسند رکھے ہیں جن کے ادا کرنے کا مرد پابند ہے۔

اگر تمہیں عورتوں کے بارے میں یہ خوف ہو کہ وہ ان احکام الہی سے روگردانی اختیار کریں گی جن کا تعلق ان کے فرائض اور خانداری سے ہے تو انہیں احکام الہی کے آگے سرتسلیم خم کرنے پر آمادہ کرنے کے لیے سپید نصیحت اور افہام و تفہیم سے کام لو اور پھر خواب گاہ میں ان سے الگ ہو کر انہیں تنبیہ کرو اور اس پر سبھی وہ راہ راست پر نہ آئیں تو انہیں مار سکتے ہو (تاکہ وہ اپنے فرائض انجام دینے کے لیے تیار ہو جائیں)

اس تشریح کے بعد آیت شریفہ کی مراد اور مفہوم یہ سامنے آتا ہے کہ عورت کا ان فرائض اور حقوق کے ادا کرنے سے روگردانی کرنا جو اسلام نے اس پر عائد کیے ہیں، نہیں عن المنکر سے متعلق احکامات کے ذیل میں آتا ہے جس کا خاص طور پر اس معاملہ میں ذکر کیا گیا ہے اور یہ بات کسی منطقی کی رو سے بھی عقل و شریعت کے خلاف نہیں ہے۔

"جبرئیل نے عورتوں کے بارے میں اس قدر سفارش کی کہ میں نے خیال کیا کہ وہ طلاق دینے کو حرام قرار دے دیں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آیا کرو۔" اے

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "عورتیں تمہارے ہاتھوں میں ایک امانت کے طور پر ہیں ان پر سختی نہ کرو اور بغیر کسی معقول و جائز وجہ کے انہیں نہ چھوڑو۔" اے

خولہ نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: "عورت کا مرد پر کیا حق ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میرے بھائی جبرئیل نے عورتوں کے بارے میں اس قدر سفارش کی کہ میں نے یہ خیال کیا کہ مرد کو (معمولی توہین آمیز کلمہ) اُت تک کہنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ جبرئیل نے کہا: محمد! عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، وہ زندگی کی مشکلات اور تکلیفیں برداشت کرتی ہیں، خدا کے حکم، نص قرآن اور سنت اور شریعت محمدی کی ہدایت کے تحت وہ تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں۔ تم ان سے جو نفع حاصل کرتے ہو اور وہ تمہارے بچوں کو اپنے شکم میں رکھ کر پرورش کرتی ہیں اور ان کی ولادت کے وقت سخت درد و تکلیف میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اس سب کے عوض کچھ واجب حقوق ان عورتوں کے تم پر عائد ہوتے ہیں۔ تم ان پر مہربان رہو، ان کا دل خوش رکھو تاکہ وہ تمہارے ساتھ اتفاق سے رہیں، ان سے کراہت اور ملال کا اظہار نہ کیا کرو، جو کچھ زہر کی صورت

میں) انھیں دے چکے ہو، اس کے بارے میں لاپرواہی نہ کرو اور کوئی چیز ان سے بالجبر واپس نہ لو۔“ ۱۷

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اچھی طرح جان لو جو شخص اپنی بیوی کو جبر و دباؤ کے نیچے رکھے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ دونوں اس سے اس وقت تک ناراض ہیں جب تک وہ جہر ادا کر کے آزاد نہ ہو جائے۔“ ۱۸

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری رفیقہ حیات تیرے واسطے سے بد بخت ترین لوگوں میں شمار ہو۔“ ۱۹

امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند عزیز بن حسن علیہ السلام سے فرمایا:

”کوئی بھی کام جو عورت کے جسم و جان سے مناسبت نہیں رکھتا، اس پر مت ڈالو تاکہ اس کی تازگی بیشتر، اس کی لطافت زیادہ اور اس کا حسن پائیدار تر رہے۔“

”عورت ناز بولو کے دستہ کی طرح ہے نہ کہ اکھاڑے کے پہلوان کی طرح۔“

۱۷ نکاح المستدرک باب ۶۷ خیر ۲

۱۸ بحار الانوار جلد ۷۶ صفحہ ۳۳۶ نو

۱۹ بحار الانوار جلد ۷۷ صفحہ ۲۲۹ ف

فصل ۵

عورت کی بد اخلاقی پر تحمل کرے

مرد کو عورت کی بعض ناپسندیدہ عادتوں کے باوجود اس کے ساتھ نباہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے پسند نہ آنے والے کاموں سے چشم پوشی کرے، اس کی لغزشوں سے درگزر کیا کرے۔ یہ طرز عمل میاں بیوی کے تعلقات کو قائم رکھنے، انھیں دوام بخشنے اور دونوں کے درمیان الفت بڑھانے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص عورت کی ناپسندیدہ عادت کو اللہ تعالیٰ کی خاطر برداشت کرتا ہے، اسے ہر بار اپنے صبر کا ثواب زیادہ ملتا ہے اور اس طرح عورت کے گناہ میں اضافہ ہوتا ہے۔“ ۲۰

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عورت کے برے اخلاق کو برداشت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے شکرگزاروں

کا ثواب عنایت فرماتا ہے۔“ اے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا :
 ”شوہر پر عورت کا وہ کون سا حق ہے کہ اگر وہ اسے
 ادا کرے تو گویا اس نے اچھا سلوک کیا؟“ آپ نے فرمایا:
 ”اس کے کھانے پینے کے خرچ اور لباس کا انتظام کرے، اس کی
 خطاؤں سے درگزر کرے۔ میرے والد کی ایک بیوی تھی وہ
 مسلسل انھیں اذیت پہنچاتی رہتی، آنجناب اسے معاف
 فرماتے رہتے۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”ہمیشہ میں ایک درجہ ہے، اس درجہ تک کوئی
 نہیں پہنچے گا مگر عادل حکمران یا اپنے عزیزوں کے ساتھ
 اچھا سلوک کرنے والا یا صبر کرنے والا عیال دار شخص۔“ ۳



۱۷۰ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۹۰ خ ۵

۱۷۱ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۸ خ ۱

۱۷۲ بحار الانوار ج ۱۰ ص ۲۰ - ل

فصل — ۶

بیوی کے بارے میں بیجا غیرت کا اظہار نہ کرے

ایک روایت میں آیا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے حضرت امام
 حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے نام اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا:

”ایسا نہ ہو کہ تم غیرت کا بیجا اظہار کرو اور بے گناہ

عورت کو جابرانہ طور پر ملامت و سرزنش کا نشانہ بناؤ،

کیونکہ یہ چیز خود پاک دل خواتین کو فساد کی راہ پر ڈال

دیتی ہے لیکن ان پر اپنی گرفت مضبوط رکھو اور اگر ان کے

اندر کوئی چھوٹی یا بڑی برائی دیکھو جس قدر جلد ہو سکے اسے

اکھار پھینکنے کی کوشش کرو۔ کہیں وہ ایک سنگین صورت

اختیار نہ کرے تاکہ گناہ کا خیال ان کے دماغ سے نکل جائے۔“

(اس روایت کا متن و مسائل اور وافی دونوں کتابوں میں واضح اور صاف نقل

نہیں ہوا ہے اس لیے روایت کا ترجمہ اس کے صحیح مفہوم و مراد کا اندازہ لگا کر

کیا گیا ہے۔)

”اگر اپنی بیویوں کی طرف سے تمھارے دل میں کوئی

بدگمانی پیدا ہو جائے تو اسے جس قدر ممکن ہو سکے دور

۱۷۳ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۱۳۴ - ۱۰۳ خ ۱

کرنے کی کوشش کرو۔ غلطی چھوٹی ہو یا بڑی، بار بار سرزنش نہ کرو کیونکہ یہ چیز گناہ کی طرف لے جاتی ہے اور تمہیہ کی قدر و قیمت کو گھٹا دیتی ہے۔" اے



فصل — ۷

خود کو اپنی بیویوں کے لیے آراستہ کرو
عورت کے سامنے کندھیلے اور نفرت انگیز بن کر نہ رہو

حسن بن جہم فرماتے ہیں:

"میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو خضاب لگاتے ہوئے دیکھا میں نے کہا: "میں آپ کے قربان جاؤں آپ نے خضاب لگایا ہے؟" آپ نے فرمایا: ہاں بے شک مرد کا خود کو درست اور آراستہ رکھنا عورت کی عفت میں اٹھانے کا سبب ہے (کہ وہ دوسروں کی طرف نگاہیں نہ اٹھائے) بہت سی عورتیں اس لیے آلودہ ہو گئیں کہ ان کے شوہروں نے اپنے حلیے کو درست اور آراستہ نہیں رکھا۔ کیا

تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہاری بیوی آشفتنہ حال اور پریشان بال نظر آئے؟ "میں نے عرض کی: "جی نہیں" آپ نے فرمایا: پاکیزگی، خوشبو لگانا اور بالوں کو ترشوانا پیغمبروں کے اخلاق میں سے ہے۔" اے

بہت سی دوسری روایات میں مسلمانوں کو پاکیزگی اور صفائی کی ترغیب دی گئی ہے اور کئی احادیث میں خاص طور پر پاکیزگی پر زور دیا گیا ہے اور مسواک، حمام، سر دھونے، تیل لگانے، کنگھی کرنے، مونچھوں کو کم کرنے، ناخن تراشنے، عطر لگانے اچھا لباس پہننے، تمام زینتوں کو اختیار کرنے اور جائز آراستگی کی ہدایت کی گئی اور اس حد تک کی گئی کہ "النظافة من الایمان" یعنی مومن کی علامت پاکیزگی ہے کا فقرہ زباں زد عام ہو گیا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بزرگ اجداد سے روایت کرتے ہوئے فرمایا:

"بنی اسرائیل کی عورتوں نے عفت و تقویٰ کی راہ ترک کر دی اور اس کا سبب بجز اس کے اور کچھ نہیں تھا کہ ان کے شوہر انہیں خوش رکھنے کے لیے خود کو درست اور آراستہ نہیں رکھتے تھے۔ عورتیں بھی مردوں سے اسی چیز کی توقع کرتی ہیں جن کی توقع مرد، عورتوں سے رکھتے ہیں۔" اے



۱۴۱ باب مقدمات النکاح

۱۰۲ ص ۷۶ بحار الانوار ج ۷

۷ نکاح المستدرک باب ۸۱ خ ۷

فصل ۸

خوش کلام نبو، بات چیت میں لطافت سخن اور نرمی گفتار سے کام لو

امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا:
"عورتوں کے ساتھ ہر حال میں ہم آہنگی اور صلح و صفائی
کا رویہ اختیار کرو، ان کے ساتھ اچھی اور نرم بات کرو
تاکہ وہ بھی تمہارے ساتھ اچھا رویہ اختیار کریں۔"

"نفسیاتی نقطہ نظر سے بھی زبان کی نرمی سیاں بیوی
کے روابط میں استحکام اور باہمی مہر و محبت کو دوام بخشنے
میں بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔" اے

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

"مرد کا اپنی بیوی سے یہ کہنا کہ میں تجھ سے محبت
کرتا ہوں، کبھی اس کے دل سے نہیں نکلے گا۔"

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"حسن و خوبصورتی زبان میں پوشیدہ ہے۔"

اس کے علاوہ قرآنی آیات اور بہت سی روایات میں خوش کلامی کے
بارے میں لوگوں کو بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔
قرآن کا ارشاد ہے:

"وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔"

"اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔" اے

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا:

"خوش کلامی مال میں اضافے اور رزق میں کثرت
کا سبب بنتی ہے، خاندان میں مقبولیت اور جنت میں
داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ گالی دینے والوں، عیب جو اور بد زبان
لوگوں اور لپیٹ کر مانگنے والے گدا کو دشمن رکھتا ہے۔
اور بردبار، باعفت اور پاکدامن لوگوں کو دوست رکھتا
ہے۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اسے بُری اور گندی
باتوں سے بچاؤ۔"



فصل ۹

اپنی بیوی کو معروف کا حکم دو اُسے منکر سے روکو

اگرچہ ان دونوں فرائض کا تعلق اسلام کے کلی احکام سے ہے اور جس شخص پر بھی اس فریضے کی ادائیگی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے ان دو تاکیدات واجبات اور اللہ کی طرف سے عائد ہونے والے فریضے کی ادائیگی کی فکر کرنی چاہیے حتیٰ کہ اگر عورت کے بھی امکان قدرت میں ہو تو اسے مرد کو معروف کا حکم دینا چاہیے اور اسے منکر سے روکنا چاہیے۔

لیکن شوہر کے بارے میں اس فریضے کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا:

”وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْتَرَبِيْنَ“

”اپنے خویش و اقربا کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراؤ۔“

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

”اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”خود کو اور اپنے

اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ

اور پختہ ہوں گے“ تو سمجھ رہا ہوں کہ اپنی عورتوں کو دوزخ کی

آگ سے کس طرح بچائیں؟“ آپ نے فرمایا: انھیں نیکی

کا حکم دو اور بُرائی سے روکو۔“ اس شخص نے کہا: ”ام

انھیں امر و نہی کرتے ہیں لیکن وہ قبول نہیں کرتیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم نے امر و نہی کی ہے تو اپنی ذمہ داری پوری کر لی۔“

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”عورتوں کو نیک راستے پر چلانے کے لیے (ضرورت ہو تو) زور و کوب کرو۔“



فصل ۱۰

بیوی کے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم نہ کرو

عورتوں کے غلام اور ان کی خواہش کے بندے نہ بنو

سائے کی طرح ان کے پیچھے نہ لگے رہو

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص بس اپنی بیوی کے زیرِ حکم رہتا ہے اللہ تعالیٰ

اسے منہ کے بل دوزخ میں ڈال دے گا۔“

۱۔ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۹۲ خ ۴

۲۔ نکاح المستدرک باب ۶۷ خیرم

۳۔ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۹۵ خ ۱

توضیح:

اس حدیث اور دوسری احادیث میں عورت کی فرمانبرداری کی مذمت کی گئی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پہلے تو عورت کو ہوس پرست اور نفسانی خواہشات کا غلام اور اسلامی ضوابط سے خود کو خارج رکھنے والی نہیں ہونا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ مرد کو بھی بغیر کسی قید و شرط کے عورت کی خواہشات کے ہاتھ میں اپنی لگام نہیں دے دینی چاہیے۔

کیونکہ اس صورت میں فساد اور تباہی پھیلے گی اور خاندان کے تمام افراد اور ان کی نسل میں بے حیائی اور منکرات پھیل جائیں گے۔ بعد میں ذکر کی جانے والی احادیث اس بات کی تائید کرتی ہیں۔

نیز آپ نے فرمایا:

”عورت کی اطاعت پشیمانی کا ذریعہ ہے۔“ ۱۷

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”عورتوں کے ارادے کے غلام نہ بنو کیونکہ وہ تمہیں اپنے ناپسندیدہ کاموں کی طرف لے جائیں گی۔“ ۱۸

دوسری روایت میں آپ نے فرمایا:

”مومن کا سب سے شدید دشمن اس کی بڑی رفیقہ حیات ہے۔“ ۱۹

۱۷۔ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۹۵ خ ۲

۱۸۔ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۹۴ خ ۵-۶

”عورت کی غلامی ایک نادانی کا بوجھ ہے۔“ ۱۷

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

”جو شخص بھی اپنی لگام اپنی بیوی کے ہاتھ میں

دے دیتا ہے وہ ملعون ہے۔“ ۱۸



فصل ۱۱

اگر لڑکی تولد ہو تو بیوی کو تنگ نہ کرے

اور بد اخلاقی سے پیش نہ آئے

لڑکی تولد ہونے کے جسم میں بیوی کا مواخذہ کرنا عقل و دین کی رُذ سے سخت ناپسندیدہ بات ہے اور اس کی سخت ممانعت ہے۔ یہ بڑی رسمِ جاہلیت کی روایات اور دورِ وحشت کی عادتوں سے تعلق رکھتی ہے (اسلام نے ان تمام جاہلانہ رسموں کو پامال کیا اور ان سب کو باطل قرار دیا ہے) کیونکہ پہلی بات تو یہ کہ عورت اس معاملے میں بالکل بے قصور ہے اور لڑکی کی ولادت میں اس کے اختیار

۱۷۔ نکاح المستدرک باب ۷۳ خ ۲

۱۸۔ بحار الانوار جلد ۱۰ صفر ۲۲۸ مکا

کو ذرا بھی دخل نہیں۔ دوسرے یہ کہ لڑکی کی ولادت پر تشریف دینی اختیار کرنا، اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر معترض نہ ہونا اور وقت پر الہی پر ناخوشی کا اظہار کرنا اور لڑکی پیدا کرنے والی ہستی کی حکمت و تدبیر کی مخالفت کرنا ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ہر وہ شخص جو میری قبضا پر راضی نہیں ہے اور میری تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا میرے سوا اگر کوئی اور خدا ہے تو اسے تلاش کرے۔"

نیز فرمایا:

"جو شخص خدا کی طرف سے ملنے والی روزی پر راضی رہتا ہے اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں، یعنی وہ خوش و خوشترم رہتا ہے۔"

"مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے، اللہ تعالیٰ اس کے حق میں سولے خیر کے کوئی فیصلہ نہیں کرتا خواہ وہ چاہے یا نہ چاہے۔"

"جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس کے قضا و قدر کے فیصلوں کے بارے میں الزام دیتا ہے اور اس کو انسان کا خیر خواہ نہ سمجھے تو گویا اس نے اپنے پروردگار کے بارے میں انصاف نہیں کیا۔"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص خود کو قضاۓ الہی کے حوالے کر دیتا ہے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نافذ ہو جاتا ہے قضا اس تک پہنچ جاتی ہے اور وہ اجر و ثواب بھی حاصل کر لیتا ہے۔ اور جو قضاۓ الہی پر ناخوشی ظاہر کرتا ہے، قضاۓ الہی تو اس کے حق میں نافذ ہو جائے گی لیکن اسے کوئی اجر بھی نہیں ملے گا۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بتدرجہ مومن کو میری قضا و قدر پر راضی رہنا چاہیے تاکہ میں اس کا نام صدیقین (اخلاص کے ساتھ سچ بولنے والے) میں درج کروں۔"

"جو بھی مومن خود کو خوشی سے رضائے الہی کے سپرد کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہترین تقدیر رکھ دیتا ہے۔"

"قضا و قدر کے ناخوش کرنے والے فیصلوں پر راضی رہنا یقین کے سب سے اونچے درجات میں سے ہے۔" اے

امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک نے آپ کی خدمت میں عرض کی:

"میں نے مدینہ میں شادی کی ہے۔" آپ نے فرمایا:

”یہ شادی کیسی رہی؟“ میں نے کہا: ”جو کبھی بھلائی میں نے کسی عورت میں دیکھی ہے اسے میں نے اس خاتون کے اندر موجود پایا۔ البتہ اس نے مجھ سے ایک خیانت کی۔“ آپ نے فرمایا: ”وہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: ”اس کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔“ آپ نے فرمایا: ”اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تو لڑکی سے بیزار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: باپوں اور اپنے فرزندوں کے بارے میں تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون تمہارے حق میں زیادہ سود مند ہے۔“ (یعنی ممکن ہے کہ وہی لڑکی کہ جس سے تم دور بھاگتے ہو اس کا نفع تمہارے حق میں اپنے بیٹے سے زیادہ ہو) لے



MAHODALY ALIBAY SONDARJEE
Marchandises Generales
Quincailleries
TSARALALANA-ANTANANARIVO

SOMASOC
ANTANANARIVO
(MADAGASCAR)

لے وسائل ابواب احکام الاولاد باب ۵ خ ۱

باب چہارم

فصل ۱

عورت کے فرائض شوہر کے بارے میں

یعنی عورت کے ذمہ مرد کے حقوق

عورت کے فرائض مرد کے بارے میں بہت سے ہیں۔ ان میں سے

چند یہ ہیں:

اطاعت کرنا اور مرد کی رضامندی حاصل کرنا، یہ عورت کا ایک عام فریضہ ہے اور بعض مواقع پر اسے ایک واجب کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ جیسے جنسی تعلقات کے بارے میں اور کہیں جانے اور سفر کرنے میں مرد کی رضامندی حاصل کرنا۔ اکثر مواقع پر یہ مستحب ہے جیسے کہ آگے بیان کیا جائے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

” ایک عورت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: ”یا رسول اللہ! مرد کا حق عورت پر کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا: اطاعت اور فرمانبرداری۔“ اے

توضیح:

اس حدیث اور بعد میں آنے والی احادیث میں اطاعت سے مراد مرد کی ایسی فرمانبرداری ہے جو اسلامی ضوابط کے دائرے میں رہ کر کی جائے۔

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:

” پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربان کے روز ایک لونٹ کی نیکی بیٹھ پر سوار تھے اور مدینہ کے دروازے کے باہر تشریف لے جا رہے تھے، راستہ میں آپ کی ملاقات چند عورتوں سے ہوئی۔ آپ رک گئے اور فرمایا: ”عورتو! صدقہ دیا کرو اور اپنے شوہروں کی فرمانبرداری کیا کرو۔“ اے

حضرت امام حنفی صفاق علیہ السلام، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عورتوں کی بیعت کے ذکر میں فرماتے ہیں:

” حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”عورتو!

سنو، میں تم سے اس امر کے بارے میں بیعت لیتا ہوں

کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرو، چوری اور زنا نہ کرو، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، اپنے ہاتھوں تہمت و افترا مت گھڑو، ناجائز اولاد اپنے شوہر کے گھر نہ لائے اور سپید بے معرفت کاموں میں شوہر کی نافرمانی مت کرو، کیا تم اس کا اقرار کرتی ہو؟“ انھوں نے کہا: ”بے شک ہم اس کا اقرار کرتی ہیں۔“ اے

” اگر عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرے، رمضان کے

روزے رکھے، خانہ خدا کی زیارت کرے، شوہر کی اطاعت

کرے اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے حق کو پہچانے تو وہ پھر

جس دروازے سے بھی چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔“ اے

مراد یہ ہے کہ وہ اپنے شرعی اور اسلامی فرائض کو انجام دے اور اس کلام کا مفقود یہ بیان کرنا ہے کہ مرد کی رضامندی حاصل کرنا عورت کی لازمی ذمہ داریوں کا ایک حصہ ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

” کیا میں تمہاری ان بہترین عورتوں کی نشاندہی نہ کروں

جن کا بہشت انتظار کر رہی ہے۔ وہ عورت جو اولاد پیدا

کرنے والی اور مہربان ہو، جب کبھی اس سے شوہر کو کوئی

تکلیف پہنچے یا وہ اس سے ناراض ہو تو وہ اس سے معافی

طلب کرنے کے لیے اس کے پاس آئے، اس کا ہاتھ تھامے اور کہے۔ خدا کی قسم! جب تک تم مجھ سے راضی اور خوش نہ ہو جاؤ گے میری آنکھیں نیند سے دُور رہیں گی۔“ اے

”ہر شائستہ عورت جو اپنے پروردگار کی عبادت کرتی ہے، واجبات پورے کرتی ہے اور شوہر کی اطاعت کرتی ہے، وہ جنت میں داخل ہوگی۔“ اے

”ہر وہ عورت جو نماز ادا کرتی ہے۔ ہوس رانی کے لیے گھر سے باہر نہیں جاتی، اور شوہر کی فرمانبرداری کرتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ بخش دے گا۔“ اے

”خولاً! اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مقام رسالت پر فائز کیا، عورت کے ذمے مرد کے حقوق ہیں۔ جب شوہر ازدواجی تعلق کے لیے خواہش ظاہر کرے تو وہ اسے قبول کرے، اس سے جھگڑا اور مخالفت نہ کرے۔“
یعنی اپنے داخلی امور کے انتظام کے لیے باہمی مفاہمت سے کام لیں۔ اے

”عورت جب شوہر کا حق ادا نہ کرے اس نے

خدا کا حق ادا نہیں کیا۔“ اے



فصل ۲

خود کو پاک صاف رکھے، سنگھار کے بغیر
میلی کھیلی اور نفرت انگیز بن کر نہ رہے

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”عورت کے لیے یہ بات سزاوار نہیں ہے کہ وہ بغیر زیور کے رہے خواہ گلے میں ایک گلو بندیا با رہی کیوں نہ ڈال لے۔ عورت کے لیے یہ بھی مناسب نہیں کہ اس کے ہاتھ بے رنگ اور سادہ رہیں، کچھ نہیں تو ہاتھوں کو تہندی ہی سے سرخ کر لیا کرے، خواہ وہ کتنی ہی بڑی عمر کی کیوں نہ ہو۔“ اے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا:

”عورتیں اپنے بالوں میں جو چٹیلہ لگاتی ہیں اس کا

اے نکاح المستدرک باب ۷۰ خ ۵

اے مسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۵ خ ۱

اے، نکاح المستدرک باب ۵۹ خ ۳۰-۴

اے، نکاح المستدرک باب ۶۰ خ ۲

لگانا کیسا ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں“
عورت اپنے شوہر کے لیے جو بھی آرائش کرے جائز ہے۔“ اے

عزیز کہتی ہیں:

”حضرت علی ابن ابی طالب کی بیٹی، حضرت فاطمہ کی خدمت میں، میں نے حاضری دی۔ وہاں ایک بوڑھی عورت موجود تھی، اس نے اپنی گردن میں ایک مالا ڈال رکھی تھی اور اس کے ہاتھوں میں دست بند بھی تھے۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا: ”یہ بات مکروہ ہے کہ عورت (لبیر سنگھار) کے مرد کی طرح رہے۔“ اے



فصل — ۳

عفت کی حفاظت کرنیوالے ماحول سے بغیر اجازت باہر جائے

یہ شوہر کے اہم ترین حقوق میں سے ہے اور اس کا شمار عورت کے سب سے زیادہ سود مند فرائض اور اس کی بہترین صفات میں ہوتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے

۱۔ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۱۰۱ خ ۲

۲۔ نکاح المستدرک باب ۶۴

دین کی حفاظت کرتی ہے، اپنی عزت و آبرو کو محفوظ رکھتی ہے اور خاندانی معاشرہ کی بنیاد کو مضبوط بناتی ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”گھر میں جگمگ کر بیٹھی رہو، پچھلے دور جاہلیت کی خواتین

کی طرح خود آرائی نہ کرو۔“ اے

ایک عورت نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا:

”مرد کا حق عورت پر کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا:

”ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کی رضامندی حاصل

کیے بغیر جہاں چاہے گھومتی پھرے، اگر وہ ایسا کرے گی تو آسمان

زمین کے فرشتے اور غضب و رحمت کے تمام ملائکہ اس پر اس

وقت تک نفرین بھیجیں گے جب تک وہ گھر واپس نہ آجائے۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”ہر وہ عورت جو خود کو خوشبو میں لیس کر باہر جائے

وہ لعنت کا ہدف بنی رہتی ہے، جب تک کہ گھر واپس نہ

آجائے۔“ (یعنی ایسا اس صورت میں ہو گا جب کہ اس نے

اختران کی راہ اختیار کی ہو یا کسی بڑے ارادے سے باہر نکلے ہو) اے

۱۔ سورہ احزاب ۲۳ آیت ۳۳

۲۔ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۷۹ خ ۱

۳۔ وسائل ابواب مقدمات النکاح - باب ۷۹ خ ۱ - بحار الانوار جلد ۷۶

ص ۳۲۹ اور جلد ۱۰ ص ۲۴۲

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں قبیلہ انصار کا ایک شخص سفر پر روانہ ہوا اور اس نے جاتے ہوئے اپنی بیوی کو تاکید کی کہ وہ گھر سے باہر نہ نکلے جب تک کہ میں گھر واپس نہ آ جاؤں۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ اس عورت کا باپ بیمار پڑ گیا۔ اس عورت نے ایک قاصد کو بھیج کر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھر سے نکلنے اور باپ کی عیادت کے لیے جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا ”گھر میں بیٹھی رہو اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرو“ باپ کی حالت نازک ہو گئی، اس عورت نے پھر آپ کی خدمت میں پیغام بھیجا اور اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی جواب دیا۔ باپ کا انتقال ہو گیا۔ اس نے پھر اجازت طلب کی کہ اسے اپنے باپ کی نماز جنازہ میں شرکت کا موقع دیا جائے۔ پھر حضور نے وہی جواب دیا۔ حتیٰ کہ باپ کو اس کی قبر میں دفن کر دیا گیا اور اس عورت نے گھر سے باہر قدم نہیں نکالا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیام بھیجا کہ: ”اللہ تعالیٰ نے شوہر کی اس فرمانبرداری پر تجھے اور تیرے باپ کو بخش دیا۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولا سے فرمایا:

اے رسال ابواب مقدمات النکاح باب ۹۱ خ ۱

”اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مقام رسالت پر فائز کیا ہے جو بھی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل کر کسی شادی کی مجلس میں شرکت کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر چالیس بار لعنت بھیجتا ہے۔“ اے

علی بن جعفر نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے دریافت کیا: ”کیا عورت کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے؟“ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

”اپنی خواتین کو اجنبیوں کے ساتھ اختلاط سے دور رکھو۔ کیونکہ وہ جس قدر حجاب و حیا کے ساتھ رہیں گی ان کی عفت محفوظ رہے گی۔ اور یہ نکتہ اپنے پیش نظر رکھو کہ ان کے باہر جانے اور منظر عام پر آنے کا فسار ایسا ہی ہے جیسے کہ تم ایسے لوگوں کو اپنے گھر لے جاؤ جو قابل اعتماد نہ ہوں اور اگر تم اس طور پر لوگوں میں معروف ہونا چاہو تو پھر یہ کام ضرور کرو۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے نکاح المستدرک باب ۶۰ خ ۲

اے بحار الانوار جلد ۱۰۳ صفحہ ۲۵۲ نہج

”چار چیزیں مکرتھن ہیں..... (ان میں سے ایک یہ ہے) ایک ایسی عورت جس کی شوہر تو حفاظت کرے لیکن وہ شوہر کے ساتھ خیانت کرے۔“ لے

فصل ۴

شوہر کو تکلیف نہ دے، سُنْدُ خُو، بد زبان بد کلام اور ترش رُو بن کر نہ لے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”جو عورت اپنے شوہر کو اذیت پہنچاتی ہے اس کی نماز اور اس کا کوئی عمل خیر خدا کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرے۔ ایسی عورت خواہ شب و روز نمازیں پڑھے، روزے رکھے، غلام آزاد کرے اور خدا کی راہ میں مال خرچ کرے۔ آخر کار یہ عورت سب سے پہلے آتش دوزخ میں داخل کی جائے گی۔ اور وہ مرد بھی جو اپنی رفیقہ حیات کو اذیت پہنچائے اور اس کے حق میں ظلم و

ستم روا رکھے اسی عذاب اور کیفر کردار کو پہنچے گا۔“ لے

توضیح:

اذیت و تکلیف دینے سے مراد بغیر کسی وجہ اور عذر کے ایسا کرنا ہے، شرعی احکام اور یا قدرتی حوادث کی بنا پر کوئی اذیت پہنچتی ہے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ اگر شوہر عورت سے اس لیے ناراض ہو کہ وہ اپنے اوپر واجب فرائض کو پورا کر رہی ہے تو عورت گناہ گار نہیں ہوگی۔ اگر عورت غیر اختیلائی حوادث سے دوچار ہو، جیسے مزاج کی سستی و کسالت اور لڑکی کا نولد ہونا، عورت کی اپنی مرضی کے بغیر رشتہ داروں کا آنا جانا اگر ان غیر اختیاری اسباب کی بنا پر شوہر کو اذیت و تکلیف پہنچتی ہے تو عورت اس سلسلے میں ذمہ دار نہیں ہوگی۔

اسی طرح عورت کو بلا وجہ مارنے کی ممانعت کی گئی ہے اگر عورت مرد کے افلاس یا بیماری کی وجہ سے ناخوش ہو تو مرد سے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔
ہاں اگر یہ چیز ضرر اور حرج کی حد میں پہنچ جائے تو وہ اسے طلاق دے دے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے لیے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

”عورتو! صدقہ دو خواہ اپنے زیور میں سے یا ایک دانہ خرما کی صورت میں، کیونکہ بھٹکارے دوزخی ہونے کا خوف ہے۔ اس لیے کہ تم بدزبانی کرتی ہو اور لعنت بھینچتی ہو اور شوہر کی خدمات کے لیے اس کی شکر گزار نہیں بنتی ہو۔“ ایک

عورت نے اس پر کہا: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم وہ نہیں جو مدارائے فرائض ادا کرتی ہیں، بچوں کو ہمیں اپنے شکم میں پرورش کرتی ہیں، پھر انہیں دودھ پلاتی ہیں کیا یہ گھر کو سنبھالنے والی لڑکیاں اور بھائیوں سے محبت کرنے والی یہ بنیں ہماری جنس میں سے نہیں ہیں؟" آپ نے فرمایا: "کیوں نہیں، تم بچوں کو اپنے شکم میں پرورش کرتی ہو اور بچوں کی ولادت تمہاری گودوں میں ہوتی ہے پھر تم انہیں بڑی محبت اور پیار سے دودھ پلاتی ہو اگر ان تمام خدمات کے ساتھ عورتیں اپنے شوہروں کو ناراض نہ کرتیں اور انہیں اذیت نہ دیتیں تو کوئی نماز گزار عورت آتش دوزخ میں نہ جلتی۔" اے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو عورت بلاوجہ اپنے شوہر کو غصے میں لاتی ہے اور پوری رات اسی حال میں گزار دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا، جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے۔" اے

علی بن جعفر نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے

دریافت کیا:

"جو عورت اپنے شوہر کو غصے میں لاتی ہے کیا اس کی نماز قبول کی جائے گی؟ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگی تو اس کا کیا حال ہوگا؟" آپ نے فرمایا: "اس کی زندگی معصیت اور گناہ میں بسر ہوگی جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے۔" اے

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولا سے فرمایا:

"عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ مرد کی قدرت و توانائی سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالے یا اس کی شکایت کسی دوسرے کے پاس خواہ وہ اپنا ہو یا بیگانہ۔" اے

توصیہ:

اگر صبر و تحمل اور نپند و نصیحت سے مسئلہ حل ہو جائے تو بہتر ہے لیکن مرد اگر عورت پر ظلم کرے اور اسے برباد کرنے پر تڑپ جائے اور عورت کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہے کہ وہ کسی دوسرے کے پاس اپنی شکایت لے جائے اور خیر خواہ مومنوں سے اور قاضیانِ شرع سے رجوع کر کے ظلم کے سدباب اور اصلاحِ کار کی کوشش کرے۔ اس صورت میں دوسروں کے پاس شکایت لے جانا جائز اور کبھی واجب ہوتا ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۷ مسائل ابواب مقدمات النکاح ۸ خ

۱۸ نکاح المستدرک باب ۶۰ خ ۲

۱۷ مسائل ابواب مقدمات النکاح ب ۸۰ خ ۱

۱۸ مسائل ابواب مقدمات النکاح ب ۸۰ خ ۲

” تم عورتیں لعنت بھیجنے والی اور ناشکری ہو، دس دس سال اپنے شوہر کے گھر میں ناز و نعمت کے ساتھ زندگی گزارتی ہو لیکن اگر ایک روز بھی تنگ دستی ہو جائے یا کوئی پریشانی اور اختلاف رونما ہو تو شوہر کے پچھلے لطف و کرم اور انعامات کو نظر انداز کر کے تم اس سے کہتی ہو کہ میں نے کبھی تجھ سے کوئی بھلائی نہ دیکھی۔ لیکن تمام عورتیں ایک جیسی نہیں ہیں۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

” جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ اتفاق کے ساتھ نہیں رہتی اور اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالتی ہے تو اس کا کوئی نیک کام قبول نہیں کیا جاتا اور وہ خدا سے اس حال میں ملے گی کہ اللہ اس سے ناراض ہو گا۔“ ۲



فصل ۵

خانہ داری کے فرائض، بکوان، دھلائی، گھر کی صفائی

اور اسلامی جیسے کام انجام دے، شوہر کی مدد کرے، یہ اسکے پسندیدہ فرائض ہیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ نکاح المستدرک باب ۴۰ خ ۲
۲۔ بحار الانوار جلد ۷ صفحہ ۳۳۵ لی

نے فرمایا:

” جو عورت بھی اپنے شوہر کے گھر میں خدمت کی نیت سے چیزوں کو قرینے سے رکھے گی تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر ڈالے گا اور جو بھی اللہ کا منظور نظر بن گیا اسے عذاب خداوندی سے امان مل گئی۔ (ایسا اس صورت میں ہو گا جب کہ اس کے حساب میں ناقابل معافی کیے ہو گناہ نہیں ہوں گے)“ اے

دوسری روایت میں آپ نے فرمایا:

” علیؑ اور فاطمہؑ نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ازواجی زندگی کے فرائض دونوں کے درمیان تقسیم فرمادیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھر کے داخلی کام زہرا کے لیے ہیں اور بیرونی کام علی کے ذمے ہیں۔ حضرت فاطمہ فرماتی ہیں: ”اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں اس تقسیم کار سے کس قدر خوش ہوئی کہ میرے باپ نے مجھے مردوں کے درمیان رہ کر کام کرنے کی تکلیف سے دور رکھا۔“ ۱

ایک دوسری روایت میں آیا ہے:

” ایک شائستہ عورت ہزار شائستہ مردوں سے بہتر ہے جو عورت بھی شوہر کی بھلائی کے لیے سات دن کام کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیتا ہے

۱۔ وسائل ابواب احکام الاولاد باب ۶۷ خ ۱
۲۔ وسائل ابواب احکام الاولاد باب ۸۹ خ ۱

اور جنت کے آٹھ دروازے اس پر کھول دیتا ہے کہ وہ جس دروازے سے بھی چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔“ اے

توضیح :

یعنی عورت کا یہ عمل گناہوں کی بخشش و معافی اور جنت میں داخلے کا ذریعہ بنتا ہے لیکن پہلی روایت کی تشریح کرنے ہوئے ہم نے جس شرط کا ذکر کیا ہے وہ یہاں بھی عامد ہوگی۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے :

”اگر عورت پانی کا ایک گھونٹ بھی مرد کے ہاتھ میں دیتی ہے تو وہ اس کی ایک سال کی (مستحب) عبادت سے جس میں وہ دن میں روزے رکھے اور راتوں کو نماز ادا کرے بہتر ہے“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ”خولا“ سے فرمایا :

”جو عورت اپنے شوہر کے لیے لذیذ غذا تیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے قسم قسم کے کھانے تیار کرے گا اور فرمائے گا کہ خوب کھا اور پی۔ یہ ان زحمتوں کی جزا ہے جو تو نے دنیا کی زندگی میں برداشت کی ہیں“ اے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :

۱۷ وسائل ابواب احکام الاولاد باب ۸۹ خ ۲

۱۸ وسائل ابواب احکام الاولاد باب ۸۹ خ ۳

۱۹ نکاح المستدرک باب ۶۰ خ ۲

”فاطمہ زہراؑ نے حضرت علیؑ کے گھر میں داخل کام جیسے روٹی پکانا اور گھر کی صفائی کرنا اپنے ذمے لیے اور امیر المؤمنینؑ نے خارجی کام جیسے لکڑیاں اور گھر کا سودا سلف لانا وغیرہ“ اے



فصل ۶

شوہر کا احترام کرے اور اس کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :

”کچھ لوگ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا: ہم نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ کیا آپ بھی ایسے احترام کی ہیں اجازت دیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، اگر میں اس طرح کا حکم دیتا چاہتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“ اے

۱۷ نکاح المستدرک باب ۶۸ خ ۱

۱۸ وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۱ خ ۱

توضیح:

یہ حدیث اور دوسری احادیث اس حقیقت کو بیان کرتی ہیں کہ عورت کو اپنے شوہر کی رضا مندی حاصل کرنے اور باہمی تعلقات میں محبت و خلوص پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور خاندانی زندگی کی بنیادوں میں پاکیزگی و طہارت اور دوام و استحکام پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیے۔ تاہم یہ بات نہ بھولیں کہ یہ میاں اور بیوی دونوں کا حق ہے۔ لیکن فی الحال اس بحث کا تعلق عورت کے فرائض سے ہے۔

نیز ظرفین کے درمیان اتفاق اور ہم آہنگی پیدا کرنے سے مراد اس چیز کو شریعت کے مطابق اور اسلامی حدود کے اندر رہ کر حاصل کرنا ہے نہ کہ اسے ہر ممکن طریقے سے اور بلا کسی نید و شرط کے حاصل کیا جائے۔

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا:

”عورت کا جہاد شوہر کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا ہے“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولا سے فرمایا:

”عورت کو نفع و نقصان اور شوہر کی سختی اور نرمی

میں صابر رہنا چاہیے جیسے کہ حضرت ایوبؑ کی بیوی نے صبر

کیا۔ انھوں نے اٹھارہ سال تک اپنے شوہر کو سنبھالا اور

سہارا دیا۔ انھیں نہلایا دھلایا، ان کے لیے روٹی پکائی،

البتہ اس کام میں دوسروں نے بھی ان کی مدد کی۔ وہ کبھی اپنے

شوہر کے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا ہی لے کر آتیں جسے وہ کھا لیتے اور خدا کا شکر بجالاتے۔ وہ انھیں کبھی چادر میں رکھ کر پیٹھ پر اٹھاتیں اور وہ یہ کام محبت و شفقت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرتیں۔ آپؐ نے فرمایا: خولا! اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبوت عطا کی، جو عورت کبھی سختی اور نرمی میں اپنے شوہر کا ساتھ بنھائے گی اور اس کی اطاعت کرے گی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایوب علیہ السلام کی بیوی کے ساتھ محشور کرے گا اور جو عورت کبھی اپنے شوہر کی تیز و تند باتوں کو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرے گی اللہ تعالیٰ ہر بات کے بدلے راہ حق میں لڑنے والے روزہ وار مجاہد کا اجر اسے عطا فرمائے گا۔“ اے

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عورت کی سفارش کرنے والی

چیز شوہر کی رضا مندی سے زیادہ موثر نہیں ہے۔ جس

وقت حضرت زہراؑ نے دنیا سے کوچ کیا۔ امیر المؤمنینؑ نے

ان کے سر ہانے کھڑے ہو کر فرمایا: اے اللہ! میں تیرے

رسولؐ کی بیٹی سے راضی ہوں تو اس کی وحشت میں اس کا

مونس بن۔“ اے



فصل — ۷

شوہر کے سوا کسی اور کے لیے خود کو راستہ نہ کرے

”پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی دوسرے مرد کے لیے خود کو راستہ کرنے سے منع فرمایا ہے“ اے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
”جو عورت شوہر کے سوا کسی اور کی خاطر خوشبو لگاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولا سے فرمایا:
”خولا! اپنے زر اور زیور شوہر کے سوا کسی اور کی لگا ہوں کے سامنے نہ لا۔“

”شوہر کی غیر موجودگی میں خوشبو نہ لگاؤ۔ تم میں سے جو خدا پر اور روز قیامت پر یقین رکھتی ہیں وہ شوہر کے سوا کسی اور کے لیے خود کو راستہ نہ کریں، سر اور کلائیوں کو ظاہر نہ کریں، اگر ایسا کیا تو اپنے دین کو تباہ اور خدا کو غضبناک کریں گی۔“

اے، اے وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۸۰ خ ۶-۴

”پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو گھر سے باہر لباس شہرت پہننے سے منع کیا ہے (یعنی ایسا لباس جو نگاہوں کو اپنی طرف کھینچنے والا اور دلکش ہو) اور ایسے زیور کے استعمال سے بھی جس سے آواز پیدا ہوتی ہو۔“ اے



فصل — ۸

شوہر کی اجازت کے بغیر شوہر کے مال میں تصرف نہ کرے

شوہر کے مال سے حاجت مندوں اور اپنے رشتہ داروں کی مدد کرنا حرام ہے اور یہ غضب کے تحت آتا ہے۔ یعنی وہ جس مقدار میں بھی شوہر کا مال نفرت میں لئے وہ اس کے ساتھ خیانت ہے۔

ایک عورت نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا:
”شوہر کا حق کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے صدقہ نہ دے اور اس کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ نہ رکھے۔“ اے

اے نکاح المستدرک باب ۸۹ خ ۵
اے وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۷۹ خ ۱

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:
 ”شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے کسی کو نہ
 دے اگر اس نے دیا تو گناہ گار ہوگی اور ثواب شوہر کو ملے گا۔“

ابنہ یہ بات پسندیدہ ہے کہ عورت خود اپنے مال میں بھی تصرف کے لیے
 شوہر کی رضامندی حاصل کرے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت
 کے بغیر صدقہ دے یا کسی کو کچھ بخش دے یا مال نذر میں دے
 دے۔ بے شک زکوٰۃ، صلہ رحمی اور احسان کے لیے اجازت
 کی ضرورت نہیں۔“

توضیح:

مرد کے سرپرست اور سربراہ خاندان ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اگر عورت
 اپنے مال سے بھی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرے تو اسے خاندان کے سربراہ کو آگاہ
 رکھنا چاہیے کیونکہ مہیاں بیوی کے درمیان اخلاص و محبت کا یہی تقاضا ہے اور اس باب
 میں جو روایات آئی ہیں وہ اسی چیز کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس بات کا تعلق مستحب صدقات
 اور شخصی اخراجات سے ہے، جہاں تک واجبات کا تعلق ہے انھیں مرد اور
 عورت دونوں کو پابندی سے ادا کرنا چاہیے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا:

لے وسائل ابواب مقدمات النکاح باب ۹۷ خ ۳

”عورت شوہر کے مال کی نگراں اور ذمہ دار ہے“ لے



فصل ۹

بیوی اور بچوں پر توجہ دینے میں اعتدال

ارشاد رب العزت ہے:

”اے ایمان لانے والو! تمہاری بیویوں اور تمہارے
 بچوں میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے ہوشیار
 رہو۔“

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

”اپنی توجہ کا زیادہ حصہ بیوی بچوں پر صرف نہ کرو۔
 (اس طرح کہ اپنے آپ سے غافل ہو جاؤ) اگر وہ اللہ تعالیٰ
 کے دوست ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں بے کار لیونہی نہیں
 چھوڑے گا اور اگر وہ خدا کے دشمن ہوں گے تو کیوں

لے نکاح المستدرک ب ۶۲ خبر ۳

لے سورہ التغابن آیت ۱۴

تم ان پر اس قدر اپنی جان چھڑکو۔“ لے



فصل ۱۰۔

عورت کی تادیب

ارشادِ رب العزت ہے :

”وہ عورتیں جن کی نافرمانی کا تمہیں خطرہ ہو انہیں نصیحت کرو اور اگر نصیحت قبول نہ کریں ان کے ساتھ بستر میں آرام نہ کرو اور اگر اس کا بھی اثر نہ ہو انہیں مارو اگر انہوں نے اطاعت اختیار کی تو پھر تمہیں ان سے تعرض کا حق حاصل نہیں، اللہ تعالیٰ بلند مقام اور بزرگ ہے۔“ لے

(اس آیت کے متعلق مطالب کا ذکر کیا جا چکا ہے)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”لوگو! عورتوں کا تم پر حق ہے اور اسی طرح تمہارا ان پر۔ تمہارا حق یہ ہے کہ کسی دوسرے کو تمہارے بستر میں

لے بحار الانوار ج ۱۰ ص ۴۳ صحیح

لے سورہ نسا ۴ آیت ۳۴

آنے کی اجازت نہ دیں اور جس کسی کو تم ناپسند کرتے ہو تمہاری اجازت کے بغیر اسے تمہارے گھر میں نہ آنے دیں، وہ کوئی بڑا کام نہ کریں اور اگر انہوں نے اپنے فرائض کے خلاف روش اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ اجازت دی ہے کہ تم ان سے بستروں میں کنارہ کشی اختیار کرو اور انہیں شدت و سختی کے ساتھ نہیں بلکہ انداز میں (مارو، اگر انہوں نے فرمانبرداری اختیار کی تو انہیں معمول کے مطابق نفقہ، خوراک و پوشاک فراہم کرو، کیونکہ وہ خدا کی امانت ہیں جو تمہارے ہاتھوں میں دی گئی ہے اور انہیں تم نے قرآن کے حکم سے (اور الہی قوانین کے مطابق) اپنے لیے حلال کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آؤ۔“ لے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”میں اس شخص کے بارے میں سخت حیران ہوں جو اپنی بیوی کو مارتا ہے حالانکہ وہ خود لکڑی کی مار کا زیادہ مستحق ہے عورتوں کو (اگر وہ تمہارے ساتھ اتفاق سے نہ رہیں) لکڑی سے نہ مارو کیونکہ لکڑی سے مارنا قصاص رکھتا ہے۔“ لے



لے بحار الانوار جلد ۷ صفحہ ۳۴۹ ف

لے بحار الانوار جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۹ ج

باب پنجم

فصل ۱

بچوں کی پرورش

۱۔ اچھا نام رکھنا

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 ”اے علی! باپ پر بیٹے کا حق یہ ہے کہ وہ اس کا اچھا
 نام رکھے اور اسے اچھے اخلاق سکھائے۔“ ۱

آپ نے فرمایا:

”جس شخص کے ہاں چار لڑکے پیدا ہوں اور وہ کسی ایک کا

۱۔ وسائل ابواب احکام الاولاد - باب ۲۲ خ ۴

نام بھی میرے نام پر نہ رکھے، اس نے میرے ساتھ ناہرمانی کی۔“ ۱

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ناموں کو خواہ
 وہ اشخاص کے ہوں یا شہروں کے تبدیل کر دیا کرتے تھے۔“ ۲

”شیطان جب سنتا ہے کہ کسی شخص کو اس نام سے پکارا
 گیا ہے جو ہمارے دشمنوں کے ناموں میں سے ایک نام ہے
 (اور اس طرح کے نام لوگوں کے اندر موجود ہیں) تو وہ خوشی
 سے سچھولانہیں سماتا۔“ ۳

”سب سے صحیح نام وہ ہیں جو اطاعت اور بندگی کو
 ظاہر کریں (جیسے عبد اللہ، خدا کا بندہ - عبد الرحمن، خدائے
 مہربان کا بندہ) اور بہترین نام پیغمبروں کے نام ہیں۔“ ۴

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اچھے ناموں کا انتخاب کرو کیونکہ قیامت کے دن تمہیں
 تمہارے ناموں سے بلایا جائے گا۔ اے فلاں شخص اٹھ،“

۱۔ وسائل ابواب احکام الاولاد - باب ۲۴ خ ۲

۲۔ وسائل ابواب احکام الاولاد - باب ۲۲ خ ۶

۳۔ وسائل ابواب احکام الاولاد - باب ۲۲ خ ۳

۴۔ وسائل ابواب احکام الاولاد - باب ۲۳ خ ۱

اے فلاں شخص اٹھ۔“ اے

دوسری روایتوں میں بھی یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ائمہ علیہم السلام کے مبارک نام رکھے جائیں۔
یہ روایتیں کتاب وسائل الشیعہ میں اولاد کے احکام کے تحت ذکر کی گئی ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”باپ کی طرف سے اپنی اولاد کے لیے پہلا خطبہ اچھا نام ہوتا ہے، اپنی اولاد کا اچھا نام رکھو۔“ اے

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:
”اپنے فرزند کے لیے بہترین نام اور کنیت کا انتخاب کرو۔“ اے

”روم کے بادشاہ نے ایک نصرانی غلام، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیے کے روانہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا:
”عبدشس“ (سورج کا بندہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اپنا نام بدل دے۔ میں تیرا نام عبدالویاب (خدائے

- ۱۔ وسائل ابواب احکام الاولاد باب ۲۲ خ ۲
۲۔ نکاح المستدرک ابواب اولاد باب ۱۴ خ ۱
۳۔ نکاح المستدرک ابواب اولاد باب ۱۴ خ ۵

بخشنده کا بندہ) رکھتا ہوں۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”جس خاندان کے ناموں میں کسی پیغمبر کا نام شامل ہو وہ ہمیشہ برکت سے بہرہ مند ہوتا ہے۔“ اے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے دریافت کیا:
”ہم آپ اور آپ کے اجداد کے ناموں کو اپنے بچوں کے ناموں کے لیے منتخب کرتے ہیں کیا یہ بات ہمارے لیے سود مند ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”یقیناً بخدا! آبا دین، دوستی اور دشمنی سے الگ چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
”گدو اگر خدا سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تاکہ خدا تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”وہ نام جو اللہ تعالیٰ کی بندگی کو ظاہر کرتے ہیں اچھے ہیں۔ جیسے عبداللہ اور عبدالرحمن۔“ اے

یعقوب کہتے ہیں:

- ۱۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۱۴ خ ۷
۲۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۱۵ خ ۳
۳۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۲۵ خ ۲
۴۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۱۵ خ ۱

”میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ وہ اپنے فرزند موسیٰ علیہ السلام کے گہوارے پر کھڑے ہیں اور ان سے دھیمے دھیمے بائیں کر رہے ہیں۔ میں ایک گوشے میں بیٹھ گیا۔ دونوں کی باتیں طویل ہو گئیں۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں اپنی جگہ سے اٹھا آپ نے کہا اُو اپنے مولا کو سلام کرو۔ میں نے قریب جا کر سلام کیا۔ بچے نے بڑی فیض زبان میں میرے سلام کا جواب دیا اور کہا: تم نے کل اپنی لڑکی کا جو نام رکھا ہے جاؤ اسے تبدیل کر دو۔ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا: ”آج جناب کے حکم کو بجالاؤ کیونکہ یہ تمہاری رشد و ہدایت کا سبب ہے۔“

۲۔ ختنہ کرنا

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو دینِ حنیف کے ساتھ بھیجا اور ہدایت فرمائی۔ مومنین کم کرو، ناشن تراشوا، بغل اور زبریرت کم کے بال صاف کرو اور ختنہ کرو۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اپنے فرزندوں کی ختنہ ساتویں روز کر دیا کرو۔ اس سے

۱۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۱۴ خ ۶

۲۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۵۲ خ ۱۱

انہیں پاکیزگی حاصل ہوگی اور ان کا گوشت جلد نشوونما پالے گا۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

”ختنہ مرد کے لیے ایک واجب سنت ہے۔“

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

”جو شخص بھی دائرۂ اسلام میں داخل ہوا سے ختنہ

کرنی چاہیے خواہ اس کی عمر اسی سال کیوں نہ ہو۔“

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”ختنہ فطرت کا جز ہے۔“ (یعنی دین کا حصہ ہے)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

”پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف

سے ہدایت کی گئی: ابراہیمؑ کے طریقِ حنیف کی پیروی کرو۔“

اس ملتِ ابراہیمی کے دس مراسم ہیں، ان میں پاکیزگی حاصل

کرنا اور ختنہ شامل ہے۔“

۱۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۵۲ خ ۵

۲۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۵۲ خ ۹

۳۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۵۵ خ ۱

۴۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۳۸ خ ۱

۵۔ نکاح المستدرک ابواب الاولاد باب ۳۸ خ ۲

سے ایک صفت کا تعلق رحمانیت اور رحیمیت سے ہے اسی طرح انسان کی بہترین صفت کا تعلق رحم اور جذبہ ہمدردی سے ہے۔ حاصل یہ کہ ان صفات سے محروم شخص بلاشبہ اور دوزخ کا مستحق قرار پائے گا۔ مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے۔

» اپنے فرزندوں کو زیادہ پیار کیا کرو کیونکہ ہر بوسے پر پختیں بہشت میں ایک درجہ ملے گا۔ « ۱

یہ بات مستحب ہے کہ اپنی اولاد کے ساتھ محبت اور نیکی میں امتیاز نہ برتو اور علم و ادب کے سوا کسی اور وجہ سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کے دو بچے ہیں اس نے صرف ایک کو پیار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

» تم نے دونوں کے درمیان مساوات کو کیوں برقرار نہ رکھا۔ « ۲

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا:

» ایک شخص بخشش و عطا کرتے ہوئے بعض فرزندوں کو بعض پر ترجیح دیتا ہے (کیا یہ جائز ہے؟)۔ آپ نے فرمایا:

اگر اس نے صحیح ترجیح دی تو اس میں کوئی عیب نہیں۔ یعنی عقل، علم، دین اور ادب کی بنا پر ترجیح۔ « ۳

میرے والد فرماتے تھے:

» میں کبھی اپنے فرزندوں میں سے کسی ایک پر زیادہ نوازش کرتا ہوں، اسے اپنے زانو پر بٹھاتا ہوں اور اس پر بہت زیادہ پیار و محبت سچھا کرتا ہوں جبکہ میرا ایک دوسرا بیٹا اس عنایت و تکریم کے زیادہ لائق ہے۔ میں دوسرے بیٹوں کے ساتھ محبت و نوازش کا یہ سلوک اس لیے کرتا ہوں کہ میرا وہ لائق و شائستہ فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کی سرنوشت سے دو چار نہ ہو جائے۔ اور بھائیوں کے حسد سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے قصے کو ہمارے نصیحت حاصل کرنے کے لیے بیان کیا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر حسد نہ کریں اور اولاد و یعقوب کی طرح اپنے بھائی کو اذیت نہ دیں۔ « ۱

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

» نہ رزق ہمارے جگہ کے ٹکڑے ہیں۔ ان کے بچے فوج کے کمانڈر اور ان کے بزرگ ہمارے دشمن ہیں، اگر زندہ رہیں تو ہمارے لیے رنج اور آزمائش کا سبب اور اگر مر جائیں تو غم کا باعث بنیں۔ « ۲



۱۔ مستدرک ابواب الاولاد باب ۶۷

۲۔ مستدرک ابواب الاولاد باب ۶۵ خبر ۳

۱۔ مستدرک ابواب الاولاد باب ۸۹ خ ۳

۲۔ ۱۔ مستدرک ابواب الاولاد باب ۶۷

باب ششم

فصل ۱

طلاق

طلاق ناپسندیدہ ترین چیزوں میں سے ہے
اور حرام کی شباهت رکھنے والی حلال چیز سے
مگر کسی عذر کی بنا پر

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
" اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھر اس گھر سے زیادہ محبوب
نہیں ہے جو شادی سے آباد ہو اور کوئی آشنا نہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک اس آشیانے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہے جو اسلام میں
طلاق کے ذریعے سے ٹوٹ جائے۔ " ۱۷

۱۷ وسائل ابواب مقدمات الطلاق باب ۱ خبر ۱

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
" پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شخص سے
ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا: " تیری بیوی کا معاملہ کہاں
تک پہنچا؟ " اس نے کہا: " میں نے اسے بلا سبب طلاق
دے دی۔ " آپ نے فرمایا: " کیا بلا سبب؟ " اس نے
کہا: " جی ہاں! " بعد میں اس شخص نے ایک دوسری عورت
سے شادی کی اور پھر اسے بھی طلاق دے دی۔ پیغمبر اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ ہوس باز مردوں
اور عورتوں کو ناپسند کرتا ہے (یا ان پر لعنت بھیجتا ہے)۔ " ۱۸

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:
" شادی کرو، طلاق نہ دو کیونکہ طلاق عرش الہی کو
پلا دیتی ہے۔ " ۱۹

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
" اللہ تعالیٰ نے طلاق کے بارے میں اس قدر تاکید
اور اس کی اس قدر برائی اس لیے کی ہے کہ وہ تفریق اور جدائی
کا دشمن ہے۔ " ۲۰

" اللہ تعالیٰ اس گھر کو پسند کرتا ہے جس میں شادی ہو اور
اس گھر کا دشمن ہے جس میں طلاق دی جائے۔ " ۲۱

۱۸ وسائل ابواب مقدمات الطلاق باب ۱ خبر ۴ - ۷

۱۹ وسائل ابواب مقدمات الطلاق باب ۱ خبر ۱ - ۲

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حلال طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دشمن رکھتا ہے جو طلاقین دینے والا ہو۔“ اے

”خطاب“ نے کہا:

”میں نے ابوالحسنؑ (بطاہر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مراد ہیں) کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بیوی کی بداخلاق کی شکایت کرنا چاہی، قبل اس کے کہ میں اپنے سب کھولوں آپ نے فرمایا: ”میرے والد نے مجھے ایک بدخو عورت دی۔ ایک روز میں نے ان سے اس کے بُرے اخلاق کی شکایت کی، انھوں نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے تجھے طلاق کا اختیار دیا ہے تو تو کیوں مجبور ہو کر بیٹھ گیا ہے؟“ جب میں نے حضرت ابوالحسنؑ کی یہ بات سنی تو میں نے اپنے آپ سے کہا۔ ”میرے دل کی گرہ تو کھل گئی۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جو عورت بھی (بغیر جبر و اضطرار کے) کوئی چیز شوہر کو دے کر اس سے طلاق حاصل کرے گی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور پیغمبروں اور تمام انسانوں کی لعنت ہمیشہ

۱۔ وسائل ابواب مقدمات الطلاق باب ۱ خبر ۵

۲۔ وسائل ابواب مقدمات الطلاق باب ۳ خبر ۳

پڑتی رہے گی اور جب موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آئے گا تو وہ اُسے آگ کی بشارت دے گا۔“ اے

توضیح:

بعض ادیان اور مذاہب جیسے مسیحیت کے ماننے والے، طلاق کو بالکل طور پر جائز نہیں سمجھتے۔ یہیں اس بات پر اطمینان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شرایع میں فی الواقع یہ حکم موجود ہوگا۔ بعید نہیں کہ یہ بات اس مذہب کے تحریف شدہ اور خود ساختہ احکام کا جز ہو۔

بہت حل خاص شرائط کے ساتھ طلاق کا جائز ہونا، اسلام کے ان احکام میں سے ایک حکم ہے جس کی حکمت و مصاحت طویل عرصے کے غور و فکر اور بہت سے تجربات کے بعد انسانی معاشروں پر واضح ہو چکی ہے۔

مناسب ہے کہ اس سلسلے میں کتاب نظام حقوق زن در اسلام سے رجوع کیا جائے یہ کتاب استاد شہید مرتضیٰ امپھریؒ کی تالیف ہے جو اپنے مؤلف کی طرح عمیق اور پر نفع ہے اس عالی مقام محقق نے اپنی اس تالیف میں قانون طلاق کے فلسفے اور اس کے مصالح کو اور ان مفاسد اور نقصانات کو جو دوسرے مذاہب میں طلاق کی ممانعت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں بخوبی بیان کیا ہے۔ اسی لیے اس موضوع پر ہم یہاں زیادہ بحث نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ استاد شہیدؒ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کے قاتل کو اور ان کے قتل کا سبب بننے والے کو عذاب دے۔

❦

۱۔ بحار انوار جلد ۷ ص ۳۳۵

۲۔ اسلام میں خواتین کے حقوق - کے نام سے اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل نے فرمایا ہے جو دارالافتاء الاسلامیہ پاکستان نے شائع کیا ہے۔

ضمیمہ

گانا اور آلاتِ موسیقی

اس کی مذمت میں بہت سی آیات و روایات آئی ہیں

اس بارے میں دو موضوعات پر بحث ضروری ہے۔ اکثر لوگوں کو اس بارے میں اشتباہ ہوتا ہے۔

① — گانا

② — آلاتِ موسیقی کی آواز اور گانے بجانے کے وسائل

غنا سے مراد وہ خاص آواز ہے جو انسان کے گلے اور حلق سے نکلتی ہے جو اپنے اندر زیر و بم رکھتی ہے، ہیجان اور خوشی پیدا کرتی ہے اور لہو و لعب کے وسائل اور عیش و رقص کی محفلوں سے مناسبت رکھتی ہے۔ غنا کا اطلاق ہر اچھی اور دلکش آواز پر نہیں ہوتا اگرچہ اس میں مذکورہ بالا اوصاف موجود نہ ہو۔

احکامِ اسلام کی رو سے غنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ گانا گانے والے اور اس کے سننے والے کے لیے شدید حرمت اور مانعت آئی ہے۔ بلکہ گانا سکھانا، سیکھنا

اور سننا اور اس کی اجرت لینا حرام ہے۔

آلاتِ موسیقی : یہ وہ آلات و وسائل ہیں جو لہو و لعب، مجالسِ رقص اور گانے بجانے کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔ پچھلے زمانوں میں ان آلاتِ موسیقی کی اقسام کم تھیں اسی لیے اکثر روایات میں ان آلات کو عود اور بنسری کے نام سے یاد کیا گیا ہے لیکن تمدن و ترقی کے اس زمانے میں آلاتِ موسیقی کی بہت سی اقسام ایجاد ہوئی ہیں۔

مختصر یہ کہ ان آلات کا بنانا، فروخت کرنا اور خریدنا، بجانا اور سننا، اسلام کی رو سے سب حرام اور کبیرو گناہوں میں سے ہے۔

البتہ موسیقی کا کلمہ جو بعض کتابوں یا علماء کے فرمودات میں استعمال ہوتا ہے غیر غریبی لفظ ہے اور اس کے معنی ایک ایسی آواز پیدا کرنا ہے جو نشاط انگیز اور احساسات کو حرکت میں لانے والی ہو۔ اس کے معنوں میں وہ انسانی آواز بھی شامل ہے جو غنا کی تعریف میں آتی ہے اور وہ آواز بھی جو آلاتِ موسیقی کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”غنا ان گناہوں میں سے ایک ہے جن کے لیے

اللہ تعالیٰ نے عذابِ دوزخ کی وعید سنائی ہے۔“ پھر آپؑ

نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ

لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ

عَذَابٌ مُّهِينٌ“

”لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو لہو و لعب کی باتیں جہیا کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو نادانستہ راہِ خدا سے منحرف کر دیں اور راہِ حق کو ٹھٹھا مذاق بنا لیں ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔“

(سورہ لقمان ۳۱- آیت ۶)

(لہو الحدیث یعنی مشغول کر دینے والی باتوں سے مراد وہی غنا)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں کہ ”رحمن کے بندے وہ لوگ ہیں..... جو لغو اور بیہودہ محفلوں سے..... کنارہ کش رہتے ہیں۔“ لغو سے مراد غنا لیا ہے۔

نیز آپؑ نے فرمایا:

”وَإِذَا هَمَّرُوا بِاللُّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا“

لغو سے اللہ تعالیٰ کی مراد غنا ہے۔“

”گندگی یعنی تہوں سے اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا واجب ہے۔“

۱۔ وسائل ابواب مایکتبہ باب ۹۹ نمبر ۶

۲۔ وسائل ابواب مایکتبہ باب ۹۹ نمبر ۳

۳۔ سورہ فرقان ۲۵- آیت ۷۲- روایت از وسائل ابواب مایکتبہ باب ۹۹ خ ۱۹

۴۔ وسائل ابواب مایکتبہ باب ۹۹ خ ۲

نیز آپ نے فرمایا:
 ”مومن وہ کام کرے جن کا ان لغو مشاغل سے
 کوئی تعلق نہ ہو۔“

آنجناب کے اصحاب میں سے ایک نے کہا:
 ”میری جان آپ پر نثار ہو، ہمارے ہمسایوں کے
 پاس گانے والی لونڈیاں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس وقت
 وہ گانے بجانے میں مصروف ہوتی ہیں مجھے قضائے حاجت
 کے لیے بیت الخلاء میں جانا ہوتا ہے اور میں ان کا گانا سننے
 کے لیے وہاں کچھ زیادہ وقت لگا دیتا ہوں۔“ حضرت نے
 نے فرمایا: ”ایسا نہ کیا کرو۔“ اس شخص نے کہا: ”بجدا میں ان
 کی فحش میں شریک نہیں ہوتا۔ صرف کانوں سے سنتا ہوں۔“
 آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے یہ ارشاد خداوندی نہیں سنا:
 کان اور آنکھ اور دل سب سے باز پرس ہوگی۔“ اے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”تمہارے بارے میں مجھے یہ خوف ہے کہ تم دین کو
 ہلکا سمجھو گے۔ انصاف فروشی کرو گے (رشوت لوگے) قرابتداری
 کے رشتے کو کاٹو گے اور قرآن کو بنسری کی آواز کی طرح یعنی
 غنا کے انداز میں پڑھو گے اور جو لوگ دینی اعتبار سے کوئی

اے وسائل ابواب مایکتبہ باب ۸۰ خ ۲

برتری نہ رکھتے ہوں گے انہیں مقدم رکھو گے۔“ اے
 ”قیامت کی نشانیوں میں سے چند یہ ہیں: نماز کو
 ضائع کرنا، شہوات کی پیروی اور ہوا و ہوس کی جانب
 میلان، اس زمانے میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن
 کو بغیر خدا کے لیے استعمال کریں گے۔ خدا کی کتاب کو گانے
 کے انداز میں پڑھیں گے، دین کا علم دنیا کے لیے سیکھیں گے
 حرام کی اولادیں کثرت سے ہوں گی، آلات موسیقی کو لوگ
 پسند کریں گے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو لوگ ناپسند
 کریں گے۔ ان لوگوں کو آسمانوں کے ملکوت میں ناپاک
 اور پلید کہا جائے گا۔“ ۲۷

”میں تمہیں ناپسنے، بنسری بجانے، طبل پیٹنے سے
 منع کرتا ہوں اور روکتا ہوں۔“ ۲۸

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 ”لوگوں کے پانچ گروہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زندقیت
 ان پر نظر نہیں ڈالے گا۔“ ان گروہوں کو شمار کرتے ہوئے
 آپ نے فرمایا: اور گانے والے۔“ ۲۹

۱۵ وسائل ابواب مایکتبہ باب ۹۹ خ ۱۵

۲۷ وسائل ابواب مایکتبہ باب ۹۹ خ ۲۷

۳۳ وسائل ابواب مایکتبہ باب ۱۰۰ خ ۶

۴۵ مستدرک ابواب مایکتبہ باب ۷۸ خ ۱۰

”خنادل میں نفاق کے بیج کو اس طرح پروان چڑھاتی ہے جیسے پانی گھاس کو“۔ ۱۷

”میں اپنی امت کو منبری اور اس کے بجانے اور طبل پیٹنے سے منع کرتا ہوں۔“ ۱۸

”اللہ تعالیٰ نے دف اور طبل اور منبری کو حرام کیا ہے۔“ ۱۹

”دو بے ہودہ اور فاجرانہ صداؤں سے ہمیں منع کیا گیا ہے ایک وہ صدا جو مصیبت کے وقت چہرے کو نوچنے اور گریبان کو چاک کرنے کے ساتھ بلند کی جاتی ہے اور دوسری وہ صدا جو کسی نعمت کے ملنے کے وقت لہو و لعب اور منبری کی آوازوں کے ساتھ بلند کی جاتی ہے۔ اور یہ منبریاں شیطان کی منبریاں ہیں۔“ ۲۰

”ملائکہ ان گھروں میں داخل نہیں ہوتے جن میں شراب یا دف یا ظنور یا نرد ہوں، ان گھروں میں رہنے والوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور ان میں سے برکت اٹھنا لی جاتی ہے۔“ ۲۱

۱۷ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۸ خ ۱۷

۱۸ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۹ خ ۱-۱۱

۱۹ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۹ خ ۱۲-۱۵

”اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا کہ میں جہان والوں کے لیے رحمت بنوں اور آلاتِ موسیقی کو نابود کر دوں، بنوں اور جاہلیت کی رسوم کو اکھاڑ پھینکوں، آلاتِ موسیقی کی خرید و فروخت حرام ہے اور ان کی تجارت اور کاروبار ناجائز ہے“۔ ۲۲

”طنبورہ بجانے والا، قیامت کے دن سیاہ صورت میں اٹھایا جائے گا اور اس حال میں کہ آگ کا ایک طنبورہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور گانے والا (گلوکار) اپنی قبر سے اٹھنا، گونگا اور بہرا اٹھایا جائے گا۔ زنا کار بھی اسی کیفیت کے ساتھ اٹھایا جائے گا، دف بجانے والا بھی اسی کیفیت کے ساتھ اٹھے گا۔“ ۲۳

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”جو شخص لہو (رخنا) کو سنتا ہے اس کے کانوں میں گھسلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔“ ۲۴

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”دف بجانا، رقص کرنا، لہو و لعب اور اس طرح کی محفلوں میں شرکت اور ان گانوں کو سنتا ممنوع ہے۔ دف کو جائز نہیں کیا گیا مگر صرف شادیوں میں لڑکیوں بالیوں

۲۲ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۹ خ ۱۶

۲۳ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۹ خ ۱۷

۲۴ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۸۰ خ ۵

کے لیے اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ لڑکیوں اور عورتوں
کی محفل میں مرد و قدم نہ رکھیں۔“ ۱۷

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے ارشادات

”نبی اسرائیل کی ایک جماعت پر ایک رات عذاب
نازل ہوا۔ لوگ جب صبح کے وقت بیدار ہوئے تو انھوں
نے چار قسم کے لوگوں کو اپنے درمیان موجود نہ پایا۔ ان میں سے
ایک گروہ طبلیچیوں کا تھا اور دوسرا گلوکاروں کا۔“ ۱۸

”قیامت اور ان کا زمانہ بالکل متصل ہے۔ جو شہادت
دیتے ہیں خواہ ان سے شہادت دینے کے لیے کہا گیا ہو یا
نہیں۔ وہ قوم لوط کا عمل انجام دیتے ہیں، وہ دن اور
موسیقی کے تمام آلات استعمال کرتے ہیں۔“ ۱۹

”آنجنابؑ نے ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ طنبورہ بجاتا ہے۔
آپؑ نے اسے منع کیا اور اس کے طنبورہ کو توڑ دیا اور اسے توبہ کرنے کی ہدایت فرمائی
اس شخص نے توبہ کی۔ آپؑ نے فرمایا:
”کیا تجھے معلوم ہے کہ جب طنبورہ بجایا جاتا ہے تو طنبورہ

۱۷ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۹ خ ۱۳

۱۸ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۸ خ ۱۲

۱۹ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۹ خ ۲

کیا کتنا ہے؟“

اس شخص نے کہا:

”رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی زیادہ

بہتر جانتے ہیں۔“

آنجنابؑ نے فرمایا:

”طنبورہ کتنا ہے، تو بہت جلد پشیمان ہوگا۔ تو بہت

جلد پشیمان ہوگا۔ اور اے میرے بچانے والے! تو بہت جلد

جہنم میں داخل ہوگا۔“ ۲۰

(یعنی وہ یہ بات زبانِ حال سے کہے گا زبانِ مآل سے نہیں)

”مومن لہو و لعب کو پسند نہیں کرتا۔ وہ زندگی کے

اہم کاموں میں مصروف رہتا ہے۔“ ۲۱

”جو شخص کھیل کود کا شیفٹہ اور لہو و لعب اور گانے

بجانے کا شوقین ہوتا ہے اس کی عقل و دانش ضعیف

ہوتی ہے۔“ ۲۲

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد

”اللہ تعالیٰ اس قوم کو جس کے سازوں اور نغمہ لہوں

۲۰ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۹ خ ۲۰

۲۱ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۷۹ خ ۲۱

کی آواز بلند ہوتی ہے، پاکیزگی اور تقویٰ سے بہرہ مند نہیں فرماتا۔“ ۱۷

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد

”غنا دلوں میں نفاق کو اسی طرح پروان چڑھاتا ہے جس طرح کھجور کا درخت اپنے شگوفوں کو اگاتا ہے ۱۸ اور یہی بات آلات موسیقی کے استعمال کرنے اور بے ہودہ باتوں کے سننے پر صادق آتی ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشادات

”جس گھر میں گانا بجانا ہوتا ہے، وہ مصائب سے محفوظ نہیں رہتا اور اس گھر میں دعا قبول نہیں ہوتی اور اس گھر میں ملائکہ داخل نہیں ہوتے۔“ ۱۹

”غنا کی محفل ایک ایسی مجلس ہے کہ جس میں شرکت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ نہیں ڈالتا۔“ ۲۰

”غنا نفاق کا آشیانہ ہے۔“ ۲۱

۱۷ وسائل ابواب مایکتبہ بہ باب ۱۰۰ خ ۴

۱۸ مستدرک ابواب مایکتبہ بہ باب ۷۸ خ ۵

۱۹، ۲۰ وسائل ابواب مایکتبہ بہ باب ۹۹ خبر ۱۱-۱۲-۱۰

غنا کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:
”اُن گھروں میں جن کے رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ بیزار ہے، قدم نہ رکھو۔“ ۲۲

”بدترین آوازوں میں سے ایک آواز غنا ہے۔“ ۲۳

”غنا، نفاق کا ذریعہ ہے اور اس کے پیچھے افلاس آتا ہے۔“ ۲۴

ایک شخص جس کا نام عمر و تھا، اس کا تعلق غنا اور لہو و لعب کے آلات سے تھا اس نے کہا:

”ایک روز میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرتؑ نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کر کے فرمایا: ”غنا سے پرہیز کرو، غنا سے گریز کرو، بیہودہ باتوں سے احتراز کرو۔“ آپؑ بار بار یہی فرماتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ روئے سخن میری طرف ہے۔ میری یہ حالت تھی کہ مجلس مجھ پر تنگ ہونے لگی اور مجھے ایسا معلوم ہوا کہ درود پوار مجھے جکڑ رہے ہیں۔“ ۲۵

”جس شخص کے گھر میں چالیس دن تک خود سجتا رہے

۲۲، ۲۳ وسائل ابواب مایکتبہ بہ باب ۹۹ خبر ۱۶-۱۷-۲۳

۲۴ وسائل ابواب مایکتبہ بہ باب ۹۹ خبر ۱-۲۳

اور وہاں اجنبی لوگ آتے رہیں تو اس شخص میں غیرت بالکل باقی نہیں رہے گی اور وہ اس حد تک بے غیرت ہو جائے گا کہ اگر لوگ اس کے گھر کی خواتین سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگیں گے تو اس پر بھی اس کی رگ غیرت نہیں بھرے گی۔“ ۱

”جب آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو ان کی موت پر ابلیس اور قابیل نے جشنِ مسرت منایا اور زمین پر دونوں نے مل کر آلاتِ موسیقی بنائے تاکہ ان کے ذریعے اپنی خوشی کا اظہار کریں۔ اس وقت دنیا میں جتنے بھی آلاتِ موسیقی ہیں کہ جن سے لوگ لذت اندوز ہوتے ہیں ان کا آغاز ابلیس اور قابیل کے اسی جشن سے ہوا ہے۔“ ۲

”جب کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ (بجائے شکر کے) گانے بجانے کا اہتمام کرتا ہے وہ دراصل خدا کی ناشکری کرتا ہے۔“ ۳

پوچھا گیا کہ پست و ذلیل لوگ کون ہیں؟ آپ نے منہ مایا: ”جو شراب پیتے ہیں اور طنبورہ بجاتے ہیں۔“ ۴

”گانا گانے والی عورت ملعون ہے۔ اور وہ شخص بھی

ملعون ہے جو اس کی کمائی کھاتا ہے۔“ ۱

”غنا کا خریدنا اور فروخت کرنا حلال نہیں ہے۔ اس کا سُننا نفاق اور اس کا یاد کرنا کفر ہے۔“ ۲

آپ نے اپنے ایک قریبی عزیز کی احوال پرسی کی اس نے کہا: ”میری جان آپ پر نشانز ہو، گزشتہ رات میری لپٹے ایک دوست سے ملاقات ہوئی۔ وہ مجھے ایک ایسے مکان میں لے گیا جہاں اس کی ایک کینز گاتی بجاتی تھی۔ میں رات گئے تک اس کے پاس رہا۔ وہ برابر گاتی بجاتی رہی۔“ حضرت نے فرمایا:

”کیا تجھے یہ خوف نہ ہوا کہ کہیں اسی حال میں تجھے موت

نہ آجائے؟ غنا ان بدترین آوازوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ نفاق اور افلاس کا باعث ہے۔“ ۳

آپ نے اس شخص کے بارے میں جوشکار کھیلنے کے لیے جانا ہے فرمایا: ”مومن کو اس قدر کام درمیشیں ہیں کہ اسے اس مشغلے کے لیے فرصت نہیں مل سکتی۔ ان لٹھو و لعب کے بجائے مومن کا کام آخرت کی طلب ہے۔“

آخر میں آپ نے فرمایا: ”مومن کے لیے دوسرے بہت سے

۱۔ وسائل ابواب مایکتب بہ باب ۱۵ خبر ۴

۲۔ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۱۴ خبر ۱

۳۔ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۸۴ خبر ۴

۱۔ وسائل ابواب مایکتب بہ باب ۱۰۰ خبر ۱

۲۔ ۱۱۔ ۱۰۰ خبر ۱-۶

کام کرنے کے ہیں۔ مومن کو ان بیہودہ کاموں سے کیا منع کیا؟
یہ بیہودہ کام دل میں سختی اور نفاق پیدا کرتے ہیں۔

حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کے ارشادات

حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام نے فرمایا:
”جو شخص خود کو غنا سے دور اور محفوظ رکھے گا اس کے
یہ جنت میں ایک درخت مخصوص ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہواؤں
کو حکم دے گا کہ اسے حرکت میں لائیں۔ درخت کے حرکت
میں آنے سے ایسی دلکش آواز پیدا ہوگی کہ کبھی کسی نے نہ سنی
ہوگی اور جو شخص اس دنیا میں خود کو غنا سے محفوظ نہیں
رکھے گا وہ اس آواز کو نہیں سُن سکے گا۔“ ۲۷

ابن ہشمت کے مختلف طبقے اور درجے ہیں ممکن ہے جو شخص دنیا میں غنا
کا مرتکب ہوا ہو اگرچہ کہ اس نے توبہ کی ہو اور داخل بہشت ہوا ہو اس نعمت سے محروم
ہی رہے۔

ابراہیم کہتے ہیں:

”اسحاق بن عمار کے پاس گانے والی کنیزیں تھیں موت
کے وقت انہوں نے وصیت کی کہ ان کنیزوں کو فروخت کر
دیا جائے اور اس سے ملنے والی رقم حضرت موسیٰ بن جعفر“

کو پیش کی جائے۔ ان کے انتقال کے بعد میں نے ان کنیزوں
کو تین لاکھ درہم میں فروخت کر دیا اور رقم آنجناب کی خدمت
میں پیش کر دی اور میں نے کہا آپ کے ایک دوست نے
مجھے یہ وصیت کی تھی اور اب میں یہ ۳ لاکھ درہم کنیزوں کو
فروخت کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ آپ نے
فرمایا: ”مجھے ان پیسوں کی ضرورت نہیں، یہ حرام ہیں، ان
کنیزوں کو موسیقی کی تعلیم دینا اور ان کا گانا سننا نفاق کا
ذریعہ ہے اور ان کا پیسہ حرام ہے۔“ ۲۸

یونس کہتے ہیں:

”میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے غنا کے
بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ”ایک شخص امام محمد باقر
علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے غنا کے
بارے میں پوچھا۔ آنجناب نے اس شخص سے دریافت فرمایا
جس وقت اللہ تعالیٰ حق اور باطل کو الگ الگ کر دے گا،
غنا کس طرف آئے گا؟“ اس شخص نے کہا: ”باطل کی طرف“

حضرت نے فرمایا: ”تو نے خود ہی اس بارے میں جو حکم ہے تبادیا“ ۲۹

”گانے والی عورت کی لمائی حرام ہے۔“ ۳۰

”ستار کی آواز سننا گناہ کبیرہ ہے۔“ ۳۱

۱	۵	۱۶	خ	۵
۲	۶	۱۷	خ	۶
۳	۷	۱۸	خ	۷
۴	۸	۱۹	خ	۸
۵	۹	۲۰	خ	۹
۶	۱۰	۲۱	خ	۱۰
۷	۱۱	۲۲	خ	۱۱
۸	۱۲	۲۳	خ	۱۲
۹	۱۳	۲۴	خ	۱۳
۱۰	۱۴	۲۵	خ	۱۴
۱۱	۱۵	۲۶	خ	۱۵
۱۲	۱۶	۲۷	خ	۱۶
۱۳	۱۷	۲۸	خ	۱۷
۱۴	۱۸	۲۹	خ	۱۸
۱۵	۱۹	۳۰	خ	۱۹

۱۶ وسائل ابواب مایکتب بہ باب ۷۹ خبر ۴

۱۷ وسائل ابواب مایکتب بہ باب ۱۰۱ خبر ۳

قمار

یہ شیطانی کام قرآن وحدیث کی رُسے سخت منع ہے

لغت میں قمار کے معنی اچیتنے اور بارنے کے ہیں۔ یعنی ہر وہ کھیل جو شرط کے ساتھ کھیلا جائے اور جیتنے والا بارنے والے سے کوئی چیز وصول کرے۔
اس بارے میں مندرجہ ذیل چند باتوں اور پھر حکم شرعی پر نظر ڈالیں:

- ① ایسا کھیل جو آلات کے ذریعے کھیلا جائے اور یہ آلات جیتنے بارنے اور پیسوں کی شرط لگانے کے لیے تیار کیے جائیں۔
- ② وہ کھیل جو آلات اور وسائل کے ذریعے کھیلا جائے بغیر اس کے کہ جیتنے بارنے پر کوئی چیز وصول کی جائے۔
- ③ ایسے آلات و وسائل کے ساتھ کھیلنا جو جیتنے بارنے کے مفند سے نہ بنائے گئے ہوں۔ جیسے نیند اور انگشتزی وغیرہ اور اس کھیل پر کوئی چیز وصول کرنا۔
- ④ مندرجہ بالا آلات و وسائل کے ساتھ کھیلنا کوئی چیز وصول کیے بغیر۔

اس طرح موضوع کے اعتبار سے انسانی عمل کی چار قسمیں ہیں۔
لیکن حکم کے اعتبار سے پہلی اور تیسری قسم کا عمل طرفین کے لیے گناہ و

معصیت اور جو مال لیا جائے وہ حرام ہے اور بلا تردید یہ جوا اور جیتنا پارنا ہے اور دوسری قسم کے بارے میں احتیاط اور تامل سے کام لینا چاہیے۔ اور چوتھی قسم حلال ہے۔

ذیل میں ہم جو روایات درج کر رہے ہیں ان میں سے بعض اس عمل کی حرمت اور جیتنے اور بارنے والے کی حرکات کے بارے میں ہیں اور بعض دوسری روایات اس مال کی حرمت کے بارے میں ہیں جو وصول کیا جاتا ہے۔ بعض روایات قمار کے بارے میں اور بعض کا تعلق ان آلات و وسائل سے ہے جو استعمال کیے جاتے ہیں:

شیطان شراب اور قمار کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور تمہیں خدا کی یاد اور نماز سے باز رکھتا ہے ان تمام مفاسد کے پیش نظر اس کام سے دور رہو۔
ارشاد رب العزت ہے:

”إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ

وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ شَيْطَانٍ

فَاجْتَنِبُوا لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ۔“

”شراب، قمار، انصاب (بتوں) اور تیروں کے ذریعے قرآن لگانا گندگی اور شیطانی کام ہے۔ ان سے بچو۔ اس طرح توقع ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔“

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا :
 " قمار سے مراد نرد ہے۔ شطرنج اور جیتنے ہارنے
 کے تمام کھیل اور "انصاب" و وجبت ہیں جن کی مشرکین
 پرستش کرتے تھے۔ ان کی حیرت و فروخت اور ان سے
 نفع حاصل کرنا حرام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت
 ممنوع ہے۔ یہ کام شیطان کی کام ہیں اور گندگی ہیں، اللہ
 تعالیٰ نے شراب اور جوئے کو بتوں کا ساتھی قرار دیا ہے۔ " لے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "گندگی سے یعنی بتوں اور
 شیطانی گفتگو سے پرہیز کرو" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا :
 " بتوں کی گندگی، شطرنج ہے (یعنی شطرنج بھی
 گندے بتوں کی طرح ہے) اور شیطانی گفتگو کا ناجانا
 ہے۔ " لے

ابراہیم نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا :
 " آئینہ اگر مناسب سمجھیں تو اس آیت کی تفسیر
 بیان فرمائیں۔ " لوگ تم سے شراب اور قمار کے بارے
 میں پوچھتے ہیں۔ کہدو ان میں لوگوں کے یہ منافع ہیں
 لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے۔ " میں آپ

لے وسائل ابواب مایکتب بہ باب ۱۰۲ خ ۱۲
 ۲۶۰

کے قربان! بتائیے، قمار کیا ہے؟"
 حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا : "ہر حبت ہار والا کھیل
 قمار ہے اور ہر مست کرنے والی چیز حرام ہے۔" لے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
 " شطرنج کھیلنے والا ملعون ہے اور جو شخص اس کھیل
 کا تماشا کرے وہ اس شخص کی مانند ہے جو سور کا گوشت
 کھاتا ہے۔ " لے

"جو شخص نرد کھیلتا ہے وہ خدا کی نافرمانی کرتا ہے۔" لے

"یہ ہر حبت کے کھیل جو قمار کے درمیان رائج ہیں
 ان سے پرہیز کرو کیونکہ یہ اہل عجم کا قمار ہیں۔" لے

فضل کہتے ہیں میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے جوئے میں استعمال
 ہونے والے ان آلات اور وسائل کے بارے میں سوال کیا جن کا استعمال عام ہے
 آپ نے فرمایا :

"جس وقت اللہ تعالیٰ حق اور باطل کو جدا کرے گا
 تو یہ کھیل کس طرف ڈالے جائیں گے؟" میں نے کہا: باطل

لے وسائل ابواب مایکتب بہ باب ۱۰۴ خ ۱۱

۲۶۱

۲۶۱ مستدرک ابواب مایکتب بہ باب ۸۲ خ ۱

کی جانب :- آپ نے فرمایا : " پھر تجھے باطل سے کیسا سروکار ہے ؟ " اے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :
" ماہ مبارک رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ ایک عبادت کو آگ سے نجات عطا فرماتا ہے لیکن شرطیخ باز اس عنایت ربانی سے محروم رہتا ہے ۔ " اے

آنجناب سے لوگوں نے شرطیخ کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا :
" مجوسیوں کے اس طریقے کو ان ہی کے لیے چھوڑ دو " اس پر خدا کی لعنت ہو ۔ " اے

ایک دوسری روایت میں آپ نے فرمایا :
" پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرطیخ اور زرد کھیلنے سے منع فرمایا ہے ۔ " اے

" عبدالواحد کہتے ہیں ۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا : کیا شرطیخ جائز ہے ؟ " آپ نے فرمایا :
" مومن کھیلوں کی طرف رخ نہیں کرتا ۔ " اور آپ

نے فرمایا : شرطیخ ایک ناجائز اور فضول کھیل ہے ۔ " اے

ایک دوسری روایت میں آپ نے فرمایا :
" شرطیخ قمار ہے اور زرد بھی قمار ہے ۔ " اے

آپ نے مزید فرمایا :
" شرطیخ کی فروخت حرام ہے ، اس کی کمائی کھانا گناہ ہے اور اس کا فراہم کرنا ناجائز ہے ۔ جس شخص کے ہاتھ شرطیخ میں مصروف ہوں اس کی مثال اس شخص کی ہے جس نے اپنے ہاتھ سوتور کے گوشت میں ڈال رکھے ہوں اس کھیل کو دیکھنے والا ۔ کھیلنے والا اور کھیلنے والوں کو سلام کرنے والا سب برابر ہیں ۔ شرطیخ کھیلنے والوں کی محفل میں بیٹھنا گویا آگ میں بیٹھنا ہے ۔ اس کھیل میں گزرنے والے لمحات قیامت کے دن حسرت کا سبب بنیں گے ۔ فریب خوردہ شرطیخ باز کی صحبت سے پرہیز کرو ۔ کیونکہ شرطیخ کی محفل میں شریک ہونے والوں پر عذاب خدا نازل ہوتا ہے ۔ ان پر کسی بھی وقت عذاب نازل ہونے کا خوف ہے ۔ اگر عذاب آیا تو تجھے بھی اپنی لپیٹ میں لے لیگا ۔ " اے

۱۱ سے وسائل ابواب مایکتبہ بہ باب ۱۰۲ خ ۱۱
۱۲ سے وسائل ابواب مایکتبہ بہ باب ۱۰۲ خ ۱۲
۱۳ سے وسائل ابواب مایکتبہ بہ باب ۱۰۳ خ ۳

۱۴ سے مستدرک ابواب مایکتبہ بہ باب ۱۰۴ خ ۳
۱۵ سے وسائل ابواب مایکتبہ بہ باب ۱۰۲ خ ۲
۱۶ سے وسائل ابواب مایکتبہ بہ باب ۱۰۲ خ ۶-۷

اہل بصرہ میں سے ایک شخص امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

"میری جان آپ پر تیار ہو، میں شطرنج بازوں کی محفل میں بیٹھا کرتا ہوں جب کہ خود اس کھیل میں شریک نہیں ہوتا صرف میں تماشا کرتا ہوں۔"

حضرت نے فرمایا:

"تجھے ایسی مجالس سے کیا سروکار جس میں شرکت کرنے والوں پر نظر ڈالنا بھی اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔"

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا:

"جینے اور مارنے کا ہر ذریعہ قمار ہے۔"

"یاسر خادم کہتے ہیں، میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: جو کیا ہے؟" آپ نے فرمایا:

"ہر وہ کھیل جس میں شرط باندھ کر کوئی چیز بیٹے ہیں۔"

ایک دوسری روایت میں آپ نے فرمایا:

"انگشتری بازی اور مارنے جینے والے ہر کھیل سے

پر سیز کرو، حتیٰ کہ اخروٹ بادام اور کپوں کے ساتھ جو بچوں

کے کھیل میں جوا کھیلنے سے پر سیز کرو۔"

۱۔ مسائل ابواب مایکتب ب۔ باب ۱۰۳ خ ۴

۲۔ مسائل ابواب مایکتب ب۔ باب ۱۰۴ خ ۱-۱۰

۳۔ مستدرک

شراب

اسلام کے نقطہ نظر سے ہر مست کر دینے والی چیز حرام ہے خواہ وہ چیز انگور اور کشمش سے بنائی گئی ہو یا کسی اور شے سے۔ خواہ وہ سیال ہو یا جامد یا ان دو طرح کے علاوہ کسی اور نوعیت کی۔

روایات کے مطابق نشہ لانے والی چیزوں کی حرمت کا حکم صرف اسلامی شریعت ہی کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتا بلکہ تمام شریعتوں اور مذاہب میں ان چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے لیکن حرمت کا یہ حکم اسلام کے قبل اور بعد کے دور میں کلی طور پر متروک و منسوخ ہو چکا تھا اسی طرح جس طرح کہ مہر زمانہ کے ساتھ دوسرے قوانین متروک ہو کر طاق نسیان کی زینت بن چکے تھے۔ اگر ہم دنیا کے تمام معاشروں کے بارے میں ایسا نہ کہہ سکیں تو کم از کم اسلام کی آمد کے وقت جو گمراہ معاشرہ موجود تھا اس کے بارے میں ضرور یہ کہہ سکتے ہیں۔

اسلام نے اپنے ظہور کے وقت ہی سے نشہ آور چیزوں کے خلاف جنگ کا آغاز کر دیا تھا اور تدریج چودہ سال کے اندر ان کی حرمت و ممانعت کو حتمی اور یقینی بنا چکا تھا۔

البتہ یہاں ہم متہ آن مجید کی نصوص کی روشنی میں جس چیز کا ذکر کر رہے ہیں وہ خمر کی حرمت کا حکم ہے جو انگور کی مختلف اقسام سے بنائی جانے والی شراب کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ باقی مسکرات (نشہ آور چیزوں) کی حرمت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں واضح نہیں کیا گیا۔ بلکہ بعض روایات

میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے باقی مسکرات کے حکم کو خود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صوابدید پر چھوڑ دیا کہ وہ اس معاملہ سے متعلق مصالحتوں اور مضرتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قانون سازی کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باقی مسکرات کو بھی خمر کی طرح حرام قرار دے دیا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی رضامندی ظاہر فرمادی چنانچہ اس کی شائیں فقہ کے بعض مقامات پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

شراب کی مذمت میں بہت سی آیات و روایات وارد ہوئی ہیں۔ ہم ذیل میں ان میں سے چند کا تذکرہ کریں گے:

ارشادِ رب العزت ہے

”تم سے لوگ شراب اور قمار کے بارے میں پوچھتے ہیں کہدوان میں بڑا گناہ اور لوگوں کے لیے منافع ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے۔“ ۱

”شراب، قمار، بت اور قرعہ کے لیے تیر نکالنا، گندہ اور شیطان کا کام ہے۔ اس سے دور رہو شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔“ ۲

”شیطان شراب اور قمار کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور تمہیں

خدا کی یاد اور نماز سے باز رکھنا چاہتا ہے۔ کیا اس سب کے باوجود تم ان کاموں سے پرہیز نہیں کرو گے؟“ ۳

”کہدو میرے پروردگار نے کھلے اور چھپے بڑے کاموں اور گناہ اور ناحق تجاوز کو حرام کیا ہے۔“ ۴

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا:

”اس آیت میں اٹھ سے مراد خصوصاً شراب ہے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو نعمت عطا کی ہے اور تمہارے ساتھ جو پیمان باندھا ہے اسے یاد کرو، اس لیے کہ تم نے کہا تمہا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔“ کی تفسیر میں فرمایا:

”پیمان وہی ہے جس کی تفصیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حجۃ الوداع کے موقع پر امت کے گوش گزار فرمائی۔ تمام مسکرات کی حرمت، وضو کا طریقہ جس طرح کہ قرآن میں بیان کیا گیا ہے اور امیر المؤمنین علیہ السلام کی امامت۔“ ۵

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

”جو شخص مست ہو جانے کی حد تک شراب پیتا ہے

۱۔ سورہ مائدہ ۵ آیت ۹۱

۲۔ سورہ اعراف، آیت ۳۳

۳۔ مستدرک ابواب الاشربة المحرمة باب ۱۱ خ ۱۳

۱۔ سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۱۹

۲۔ سورہ مائدہ ۵ آیت ۹۰

چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“ ۱۷

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو جو وصیتیں فرمائیں ان میں سے ایک یہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اے علیؑ! اگر کسی شخص نے خواہ غیر خدا کے لیے شراب (زندگی بھر) ترک کر رکھی ہو، اللہ تعالیٰ اسے جنت کی سیرتہ شرابوں سے سیراب کرے گا۔“ ۱۸

”پہلی چیز جو خداوند جلیل نے مجھ پر حرام کی وہ بُت پرستی، شراب خوری اور لوگوں کے ساتھ جھگڑا ہے۔“ ۱۹

”شراب خور کے ہم نشین نہ بنو، اسے بیٹی نہ دو، اس کی لڑکی نہ مانگو، اس کی عبادت نہ کرو اور اس کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کرو۔“ ۲۰

”تین آدمیوں کے لیے جنت کے دروازے بند ہیں، شراب خور، جادوگر اور وہ جو قرابت داروں کے رشتے کو کاٹ دے۔“ ۲۱

۱۷ مسائل ابواب الاشربة المحرمة باب ۹ خ ۵

۱۸ مسائل ابواب الاشربة المحرمة باب ۹ خ ۱۸

۱۹ مسائل ابواب الاشربة المحرمة باب ۹ خ ۲۰

۲۰ مسائل ابواب الاشربة المحرمة باب ۹ فی تعلیقة علی الخبر ۲۰

۲۱ مسائل ابواب الاشربة المحرمة باب ۹ خبر ۲۱

”میرے خدا نے قسم کھائی ہے کہ دنیا میں اس کا جو بندہ شراب پیئے گا یا کسی بچے یا غلام کو پلائے گا، قیامت کے دن اتنی ہی مقدار میں کھولتا ہوا پانی اس کے حلق میں ڈالا جائے گا خواہ بخشش پانے والا ہو یا عذاب پانے والا۔“ ۱

”اگر کوئی شخص اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو میری زبان سے حرام کیا ہے اسے پیئے گا وہ اس کا اہل نہ ہوگا کہ اس کا شادی کا پیغام قبول کیا جائے یا اسے ثابت بنایا جائے یا اس کی بات کی تصدیق کی جائے یا اس کے پاس امانت رکھوائی جائے۔ اب اگر کوئی شخص اس کے شرابی ہوئے گا علم رکھنے کے باوجود اس کے پاس امانت رکھوائے گا اللہ تعالیٰ اس کے مال کی حفاظت کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ اگر اس کا مال تلف ہو جائے تو اسے اس مال کے بدلے کچھ نہیں ملے گا۔“ ۲

”شراب نوشیوں کی عبادت کو نہ جاؤ۔ ان کے جنازوں میں شرکت نہ کرو، ان کی گواہی قبول نہ کرو، اگر وہ لڑکی مانگیں تو انکار کرو، امانت ان کے ہاتھوں میں نہ دو۔“ ۳

”شراب تمام گناہوں کا سبب ہے۔“ ۴

۱ مسائل ابواب الاشربة المحرمة باب ۱ خ ۱۰

۲ مسائل ابواب الاشربة المحرمة باب ۱۱ خ ۱-۲

۳ مسائل ابواب الاشربة المحرمة باب ۱۲ خ ۲

”تمام نشہ لانے والی چیزیں حرام ہیں، یہ وہ چیزیں جو مست کر دیتی ہو، شراب کے حکم میں ہے۔“ ۱۷

”جو شخص نماز کو معمولی چیز سمجھے وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا، حوض کوثر کے کنارے میرے ساتھ نہیں ہوگا۔ نہیں بخدا، جو شخص شراب پیتا ہے میری شفاعت اسے نصیب نہیں ہوگی، خدا کی قسم حوض کوثر کے کنارے وہ میرے حضور نہیں آسکے گا۔“ ۱۸

ایک صحابی سے آپ نے فرمایا:

”جس مسلمان سے بھی تمھاری ملاقات ہو اس سے میرا سلام کہنا اور اس سے کہنا، نیند ہر مسلمان پر حرام ہے، نیند شراب ہی ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز مسلمانوں پر حرام ہے۔“ ۱۹

”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ چار قسم کے آدمیوں پر اپنی رحمت کی نظر نہیں ڈالے گا جس کو اس کے ماں باپ نے عاق کیا ہو، احسان جتانے والا، قضا و قدر کو جھٹلانے والا اور شراب پینے والا۔“ ۲۰

- ۱۷ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمة باب ۱۵ خ ۴
 ۱۸ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمة باب ۱۵ خ ۱۱
 ۱۹ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمة باب ۱۵ خ ۳۰
 ۲۰ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمة باب ۱۶ خ ۴

”شراب خور کو کوڑے لگاؤ، اگر وہ دوبارہ شراب پیے تو اسے پھر کوڑے لگاؤ اور اگر چوتھی بار بھی وہ شراب پیے تو اسے ہلاک کر دو۔“ ۲۱

شام کے لوگوں سے آپ نے فرمایا:

”اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، جس شخص کو قرآن کی ایک آیت بھی یاد ہو اور اس کے ساتھ شراب پیے تو قیامت کے دن اس آیت کا ہر حرف خدا کے سامنے اس شخص سے جھگڑے گا اور جس سے قرآن جھگڑے اللہ تعالیٰ اس کا دشمن ہوگا اور جس شخص کا خدا دشمن ہو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ ۲۲

”شراب خور متعفن گندھک کی طرح ہے۔ ہوشیار رہو کہیں اس کی عفونت سے تم آلودہ نہ ہو جاؤ۔“ ۲۳

”شراب خور کے ساتھ دوستی نہ کرو کیونکہ یہ پشیمانی کا سبب ہے۔“ ۲۴

”جو شخص نشہ کی حالت میں مرتا ہے اور سستی کی حالت

- ۲۱ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمة باب ۱ خ ۵
 ۲۲ مستدرک ابواب الاشرۃ المحرمة باب ۵ خ ۱۲
 ۲۳ مستدرک ابواب الاشرۃ المحرمة باب ۵ خ ۱۴
 ۲۴ مستدرک ابواب الاشرۃ المحرمة باب ۴ خ ۵

میں فرشتہ موت سے ملتا ہے اور مستی کی حالت میں قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اسی مستی کی حالت میں اسے اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پوچھا جائے گا۔ تو کس حال میں ہے؟ وہ کہے گا میں نشے میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا میں نے تجھے اس کا حکم دیا تھا؟ اے سکران کی طرف لے جاؤ۔ اسے دوزخ میں آگ کے ایک پہاڑ پر لے جائیں گے۔“ ۱۷

”شراب تمام گناہوں کا سرچشمہ، ناپاکیوں کی ماں اور ہر شر کی کلید ہے۔“ ۱۸

”اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا۔ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ شراب کو حلال قرار دیں گے اور اس کا نام بنیاد رکھیں گے۔ ایسا کرنے والی قوم پر خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت، میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے۔“ ۱۹

”اللہ تعالیٰ ہرگز شراب اور ایمان کو ایک دل میں جمع ہونے نہیں دیتا۔“ ۲۰

۱۷	مستدرک	ابواب الاشریۃ المحرمۃ	باب ۷ خ ۴
۱۸	مستدرک	ابواب الاشریۃ المحرمۃ	باب ۸ خ ۵
۱۹	مستدرک	ابواب الاشریۃ المحرمۃ	باب ۹ خ ۱
۲۰	مستدرک	ابواب الاشریۃ المحرمۃ	باب ۹ خ ۶

”ایک زمانہ آئے گا کہ میری امت ایک چیز بھنگ (بھنگ) کے نام سے استعمال کرے گی۔ میں ان لوگوں سے بیزار ہوں اور وہ لوگ مجھ سے“ (بھنگ ایک سفوف ہے جو ایک قسم کے پتوں اور بوٹوں کو کوٹ کر بناتے ہیں اور مختلف صورتوں میں اسے استعمال کرتے ہیں۔ ظاہر ہے اس حکم میں تمام جامد مسکرات شامل ہیں۔ جیسے ہیروئن وغیرہ)۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات

”جو شخص کسی تیز و شور نہ رکھنے والے بچے کو نشہ آور مشروب پلاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے ایک سیال میں مجوس کرے گا تاکہ اسے اس گناہ کا خوب بدلہ ملے“ ۲۱

”جناب سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ شراب کو زنا اور سرقے سے بدتر سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

”ہاں! اس لیے کہ زانی ممکن ہے اسی جرم تک محدود رہے، لیکن شرابی زنا کرتا ہے، چوری کرتا ہے، قتل کرتا ہے اور نماز کو ضائع کرتا ہے“ ۲۲

۲۱	مستدرک	ابواب الاشریۃ المحرمۃ	باب ۲۷ خ ۵
۲۲	مستدرک	ابواب الاشریۃ المحرمۃ	باب ۱۰ خ ۶
۲۳	وسائل	ابواب الاشریۃ المحرمۃ	باب ۱۲ خ ۸

” جو شخص شراب پینے والے سے ہاتھ ملاتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے “ اے (یعنی شراب خور کا) کے عمل کی تائید اور حمایت کرنے کی بنا پر

” مست کرنا بڑے گناہوں میں سے ایک ہے “ اے

” جو شخص شراب کو حلال سمجھتا ہے اسے دوست نہ بناؤ اس شخص کا گناہ جو شراب کو حرام سمجھتا ہے اور پیتا ہے پکا ہے اس شخص کے گناہ سے جو شراب کو سمجھتا تو حلال ہے لیکن تیار نہیں “ اے

حضرت امام بن علی علیہ السلام کا ارشاد

معاویہ کے نام ایک تو بیخ آمیز خط میں آپ نے لکھا:
” آخر کار تم نے شرابی اور سگ بازی کا مشغلہ رکھنے والے فرزند کے ہاتھ میں مسلمانوں کی باگ ڈور دے دی ہے تم نے اپنی امانت میں خیانت کی ہے، امت کو بد بخت بنایا، دین خدا کے بارے میں خیر خواہی اور نصیحت کا حق ادا نہیں کیا۔ تم آخر کس طرح اپنے شرابی بیٹے کو امت محمدیہ پر مسلط کر سکتے ہو؟ شرابی، منافق اور گناہ گار اور بد کردار ہے وہ

- ۱۰ مستدرک ابواب الاشرۃ المحرمۃ باب ۷ خ ۸
۱۱ مستدرک ابواب الاشرۃ المحرمۃ باب ۸ خ ۱
۱۲ مستدرک ابواب الاشرۃ المحرمۃ باب ۹ خ ۹

ایک درہم کی امانت کا بھی اعتبار نہیں رکھتا۔ آخر ملت کا انقیاد کس طرح اس کے ہاتھوں میں دیا جاسکتا ہے، بہت جلد اس وقت جب تو یہ واستغفار کا دروازہ بند ہو جائے گا اور نامہ اعمال سر بمہر کر دیے جائیں گے تمہیں کیفر کردار کی طرف کھینچ کر لایا جائے گا اور تم وہاں اپنے ناپسندیدہ کاموں کو موجود پاؤ گے۔“ اے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ارشادات

امام علیہ السلام مسجد حرام میں داخل ہوئے قبیلہ قریش کے ایک گروہ نے کہا: یہ امام اہل عراق میں سے ہیں۔ ایک شخص نے کہا:
” اچھا ان سے چند مسائل پوچھتے ہیں۔ “
اس شخص سے انھوں نے ایک نوجوان کو بھیجا، اس نے سوال کیا:
” سب سے بڑا گناہ کبیرہ کیا ہے؟ “
آپ نے فرمایا:
” شراب نوشی!“

نوجوان واپس آیا اور اس نے اپنا سوال اور اس کا جواب ان لوگوں کو بتایا لوگوں نے کہا
” واپس جاؤ اور پھر یہی سوال کرو۔ “

جوان آیا اور اس نے وہی سوال دہرایا۔ آپ نے فرمایا:

۱۳ مستدرک ابواب الاشرۃ المحرمۃ باب ۵ خ ۷

”کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا “ شراب “
لوگوں نے اسے تیسری بار بھیجا۔ اسی سوال و جواب کی تکرار ہوئی اور امام
نے جواب پر یہ اضافہ بھی فرمایا :

” شراب انسان کو زنا، چوری، قتل اور شرک کی طرف
لے جاتی ہے۔ شراب کے بڑے نتائج تمام گناہوں پر چھا
جاتے ہیں۔ جس طرح بڑ کا درخت دوسرے تمام درختوں
کا احاطہ کرتا ہے۔“ لے

” اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کی ہر رات گناہگاروں کی
بخشش فرماتا ہے لیکن شرابی اس فیضِ خداوندی سے محروم
رہتا ہے۔“ لے

” پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے بارے
میں دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے : شراب کے لیے انگوروں
کو جح کر کے والا، حفاظت کرنے والا، شراب پھوڑنے
والا، شراب پینے والا، ساقی، شراب کو اٹھانے اور ایک جگہ
سے دوسری جگہ منتقل کرنے والا، اسے اپنی تحویل میں رکھنے والا
شراب کا تاجر، اس کا خریدار اور اس کے لیے سرمایہ کاری کرنے والا۔“
(یعنی وہ شخص انگوروں کی کاشت اس لیے کرتا ہے کہ ان

لے وسائل ابواب الاشرۃ المحرمۃ باب ۱۲ خ ۱۰

۱۱ وسائل ابواب الاشرۃ المحرمۃ باب ۱۵ خ ۱۳

۱۲ وسائل ابواب الاشرۃ المحرمۃ باب ۲۴ خ ۱

سے شراب حاصل کرے)

” اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمیشہ شراب حرام رہی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا کہ جس نے شرک کے اس
سرشتیے کو حرام قرار نہ دیا ہو۔“ لے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشادات

” اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو بھی مبعوث فرمایا اس نے
اپنے دین کی تکمیل کے وقت شراب کو حرام کیا۔ یہ چیز ہمیشہ
حرام رہی ہے۔“ لے

مفضل نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: اللہ
تعالیٰ نے شراب کو کیوں حرام کیا؟ آپ نے فرمایا:
” اس کے خطرناک نتائج اور اس فساد کے سبب جو
اس سے پیدا ہوتا ہے۔ شرابی رعشے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
(سوچنے سمجھنے) کا نور اس سے چھین لیا جاتا ہے۔ اس کی
جو ان مردی ختم ہو جاتی ہے۔ بالآخر شراب اسے گناہ
قتل اور زنا پر جبری اور بے باک بنا دیتی ہے اور کبھی تو وہ
مستی کے عالم میں اپنے محرموں سے بھی اختلاط کر بیٹھتا ہے

لے مستدرک ابواب الاشرۃ المحرمۃ باب ۵ خ ۲

۱۳ وسائل ابواب الاشرۃ المحرمۃ باب ۹ خ ۱

سوائے شر اور فتنے کے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔“ ۱۷

عمار نے آنجناب سے عرض کی: ایک شخص مسلمان ہے اور بارہ امام کا ماننے والا ہے لیکن مکرات کا عادی ہے۔ آپ نے فرمایا:
 ”عمار! اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا۔“ ۱۸

”جو شخص شرابی کو اپنی بیٹی دیتا ہے وہ گویا اپنی اولاد

دوزخ میں بھیجتا ہے۔“ ۱۹

امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
 ”اللہ تعالیٰ نے گناہوں کو ایک کمرہ میں رکھ دیا اس کمرہ کا ایک دروازہ ہے، اس دروازے پر ایک قفل لگا ہوا ہے اور اس قفل کی کلید شراب ہے۔“ ۲۰

”جو لوگ دنیا میں شراب سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں

وہ پیاس مرتے ہیں۔ اور پیاس سٹی سے اٹھیں گے اور پیاس

دوزخ میں داخل کیے جائیں گے۔“ ۲۱

”نشہ آور مشروب جو زیادہ مستی پیدا کرے یا کم ہر حال

۱۷ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۹ خ ۲۵

۱۸ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۱۱ خ ۶-۷

۱۹ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۱۲ خ ۳

۲۰ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۱۵ خ ۸

حرام ہے“

راوی نے پوچھا:

”اگر زیادہ پانی میں نشہ آور چیز (مسکر، کم مقدار

میں ملائیں تو کیا وہ حلال ہوگی؟“

آپ نے دوبارہ ہاتھ سے اشارہ کیا:

”نہیں، نہیں۔“ ۲۲

لوگوں نے پوچھا: کیا مینڈرا ایک قسم کی شراب (کو دو) کا جزو بنا یا جا

سکتا ہے؟“ آپ نے فرمایا:

”حرام سے شفا کی امید رکھنا جائز نہیں ہے۔“ ۲۳

ایک شخص آنکھوں کے درد میں مبتلا تھا، شراب ملے ہوئے سرے

سے اس کا علاج کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا:

”یہ دوا پلید مدار کی مانند ہے اور صرف مجبوری کی صورت

میں قابل استعمال ہے۔“ ۲۴

لوگوں نے پوچھا: اگر کسی دسترخوان پر شراب بھی موجود ہو تو کیا اس

دسترخوان پر غذا کھائی جاسکتی ہے؟“ آپ نے فرمایا:

”اس دسترخوان پر کھانا حرام ہے۔“ ۲۵

۲۲ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۱۴-۱۵ خ ۱

۲۳ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۲۰ خ ۵

۲۴ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۲۱ خ ۵

۲۵ مسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۳۳ خ ۱

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ارشاد

”میرے والد نے آخری وقت فرمایا: ہماری شفاعت اس شخص کو نہیں پہنچتی جو نماز کو ایک معمولی چیز سمجھے اور جو شخص مشروب کا عاری ہوگا اسے جہنم کو تر کے کنارے ہمارے حضور آنے کی اجازت نہ ہوگی۔“ میں نے کہا: ”اباجان! کونسا مشروب؟“ فرمایا: ”جو سبھی مشروب مستی پیدا کرے۔“ اے

”اللہ تعالیٰ نے شراب کو کسی نام سے حرام نہیں کیا ہے بلکہ اس کے نتائج کے سبب حرام کیا ہے۔ ہر وہ چیز جس کا انجام شراب جیسا ہو وہ حرام ہے۔“ اے

”فقاہ (جو کا پانی) ایک طرح کی شراب ہے، لوگ اسے چھوٹی چیز سمجھتے ہیں۔“ اے

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد

”اسلام میں پہلا شخص جس نے آب جو پیا وہ زید تھا۔“

۱۔ وسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۱۵ خ ۱۴

۲۔ وسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۱۵ خ ۱

۳۔ وسائل ابواب الاشرۃ المحرمتہ باب ۲۸

جب امام حسین علیہ السلام کا سر مقدس اس کے سامنے رکھا گیا وہ اس وقت آب جو پی رہا تھا اور درباریوں کو کبھی دے رہا تھا۔ جو شخص بھی ہمارا شبیہ ہے اسے آب جو سے پرہیز کرنا چاہیے۔“ اے

تنبیہ

معمولی غور و فکر سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ اس بارے میں جو روایات آئی ہیں ان کے چند حصے ہیں۔ ان کا ایک حصہ یہ بتاتا ہے کہ شراب یا کثش سے جو مشروب تیار کیا جاتا ہے اسے خمر کہتے ہیں۔ جو حرام ہے۔

دوسرا حصہ بتاتا ہے کہ فقاہ (آب جو) جسے جو سے تیار کرتے ہیں،

حرام ہے۔ !

تیسرا حصہ بتاتا ہے کہ ہر سیال (مسکر) نشہ آور حرام ہے۔

چوتھا حصہ بتاتا ہے کہ ہر مست کرنے والی چیز خواہ وہ سیال ہو یا

جامد حرام ہے۔

نیز بعض روایات کا تعلق شراب کی حرمت بیان کرنے سے ہے اور بعض

کا شرابی پر خد جاری کرنے، سزا دینے یا اسے قتل کرنے سے ہے۔ اور بعض کا اخروی

سزا سے۔

ان روایات کے نقل کرنے کا مقصد صرف یہ رہا ہے کہ پڑھنے والا پلٹ

آئے اور باز آجائے۔ اس لیے ہم نے انھیں ابواب وار اور ایک خاص ترتیب سے بیان

نہیں کیا۔

زنا

بہت سی آیات اور احادیث اس منافی سخت عمل کی مذمت میں

آئی ہیں:

ارشادِ رب العزت ہے

” زنا کے قریب نہ جاؤ یہ ایک بے حیائی کا کام بُرا
اور ناپسندیدہ طریقہ ہے۔“

” زانی عورت اور زانی مرد ہر ایک کو سب کوڑے لگاؤ
اور دینِ خدا کے معاملہ میں ان سے کوئی رحم و نرمی روانہ نہ کرو۔“

” زانی مرد سوائے زانی عورت یا مشرک کے شادی نہ
کرے اور زانی عورت سوائے زانی مرد یا مشرک کے شادی
نہ کرے اور مومنین پر یہ حرام ہے۔“

” (خدا کے رحمان کے بندے وہ ہیں جو اللہ کے سوا
کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو

۱۔ سورۃ بنی اسرائیل ۱۷ آیت ۳۲

۲۔ سورۃ نور ۲۳ آیت ۲

۳۔ سورۃ نور ۲۴ آیت ۳

ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ
کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا قیامت کے روز
اس کو مگر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت
کے ساتھ پڑا رہے گا۔“

” اے نبیؐ! جب مختارے پاس مومن عورتیں بیعت
کرنے کے لیے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے
ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا نہ
کریں گی، اپنی اولاد کو نقل نہ کریں گی، اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے
کوئی ہتھیان گھڑ کر نہ لائیں گی اور کسی امر معروف میں مختاری
نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لے لو۔“

توضیح:

یہ بات مسلم ہے کہ مشرک اور اللہ کو چھوڑ کر کسی اور خدا پر ایمان رکھنے والا
ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

اسی طرح قاتل اور زانی اگر ان گناہوں کو جائز سمجھے اور خدا کے حرام کرنے کا
انکار کرے تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

البتہ اگر وہ حرمتِ عمل کو تسلیم کرنا ہو اور خود کو قصور وار جاننا ہو تو اس
کے لیے آخرت کا ابدی عذاب نہیں ہوگا۔

اور اگر موت سے پہلے دنیا میں توبہ کر لی اور اپنے گناہوں کی تلافی کی تو اس

۱۔ سورۃ فرقان ۲۵ آیت ۶۸

۲۔ سورۃ صافات ۶۰ آیت ۱۲

صورت میں وہ اپنے کسی جرم اور گناہ کے بدلے آخرت میں عذاب نہیں پائے گا۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

”کھلے اور چھپے بڑے کام“ کہ اللہ تعالیٰ نے جن کو قرآن میں حرام قرار دیا۔ ان میں سے ظاہر اور کھلے ہوئے گناہ اپنے باپ کی بیوی سے شادی کرنا (کہ جو جاہلیت میں رواج تھا) اور باطن اور چھپا ہوا گناہ زنا ہے۔“

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

”زانی، زنا کے وقت ایمان سے خالی ہوتا ہے، شرابی شراب خوری کے وقت ایمان نہیں رکھتا، اسی طرح چوڑچوڑی کرتے وقت ایمان نہیں رکھتا۔“ ۱

توضیح:

بہت سی روایات کے مطابق ان گناہوں کے کرتے وقت گناہ کرنے والے سے اس کی روح ایمان جدا ہو جاتی ہے اور بعد میں واپس آ جاتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مومن کی روح کا چہرہ جو اپنی باطنی عقیدت کی وجہ سے روشن ہوتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ کے نور کی شعاعیں منور رکھتی ہیں اس پر مذکورہ حالات میں ایک ظلمت کا پردہ کھچ جاتا ہے اور یہ پردہ اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ بد اعمالی کے آثار زائل نہ ہو جائیں یا اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور توبہ کی کیفیت پیدا نہ ہو جائے اور ظلمت و کدورت نہ دھل جائے۔

۱۔ وسائل ابواب النکاح المحرم باب ۱۰ خ

”زنا تنگدستی لاتا ہے اور گھروں کو سنان بنا دیتا ہے۔“ ۱

”تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں کرے گا اور ان کو پاک نہیں کرے گا اور انھیں (نگاہِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا اور وہ دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔ (۱) بوڑھا زانی (۲) غلام بادشاہ (۳) متکبر حاجت مند۔“ ۲

دینی اس کا تکبر فرماں الہی اور اوامر کے مقابل ہے۔ اس میں عاجزی کی صفت نہیں اور وہ بے نیاز ہے مگر شرفاؤ دولت مندوں کے مقابل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقابل ہے۔

”جو عورت خود کو کسی مرد کے حوالے کر دے تاکہ وہ

اس کے ساتھ زنا کرے یا اسے پیار کرے یا اس کے ساتھ دل لگی اور مذاق کرے یا اس کے ساتھ کوئی اور بڑا کام کرے تو وہ عورت اس مرد کے برابر گناہ گار ہوگی۔ اگر اس کام میں جبر و اکراہ شامل ہو تو عورت کا گناہ بھی مرد کے سر ہوگا۔“ ۳

”جو شخص عمل قوم لوط کا مرتکب ہوتا ہے یا یہ (غیر انسانی)

عمل حرم طور پر کسی عورت کے ساتھ کرتا ہے تو قیامت کے دن

۱۔ وسائل ابواب النکاح المحرم باب ۱ خ ۱۱-۱۳

۲۔ وسائل ابواب النکاح المحرم باب ۸ خ ۲

وہ مردار سے زیادہ متعفن ہو کے ساتھ محسوس ہوگا۔ اس حد تک کہ اس کی نفرت انگریزوں کو تکلیف پہنچائے گی اور اس سال میں وہ دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ اس سے کوئی فدیہ یا جرمانہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس کے تمام اعمال مردود قرار پائیں گے اور اس کا عذاب تمام دوزخیوں کے عذاب سے سخت ہوگا۔“ ۱

”لوگوں کے ساتھ نیکی کرو تا کہ تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ نیچے کریں۔ لوگوں کے ناموس پر نگاہ نہ ڈالو تا کہ تمہاری ناموس آلودہ نہ ہو۔“ ۲

”میری امت کے لوگوں کے جہنمی ہونے کا بہت زیادہ سبب دو اعضا ہیں جو اندر سے خالی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دو اعضا کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: فرج اور دین۔ اور حنبت میں پیچھے کا بہت زیادہ ذریعہ تقویٰ اور حسن خلق ہے۔“ ۳

”کسی شخص کو زنا کے اسباب مہیا ہو جائیں۔ لیکن خدا سے ڈر کر اس سے احتراز کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر

۱۔ وسائل ابواب النکاح المحرم باب ۹ خ ۲

۲۔ وسائل ابواب النکاح المحرم باب ۳۱ خ ۹

۳۔ وسائل ابواب النکاح المحرم باب ۳۱ خ ۱۳

دوزخ کو حرام فرمائے گا اور اسے قیامت کی بڑی پریشانی سے نجات دے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس کے برعکس اگر وہ اس گناہ کا مرتکب ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر بہشت کو حرام کر دے گا اور اسے دوزخ میں پھینک دے گا۔“ ۱

”جو شخص لوگوں کی ناموس میں خیانت کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔“ ۲

”پانچ اشخاص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان پر رحمت کی نگاہ نہیں ڈالے گا۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو ہمسایہ کی ناموس میں خیانت کرے۔“ ۳

ابن مسعود کہتے ہیں میں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:

”گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”یہ کہ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ کسی کو شریک

کرے۔“

میں نے کہا: ”اس کے بعد؟“ آپ نے فرمایا:

”اولاد کو افلاس کے خوف سے قتل کرنا۔“

۱۔ وسائل ابواب النکاح المحرم باب ۳۱ خ ۷

۲۔ مستدرک ابواب النکاح المحرم باب ۱ خ ۹۱-۲۰

میں نے پوچھا: "اس کے بعد؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"ہمسیہ کی ناموس پر تجاوز۔" ۱۷

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات

حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں سے پوچھا:
"کیا میں تمہیں سب سے بڑے زنا کے بارے میں
بتاؤں؟"

لوگوں نے کہا: "وہ کون سا ہے؟" آپ نے فرمایا:
"یہ کہ کوئی عورت کسی اجنبی کو اپنے شوہر کے بستر پر
آنے کی اجازت دے اور نطفہ حرام سے ایک فرزند کو اپنی گود
میں لائے اور اس ناجائز بچے کو شوہر کی گردن پر ڈال دے
یہ ایسی عورت ہے جس سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں
فرمائے گا اور اس پر نظر نہیں ڈالے گا۔ اسے گناہ سے پاک
نہیں کرے گا اور اسے دردناک عذاب دیا جائے گا۔" ۱۷

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبعوض ترین آدمی بڑھانا ہے۔" ۱۷

"کوئی غیرت مند شخص ہرگز زنا سے اپنا دامن اکودہ نہیں کرتا۔" ۱۷

"کوئی عقل مند جھوٹ نہیں کہتا اور کوئی مومن زنا
نہیں کرتا۔" ۱۷

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد

ایک شخص نے امام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا:
"میں عورتوں کے جال میں پھنس گیا ہوں، ایک
روز زنا کرتا ہوں دوسرے روز اپنے گناہ کے کفارے
کے لیے روزہ رکھتا ہوں۔"

آپ نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ سے پاک خالص اطاعت
سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ تو نہ زنا کر اور نہ روزہ
رکھ۔"

اس موقع پر امام محمد باقر علیہ السلام اسے ایک طرف لے گئے،
اس کا ہاتھ تھاما اور فرمایا:

"ابازنہ" (بوزنہ بندر کو کہتے ہیں، بندر کے
ساتھ یہ تشبیہ زنا کے بارے میں اس حیوان کی شہرت
کے سبب ہے) تو نے دوزخیوں کا پیشہ اختیار کر رکھا
ہے اور طبع جنت کی رکھتا ہے۔" ۱۷

۱۷ مستدرک ابواب النکاح المحرم باب ۱ خ ۲۲
۱۷ وسائل ابواب النکاح المحرم باب ۲ خ ۲
۱۷ مستدرک ابواب النکاح المحرم باب ۱ خ ۱۶

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ارشادات

کتاب علی علیہ السلام میں ہم نے پڑھا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جب بھی میری وفات کے بعد زنا کو رواج حاصل ہوگا، نالقبانی اموات میں انسان نہ ہو جائے گا۔“ اے

”فرج دشکم کی پارسائی سے بڑی کوئی عبادت نہیں ہے“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشادات

”زانی کو چھ سزا میں لیں گی تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کی سزا: چہرے کا نور ختم ہو جانا، افلاس، جلد آنے والی موت ہے۔ آخرت کا عذاب: اللہ تعالیٰ کا غضب، حساب لینے میں سختی، اور ہمیشہ کا عذاب“ اے

توضیح:

افلاس و تنگدستی سے مراد، ایمانی اور اخلاقی افلاس ہے، یا پھر عمل صالح کے اعتبار سے افلاس ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد ہونے والے فرائض کی ادائیگی میں مددگار نہ ہو۔ اور ممکن ہے اس سے مراد مالِ حلال کے حصول سے تعلق

۱۷ مسائل ابواب النکاح المحرم باب ۱ خ ۲

۱۸ مسائل ابواب النکاح المحرم باب ۳۱ خ ۴

۱۹ مسائل ابواب النکاح المحرم باب ۱ خ ۸

رکھنے والا افلاس ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد چاروں قسم کے افلاس ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

”لوگوں کی عورت و ناموس پر تجاوز نہ کرو کہ انھیں تنھاری عزت و ناموس پر تجاوز کا موقع مل جائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کے بستر پر پیر رکھتا ہے، لوگ اس کے بستر پر پیر رکھیں گے۔ جو کچھ تو دوسروں کے ساتھ کرے گا دوسرے تیرے ساتھ وہی کریں گے۔“ اے

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی گئی:

”زنا نہ کر کہ تجھے میں اپنے انوارِ جمال کے مشاہدے سے روک دوں اور تجھ پر آسمان کے دروازے بند کر دوں تاکہ تیری دعا ملکوتِ اعلیٰ تک نہ پہنچے۔“ اے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریین (اصحاب خاص) سے

فرمایا:

”موسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا جھوٹی قسم نہ کھاؤ لیکن

میں کہتا ہوں کہ تم اللہ کی قسم بالکل ہی نہ کھاؤ خواہ وہ سچی ہو یا جھوٹی۔“

لوگوں نے درخواست کی کچھ اور نصیحت فرمائیے: فرمایا:

”موسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا۔ زنا نہ کرو۔ میں تم سے

کہتا ہوں کہ دل میں زنا کا خیال تک نہ لاؤ، کیونکہ برا خیال
ایک خوبصورت نقش و نگار سے بھرے محل کے اندر دھواں
اٹھانے کے مانند ہے۔ بلاشبہ اس سے محل میں آگ نہیں
لگے گی لیکن محل کی چمک دمک اور صفائی برباد ہو جائے گی۔" اے

آنجناب سے ایک ملحد نے پوچھا:

"زنا کی حرمت کی علت کیا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"اس سے فساد برپا ہوتے ہیں، وراثت کا نظام
درہم برہم ہو جاتا ہے، نسب کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں،
عورت کو اپنی اولاد کے باپ کا پتہ نہیں چلنا۔ کچھ کو معلوم
نہیں ہوتا کہ اس کا باپ کون ہے، قرابت اور رشتہ داری
باقی نہیں رہتی، رشتہ داری کے رابطے بالکل ٹوٹ جاتے ہیں
اور ایک ہی خاندان کے افراد باہمی مہر و محبت اور احسان
شفقت سے محروم ہو جاتے ہیں۔" اے

ایک اعرابی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوا اور نصیحت کی درخواست کی:

آپ نے فرمایا:

"اپنی شہرم گاہ کی حفاظت کرو۔" اے

"تین قسم کے اشخاص قیامت کے دن حساب کے ختم
ہونے تک اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوں گے۔ ایک وہ شخص
جس نے کبھی زنا کا خیال نہ کیا ہو، دوسرے وہ جس نے اپنے
مال کو ربا (سود) سے آلودہ نہ کیا ہو، اور تیسرے وہ جس
کا واسطہ زنا یا ربا سے نہ ہوا ہو۔" اے

"جو شخص کسی عورت سے بالجبر زنا کرے اسے ہلاک
کر دینا چاہیے البتہ عورت کی چونکہ اس کام میں مرضی
شامل نہیں ہے اس کی کوئی سزا نہ ہوگی۔" اے

"اگر لوگ نامحرم عورت مرد کو ایک لمحات کے اندر دیکھیں
(اور زنا ثابت نہ ہو) تو ہر ایک کو ۹۹ درے لگانے چاہئیں
یعنی حد زنا سے ایک ڈرامہ۔" اے

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد

"زنا سے پرہیز کرو کہ یہ روزی کو گھٹاتا ہے اور دین

۱۵ مسائل ابواب النکاح المحرم باب ۳۱ خ ۱۵

۱۵ مسائل ابواب النکاح المحرم باب ۳۱ خ ۱۵

۱۷ مستدرک ابواب النکاح المحرم باب ۴ خ ۲

۱۷ مستدرک ابواب النکاح المحرم باب ۱۱ خ ۲

۱۷ مسائل ابواب النکاح المحرم باب ۱

۱۷ مسائل ابواب النکاح المحرم باب ۱۴ خ ۱۲

کو برابر کرتا ہے۔" ہے

حضرت امام رضا علیہ السلام کے ارشادات

محمد بن سنان کے سوالات کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا:
 " اللہ تعالیٰ نے زنا کو اس لیے حرام کیا کہ وہ فساد کا
 ذریعہ ہے، قتل نفس کا سبب بنتا ہے، نسب کے رشتے
 کو برابر کرتا ہے، بچے تربیت کے بغیر بڑے ہوتے ہیں، وراثت
 کے نظام کو درہم برہم کر دیتا ہے، اور یہ عمل کچھ دوسرے
 فساد بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔" ہے

" اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے، کیوں کہ یہ خاندان و
 نسب کے رشتوں کو جو انسانی زندگی کی بنیاد ہیں درہم برہم کرتا
 ہے (نطفہ کو جو بقائے نسل کا ذریعہ ہے اسے بے شمار کرتا ہے)
 اور نطفہ کو مستحل کرنا گناہ ہے۔" ہے

" زنا، روسیاهی اور افلاس کا موجب ہے، عمر کو کوتاہ کرتا
 ہے۔ روزی کو برابر کرتا ہے، دل سے نور اور پاکیزگی ختم کرتا ہے
 خدا کے غضب کو نزدیک کر دیتا ہے۔" ہے

ختم شدہ الحمد للہ رب العالمین ۲۹ ماہ صیام ۱۳۲۰ھ

۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵



MAMODALY ALIBAY SONDARJEE
Marchandises Generales
Quincailleries
TSARALALANA-ANTANANARIVO

SOMASOC
ANTANANARIVO
(MADAGASCAR)



کسی قوم کی قدر و قیمت اور خدایک جاننے کا پیمانہ اُسکی تصانیف و تالیفات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- | | |
|--|---|
| ○ کتاب المؤمن | ○ مادیت و کمیونزم |
| ○ درس قرآن | ○ عوامی حکومت یا ولایتِ فقیہ |
| ○ مکتب تشیع اور شرآن | ○ آئین و ولایت |
| ○ مذہب اہل بیت | ○ نبی السلاطین سے چند منتخب نصیحتیں |
| ○ فلسفہ امامت | ○ ۲۰ جواب |
| ○ تعلیم دین سادہ زبان میں (چار جلد) | ○ عظیم لوگوں کی کامیابی کے راز |
| ○ آسان عقائد (دو جلد) | ○ حضرت محمدؐ |
| ○ شیعیت کا آغاز۔ کب اور کیسے | ○ حضرت فاطمہؑ |
| ○ ہمارا پیام | ○ حضرت علیؑ |
| ○ آزمائشیں | ○ حضرت حسینؑ |
| ○ اہل بیتؑ کی زندگی۔ (مقامہ کی آہ آہی زبان کی بیانی) | ○ حضرت امام زین العابدینؑ |
| ○ صلئے حضرت سجادؑ | ○ حضرت امام محمد باقرؑ |
| ○ امریت کے خلاف ائمہ العبار کی جدوجہد | ○ حضرت امام جعفر صادقؑ |
| ○ عرواوی۔ احیاء امر ائمہؑ | ○ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ |
| ○ تفسیر عاشورا | ○ حضرت امام علی رضاؑ |
| ○ انقلاب حسینؑ | ○ حضرت امام محمد تقیؑ |
| ○ حسینؑ شناسی | ○ حضرت امام علی نقیؑ |
| ○ پیام شہیدان | ○ حضرت امام حسن عسکریؑ |
| ○ عاشورا اور خواتین | ○ حضرت امام ہدیؑ |
| ○ عورت پرے کی آغوش میں | ○ اسلامی اتحاد۔ مسلک اہل بیت کی روشنی میں |
| ○ آسان مسائل | ○ دعائے افتتاح |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلی بار ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی۔ دوسری بار ۱۹۷۷ء میں۔ تیسری بار ۱۹۷۸ء میں۔ چوتھی بار ۱۹۷۹ء میں۔

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی



پیشانی سید وصی حسین رضا زیدی

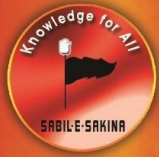


کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی اور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجۃ الاسلام سید نو بہار رضا نقوی (فاضل مشہدہ ایران)

سگ درہتول: سید علی قنبر زیدی . سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصال ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابن سید حسین احمد زیدی (مرحوم)



۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad

Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.page.tl

sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL